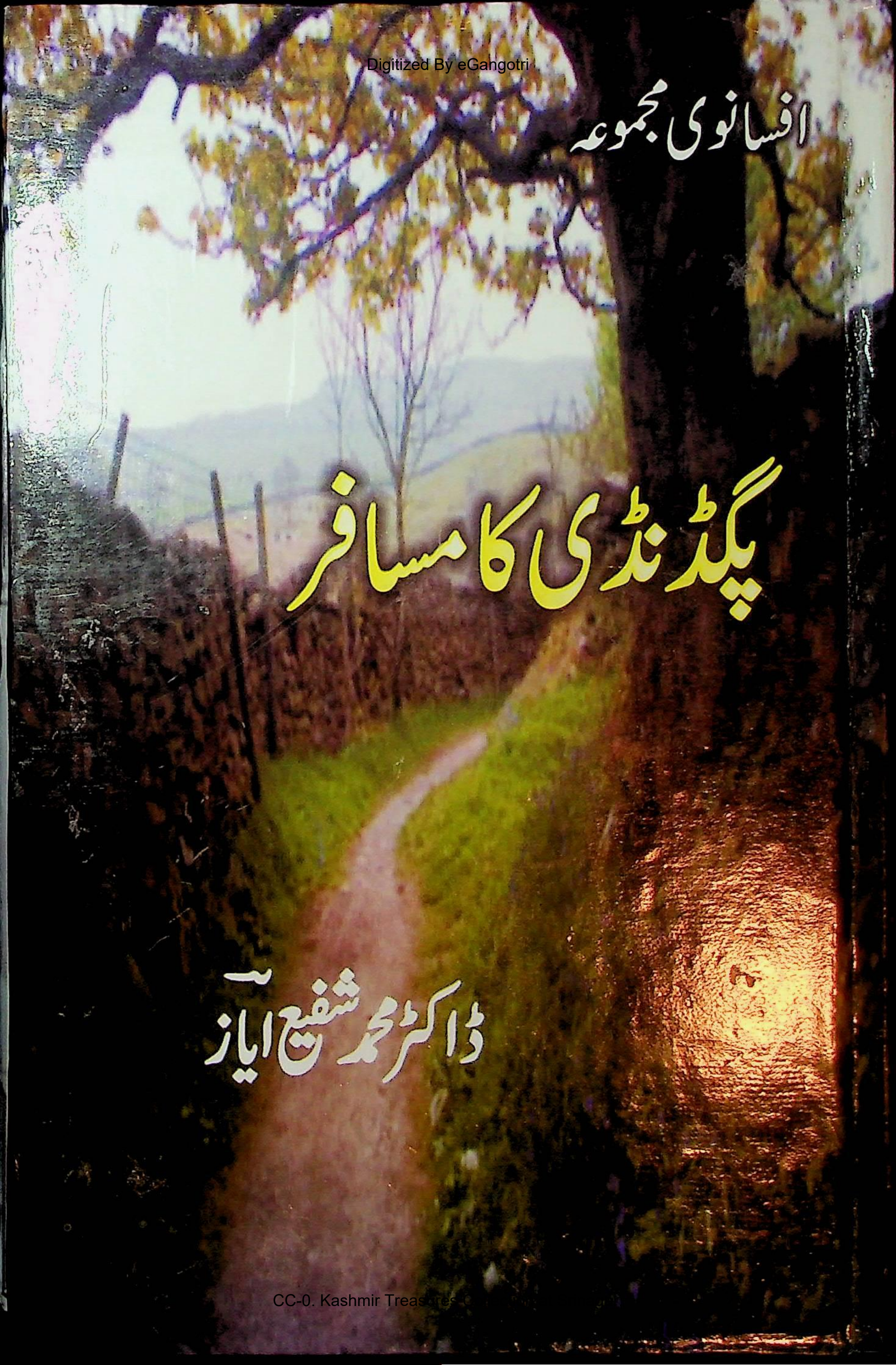
Digitized By eGangotri



CC-0. Kashmir Treasures

Digitized By eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

افسانوی مجموعہ

پگڈنڈی کا مسافر

ڈاکٹر محمد شفیع ایاز

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

(C) جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب: پگڈنڈی کا مسافر

صنف: افسانوی مجموعہ

مصنف: ڈاکٹر محمد شفیع ایازؔ

سنہ اشاعت ۲۰۱۱ء

سرورق: عادل مختار

کمپیوٹر کمپوزنگ: المختار پبلی کیشنز اسلام آباد

طباعت: باجی پرنٹرز

قیمت: ساڑھے تین سو روپے Rs 350/-

کتاب ملنے کا پتہ:

المختار پبلی کیشنز اسلام آباد

کتاب گھر لال چوک سرینگر

ڈاکٹر محمد شفیع ایازؔ: کے پی روڈ اسلام آباد کشمیر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اِنتساب

میری ان کہانیوں اور افسانوں

ان میں شامل کرداروں

کی حقیقت

جاننے کا حق

صرف اور صرف

میرے نام محفوظ ہے

اور

یہ کتاب

اُن ہی گمنام کرداروں کے نام

ڈاکٹر محمد شفیع ایاز

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

فہرست

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پیش لفظ

''پگڈنڈی کا مسافر'' میرا دوسرا افسانوی مجموعہ ہے۔ یہ افسانے میں نے پچھلے پانچ سال کے دوران وقتاً فوقتاً لکھے ہیں اور بیشتر افسانے غیر مطبوعہ ہیں۔ اس سے پہلے میرا ایک افسانوی مجموعہ ''درد پنہاں'' شایع ہوا ہے اور حال ہی میں اردو شاعری مجموعہ ''تلاش سحر'' بھی چھپ کر آ گیا ہے

جہاں تک میرے ''درد پنہاں'' کا تعلق ہے۔ اس کی اشاعت کا سہرا واجب الاحترام پروفیسر غلام محمد شاؔد صاحب کو جاتا ہے جن کے لگاتار اصرار پر میں نے اپنی پہلی کتاب شائع کی اور اسکی اشاعت میں اُنہوں نے مجھے اپنی بے پناہ محبتوں سے نوازا اور مجھ سے یہ وعدہ لیا تھا کہ میں آیندہ بھی اپنا ادبی سفر جاری رکھوں گا اور مجھے خوشی ہے کہ میں وعدہ خلافی کا مرتکب نہیں ہوا۔

اس کے بعد سال گذشتہ کے دوران برادر محترم زاہد مختار نے میرے پہلے شعری مجموعے ''تلاش سحر'' کو شائع کرنے کی ترغیب دی اور اُن کی ذاتی کوششوں سے اسی کی اشاعت ممکن ہو سکی۔ انہوں نے نہ صرف میرے ذہن کے تاروں کو جھنجھوڑا بلکہ ادبی سفر جاری رکھنے کی بھی تلقین کی۔

میرا یہ ہرگز دعویٰ نہیں کہ میرے افسانے بلند معیار کے حامل ہیں مگر میری بس اتنی گذارش ہے کہ جب آپ اس افسانوی مجموعے کو اپنے ہاتھوں میں لیں تو اسے پورا پڑھ کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بعد ہی اپنی کوئی رائے قائم کریں۔ مجھے اُمید ہے آپ کو ان افسانوں میں اپنی بستیوں کے لوگ نظر آئینگے۔ وقت انسان کا چہرا بھی ہے اور اُس کا آئینہ بھی۔ میرا عقیدہ ہے کہ وہ دل جو اپنے اندر دوسروں کے جذبات محسوس کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا سینے سے نکال کر مسل دینے کے قابل ہے۔ یہ دنیا قہقہوں کو اس لئے سن سکتی ہے کہ وہ اونچی آواز میں منتشر ہو جاتے ہیں لیکن آنسوؤں کی خاموش زبان کوئی نہیں سن پاتا۔ میری یہی کوشش رہی ہے کہ میں اُن آنسوؤں کو ایک زبان دوں، ایک آہ دوں، ایک ارتعاش بخشوں۔

میرا ادبی سفر میرے اکیلے پن کا سفر نہیں ۔ اس میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جو میرے افسانوں میں آپ کو کرداروں کی صورت میں نظر آئینگے۔ میرے اس ادبی ذوق نے مجھے بھی بہت کچھ دیا۔ میری پہچان میری تحریروں سے ہے اور میری جستجو، تحقیق اور حصول علم کے پیچھے یہی احساس کارفرما ہے۔ اسی جستجو کی بنا پر میں نے زندگی کے سفر کو تھمنے نہ دیا۔ چاہے وہ میرا شغف فطری تھا یا پیشہ روزگار۔ جبھی میں نے منیجمنٹ managment میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اور میں جانتا ہوں کہ کہ یہ میرے سفر کی منزل نہیں فقط ایک پڑاؤ ہے

میں جانتا ہوں کہ آپ کو میرے افسانوں میں بہت ساری کوتاہیاں ، خامیاں نظر آئینگی لیکن مجھے اُمید ہے کہ آپ مجھے اپنے زریں مشوروں سے میری رہنمائی فرمائینگے کیونکہ میں تاریک راہوں پہ اُمید سحر کا متلاشی ہوں۔

اکتوبر ۲۰۱۱ء ڈاکٹر محمد شفیع ایاز

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

چھالے

طالع کی زندگی بھی عجیب تھی۔ نہ اُسے اپنے ماں باپ اور خاندان کا پتہ تھا نا ہی اُسے یہ معلوم تھا کہ اُس کی صحیح جائے پیدائش کہاں کی تھی۔ ہمارے گاؤں کے مجید لالہ نے آج سے تیس برس پہلے طالع کو کسی سرحدی علاقے سے لایا تھا۔ کہتے ہیں کہ تب طالع کی عمر تقریباً ایک ڈیڑھ سال تھی۔ مجید لالہ شہر کے ایک ٹھیکدار کا ٹرک ڈرائیور تھا۔ ان دنوں وہ سرحدی علاقوں میں اپنی ٹرک میں مال لے جایا کرتا تھا اور تبھی سرحدی علاقوں میں کچھ فرقہ وارانہ فسادات رونما ہوئے تھے جس مین سینکڑوں لوگ مارے گئے تھے اور ہزاروں لوگ سرحد کے اُس پار چلے گئے تھے۔ پورا علاقہ نذرِ آتش ہوا تھا اور ہر طرف صرف دھواں ہی دھواں اُٹھ رہا تھا۔ تبھی مجید لالہ اپنا ٹرک لے کے وہاں سے گذر رہا تھا کہ اُس کی نظر ایک ننھے بچے پہ پڑی جو رو رہا تھا۔ مجید لالہ نے دیکھا کہ دور دور تک انسان کا سایہ بھی نظر نہیں آ رہا تھا اور صرف اُلو بول رہے تھے۔ اُس نے معصوم بچے کو اپنی گود میں اُٹھایا اور کچھ دودھ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بسکٹ کھلائے۔ دو دن مجید لالہ اپنے ٹرک کے کنڈیکٹر کے ساتھ علاقے کے نزدیک ہی ایک جگہ تقریباً چھپا رہا حالانکہ دن میں وہ سرحدی علاقے کے چکر لگاتا رہا تاکہ کہیں اس بچے کے ماں باپ یا خاندان کا کچھ پتہ چلے لیکن سب بے سود۔ پورا گاؤں اُجڑ گیا تھا اور ہر طرف سناٹا تھا۔

رحیم چاچا کا کہنا ہے کہ جب مجید لالہ نے اس ننھے بچے کو گھر لایا تو پورے گاؤں والے مجید لالہ کے گھر گئے۔ کوئی اس بچے کا نام پوچھ رہا تھا، کوئی اس کے گھر اور خاندان کی بات کر رہا تھا اور کوئی اس کے مذہب اور علاقے کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ تب مجید لالہ نے گاؤں والوں سے یہ کہہ کر اپنی جان چھڑا لی کہ ''اللہ نے مجھے یہ اولاد دی ہے اور یہ میرا بیٹا ہے''

مجید لالہ نے شادی نہیں کی تھی اور وہ اپنے بھائی اور بھابی کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ وہ حالانکہ شادی کی عمر کب کی پار کر چکا تھا لیکن جب بھی کبھی کوئی اُس سے شادی کے بارے میں پوچھتا تو وہ ہمیشہ بات ٹال دیا کرتا تھا۔ رحیم چاچا کا یہ بھی کہنا ہے کہ جب گاؤں والوں نے اس بچے سے نام پوچھا تو وہ اپنی زبان سے صرف ''طا'' بولا تھا اور جبھی مجید لالہ نے گاؤں والوں کو بتایا کہ اس کا نام طالع ہے

دن گزرتے گئے۔ مجید لالہ نے طالع کو دل و جان سے پالا۔ وہ اب طالع

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کی قسمیں کھاتا۔ طالع کے لئے بھی اب مجید لالہ ہی سب کچھ تھا۔ ماں ، باپ ، بھائی ، بہن ۔سب کا پیار وہ مجید لالہ میں ہی پاتا تھا۔ چھ برس کی عمر میں مجید لالہ نے طالع کو گاؤں کے سرکاری مڈل سکول میں درج کیا۔ جب سکول کے ہیڈ ماسٹر نے مجید لالہ سے پوچھا

''لالہ صاحب۔ بچے کا نام کیا ہے اور اس کے والد کا نام کیا لکھوں'' تو مجید لالہ نے ہیڈ ماسٹر کی طرف دیکھ کر فخریہ انداز میں جواب دیا

''نام محمد طالع ہے اور باپ تو میں ہوں، مجید لالہ''

طالع جب آٹھویں میں پاس ہوا تو وہ اپنا رزلٹ سن کے گھر پہنچا۔ مجید لالہ اُسی پل شہر سے لوٹ آیا تھا۔ اُس نے خوشخبری سن کر تمام گاؤں مین مٹھائیاں تقسیم کیں۔ وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔ آخر طالع جو پاس ہوا تھا۔ گاؤں والوں نے مجید لالہ سے طالع کے آگے پڑھنے کے بارے میں بات کی تو مجید لالہ متفکر ہونے لگا۔ ہائی سکول تو شہر میں تھا جو گاؤں سے بہت دور تھا اور مجید لالہ کو طالع کی فکر تھی کہ کہیں وہ اُس سے بچھڑ نہ جائے۔ اُس کے دل نے یہ بات نہیں مانی کہ وہ طالع کو شہر بھیج دے۔ تب اُسنے یہی فیصلہ لیا کہ وہ طالع کو اپنے ساتھ ٹرک میں رکھے گا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

دوسال کے اندر ہی طالع ٹرینڈ ڈرائیور بن گیا تھا۔ جب شہر سے مجید لالہ ٹرک لیکر گھر آتا تھا تو جوں ہی وہ گاؤں کے نزدیک پہنچتا تو وہ گاڑی کی اسٹرینگ طالع کے ہاتھ سونپ دیتا تا کہ وہ گاؤں والوں کو دکھا سکے کہ اُس کا بیٹا اب خود ٹرک چلاتا ہے

رمضان کا مہینہ اختتام پذیر ہو گیا۔ عید آئی اپنی تمام خوشیوں اور رعنائیوں کے ساتھ۔ گھر گھر خوشیاں منائی جارہی تھیں مگر طالع کے لئے آج کوئی خوشی نہ تھی کیونکہ مجید لالہ بہت بیمار تھا اور اُس کے بچنے کی امید.......

لوگ عید نماز ادا کرنے عید گاہ کی طرف جا رہے تھے اور طالع گھر پر مجید لالہ کے سرہانے بیٹھا تھا۔ نماز عید ادا ہوگئی اور مجید لالہ نے بھی زندگی کی آخری سانس لی۔ گھر میں ماتم چھا گیا اور طالع خون کے آنسو بہانے لگا۔ گاؤں والے سیدھے عید گاہ سے مجید لالہ کے گھر پہنچے۔ تجہیز و تکفین کی تیاریاں کرنے لگے کیونکہ کسی کے آنے کا انتظار ہی نہیں تھا۔ مجید لالہ کا اپنا کوئی تھا تو صرف طالع...... تجہیز و تکفین کے بعد چار روز تک لوگوں کا آنا جانا تو لگا رہا لیکن اُس کے بعد گھر تھا اور ایک اکیلا طالع.. کچھ دنوں کے بعد طالع بھی کام پہ چلا گیا اور جب دو دن بعد وہ ٹرک لیکر گھر پہنچا تو دیکھا کہ دروازے پر کسی نے تالا چڑھا دیا ہے۔ معلوم کرنے پر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پتہ چلا کہ مجید لالہ کے بھائی نے مکان کے اس حصے کو مقفل کر دیا ہے جس میں مجید لالہ رہتا تھا۔ طالع نے نزدیکی ہمسائیوں کو بُلا کر ساری روئیداد سنائی۔ اسی دم مجید لالہ کا بھائی بھی دہاڑتا ہوا وہاں پہنچا

''کیوں بھئی کیا دیکھتے ہو آپ سب؟ یہ ہمارا پشتنی مکان ہے۔ میرا اور میرے بھائی مجید لالہ کا۔ چونکہ مجید لالہ نے شادی نہیں کی تھی اور اُس کی کوئی اولاد نہیں تھی لہذا میں اس جائداد کا واحد وارث ہوں اور اسی لئے میں نے مکان کو اپنے قبضے میں لے لیا ہے''

''لیکن میں ....'' طالع اپنی بات پوری بھی نہ کر پایا تھا کہ مجید لالہ کا بھائی بول اُٹھا ''کیوں رے۔۔تو کہاں سے آیا۔ نہ ذات کا نہ برادری کا۔۔۔نہ معلوم کس گندی نالی کا کیڑا ہے۔ یہ تو میرے بھائی نے صرف اور صرف انسانیت کے ناطے تمہین پالا پوسا، بڑا کیا اور ڈرائیوری سکھائی۔ اور اب اس کا صلہ کہ اس کی جائیداد پر قبضہ جمانے بیٹھے ہو۔ ہٹ جا یہاں سے ورنہ....''

طالع خاموش یہ سب سنتا رہا۔ اُس کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے۔ بغیر کچھ کہے وہ گاؤں چھوڑ کر چلا گیا اور شہر میں ہی ایک کرائے کے کمرے میں رہنے لگا۔ ڈرائیوری کا پیشہ تو اُس کا ذریعہ معاش تھا ہی۔ اب اُس نے شہر کے ایک ہوٹل

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سے منسلک ٹیکسی چلانا شروع کی۔ جس گھر میں اُس نے کرایے پہ کمرہ لیا تھا وہ شہر کے پائین علاقے میں تھا۔ مالک مکان ریڑی پہ سبزی بیچتا تھا۔ اُس کی بیوی کب کی فوت ہو چکی تھی اور گھر میں اُس کی اکلوتی بیٹی شبانہ تھی جس کی عمر قریباً بیس بائیس کے قریب تھی۔ پڑھی لکھی نہیں تھی پھر بھی سلیقہ مند تھی۔ شکل وصورت بھی کسی سے کم نہ تھی۔ طالع بھی جوان تھا، خوبرو تھا اور روزی روٹی کمانے والا تھا۔ دونوں کے بیچ دل کا رشتہ استوار ہونے لگا اور وہ ایک دوسرے کے قریب آنے لگے۔

شبانہ کے والد کے کانوں میں جب یہ بات پہنچی تو اُس نے یہی سوچا کہ یہ تو گھر آئی رحمت ہے کیوں نہ شبانہ اور طالع کا رشتہ جوڑا جائے۔ اُس کے دل میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ مہنگائی اور رسومات کے زمانے میں گھر آیا رشتہ وہ بھی بغیر کسی پریشانی کے۔ سنہری موقع سمجھ کر اُس نے یہ رشتہ پکا کیا۔ طالع اس رشتے کے لئے فوراً راضی ہوا۔ اُس کا اس دنیا میں تھا ہی کون۔ شبانہ تو پہلے ہی من ہی من راضی تھی۔ طالع نے شادی کے بعد نئی زندگی کی شروعات کی۔ مایوسی کے مہیب سایوں سے نکل کر وہ خوشی اور مسرت کے اُجالوں کی جانب روانہ ہوا۔

زندگی کی گاڑی نے بھی رفتار پکڑ لی۔ طالع اور شبانہ مستقبل کے حسین سپنے دیکھنے لگے۔ اپنا بنگلہ، اپنی گاڑی اور اپنے بچے۔ خوابوں کو حقیقت کا روپ دینے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کے لئے دونوں سوچنے لگے۔ شادی کے چھ ماہ بعد طالع ایک سیاح کو گلمرگ اور پہلگام گھمانے کے لئے لے گیا۔ باتوں باتوں میں طالع کو معلوم ہوا کہ سیاح ایک عرب ملک کا امیرزادہ ہے۔ موقع غنیمت جان کر اُس نے سیاح سے پوچھا

''شیخ صاحب! آپ کو تو اللہ نے دولت سے نوازا ہے۔ آپ کے پاس بہت ساری گاڑیاں ہونگیں''

شیخ نے ہاں میں جواب دیا۔ طالع نے خواہش ظاہر کی کہ وہ عرب جا کر نوکری کرنا چاہتا ہے تاکہ اُسے خاصا پیسہ ملے۔ عرب شیخ نے طالع کو پاسپورٹ بنانے کی کی صلح دی اور اُسے اپنا ایڈریس بھی دیا اور دلاسہ دیا کہ جب اُس کا پاسپورٹ تیار ہوجائے گا وہ وہ اُس کا ویزا بنوا کے عرب بُلائے گا جہاں اُسے ڈرائیور کی نوکری مل سکتی ہے

جب طالع رات گئے گھر پہنچا تو اُس نے شبانہ کو پوری کہانی سنائی۔ شبانہ پھولے نہیں سمائی۔ اُس نے سوچا دو تین سال عرب میں نوکری کر کے خوب پیسہ کمائینگے۔ واپسی پر اپنی گاڑی خریدینگے اور کسی کی نوکری نہیں کرینگے۔ جو رقم بچ جائے گی اُس سے زمین کا ایک پلاٹ خریدینگے جس پر اپنا مکان بنائینگے...

پاسپورٹ تیار ہوا اور ویزا بھی مل گیا۔ طالع نے جانے کی تیاری شروع

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کی۔شبانہ کے نام بنک میں ایک اکاونٹ کھولا گیا تا کہ طالع عرب سے اپنی کمائی کی رقم اُس اکاونٹ میں جمع کر سکے اور اس طرح طالع ایک روز عرب کے لئے روانہ ہو گیا۔شاندار مستقبل کی چاہت نے طالع کو شبانہ اور گھر سے دور جانے پر مجبور کیا

عرب کی سخت ترین دھوپ اور تپتے صحراؤں میں طالع نے نہ کبھی دن دیکھا اور نہ رات۔ باضابطہ ملازمت کے بعد اوور ٹائم کرنا اُس کا معمول تھا۔تین سال۔۔۔۔اُس نے آگے دیکھا نہ پیچھے۔خوب پیسہ کمایا اور یوں ان تین سالوں میں شبانہ کے اکاونٹ میں دس لاکھ کی خطیر رقم جمع ہو گئی۔طالع اب اس انتظار میں تھا کہ کب اُس کا کنٹریکٹ پورا ہو جائے اور وہ اپنے وطن۔اپنے گھر اور اپنی شبانہ کے پاس پہنچے۔۔۔اور آخر

وہ دن آ ہی گیا۔اُس نے ایک خط کے ذریعے شبانہ کو اپنی واپسی کی اطلاع دی۔عرب سے اُس نے شبانہ کے لئے سونے کی خوبصورت چوڑیاں، ایک خاص عربی لباس (عبایہ) خریدا۔

دس دن بعد طالع دن ڈھلنے سے پہلے گھر پہنچ گیا۔گاڑی سے اُتر کر گھر کی طرف چلنے لگا۔لیکن گھر کے قریب پہنچ کر جیسے اُس کے ہوش اُڑ گئے۔اُس گھر پر تالا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

لگا تھا۔نزدیک کے ایک دکاندار سے اس کا سبب پوچھا

''بھئی یہاں تالا کیوں لگا ہوا ہے؟ گھر والے کہاں چلے گئے ہیں''

دکاندار اُسے دیکھ کر تقریباً چلایا'' ارے بھئی تم طالع ہونا۔۔۔اور وہ لوگ تو چھ ماہ پہلے اس مکان کو بیچ کر چلے گئے ہیں۔کہاں چلے گئے ہیں معلوم نہیں۔صرف یہ معلوم ہے کہ شبانہ کی شادی پچھلے سال کسی شخص سے ہوئی ہے اور وہ اُسی کے ساتھ کہیں پہ رہ رہی ہے۔۔سنا ہے نیا مکان بھی لیا ہے اور نئی گاڑی بھی''

طالع۔۔۔۔خاموش بُت بنا سب کچھ سنتا رہا ..آج اُس کی آنکھوں سے ایک قطرہ آنسو بھی نہیں ٹپک رہا تھا۔جیسے اُس کے سارے آنسو عرب کے ریگستانوں میں جذب ہو گئے تھے

وہ صرف اپنے ہاتھوں کے چھالوں کو دیکھتا رہ گیا۔

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شناختی پریڈ

آبگاہوں اور رسد گاہوں سے بھری پڑی وادی گلپوش آبی پرندوں کے لئے وہی مقام رکھتی ہے جو مقام یہ آبشاروں، سبزہ زاروں، سرسبز جنگلات اور قدرتی حسن کی وجہ سے سیاحوں کے لئے رکھتی ہے۔ سردیاں شروع ہونے پر وسطٔ ایشیاء اور سائیبریا سے ہزاروں پرندے وارد وادیٔ گلپوش ہوتے ہیں۔ یہ سلسلہ کب سے جاری ہے کہیں نہیں لکھا ہے ہاں اتنا کہہ سکتے ہیں کہ وجود عالم سے ان پرندوں کا آنے جانے کا سلسلہ جاری ہے

جاڑے کا موسم تھا اور آسمان ابر آلودہ تھا۔ صبح کے سات بھی بج چکے تھے اور ابھی گھر میں سبھی لوگ اپنے اپنے گرم بستروں میں لیٹے ہوئے تھے۔ میں بھی گرم گرم بستر پر کروٹیں لے رہا تھا۔ آنکھیں تو کب کی کھلی تھیں لیکن من نہیں کر رہا تھا اُٹھنے کو۔ جاڑے کی راتیں لمبی ہوتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نیک بندوں کے لئے یہ رحمت ہوتی ہے۔ عبادت کے لئے لمبی راتیں اور روزے کے لئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

چھوٹے دن جاڑے میں نصیب ہوتے ہیں لیکن میں نہ رات کو عبادت کرنے والوں میں شامل ہوں اور نہ دن کو روزہ رکھنے والوں میں۔ میرے لئے رات آرام کی موجب ہے۔ جاڑے میں کمرے کی سب کھڑکیاں بند ہوتی ہیں لیکن صبح گاہی کے لئے میں ہمیشہ کمرے کے دائیں طرف والی کھڑکی پر پردہ نہیں ڈالتا جبکہ باقی سبھی کھڑکیوں پر پردے ڈالے ہوئے ہوتے ہیں۔ میری نظر کھڑکی کے شیشے سے باہر آنگن میں پیڑ پر بیٹھے ہوئے جانوروں پر پڑی۔ بڑے خوبصورت، رنگ دار اور پُرکشش جانور جن میں ایک بڑا اور ایک چھوٹا تھا۔ مناظر قدرت کے مطالعہ کے لئے غالباً اس سے بہتر ہی شاید کوئی وقت ہوتا ہو۔ یہ دو جانور آبی چڑیا تھیں۔ ایک ماں اور دوسرا اُس کا بچہ۔ یہ دونوں سیماب کی طرح بے قرار اور مضطرب تھے۔ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی ایک جگہ نہ ٹھہرتے۔ بار بار پھدک پھدک کر اُڑتی چہچہاتی ان کی آواز میں سوز تھا اور ساز بھی۔ میں یہی نظارہ دیکھ رہا تھا کہ مسجد کے لاوڈ سپیکر سے اعلان ہوا۔

"سبھی گاؤں والے مرد اپنے گھروں سے نکل کر پنچایت گھر کے صحن میں جمع ہو جائیں۔ گاؤں میں آرمی کا کریک ڈاون ہے اور شناختی پریڈ کی جائیگی"

میں نے ایکدم لحاف چھوڑ دی اور بستر سے نکل کر باہر آ گیا۔ گھر کے سبھی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

افراد اُٹھ کھڑے ہو گئے تھے اور ٹھٹھرتی سردی میں تمام مرد خانہ گاؤں والے دوسرے مردوں کے ساتھ پنچایت گھر کے صحن میں جمع ہوئے۔ پنچایت گھر ہمارے گھر کے ساتھ ہی تھا اور اس کا صحن کافی وسیع تھا۔۔ گاؤں کی ہر گلی، ہر کھیت میں وردی پوش سپاہی چاک وچوبند کھڑے تھے۔ گاؤں کی جانب آنے والے ہر راستے کو سیلل کر دیا گیا تھا اور پنچایت گھر کے چارون طرف آرمی والے گھیرا ڈالے کھڑے تھے۔ قریباً ایک ڈیڑھ گھنٹے تک سبھی گاؤں والے پنچایت گھر مین جمع ہوئے۔ گاؤں کے سرپنچ کو آرمی والے اپنے ساتھ لے گئے اور ہر گھر کی تلاشی لی گئی اس کاروائی کے بعد آرمی کا ایک آفیسر پنچایت گھر آ پہنچا اور سب لوگوں کو قطاروں میں کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا۔ پھر ایک ایک آدمی کی تلاشی لی گئی۔ شناختی پریڈ کرائی گئی اور شناختی کارڈ دکھانے کا حکم ہوا۔ سب لوگ اپنے دائیں ہاتھ میں شناختی کارڈ لے کر اور ہاتھ اوپر کر کے اور فرن باہر نکال کر یوم القیامہ کا منظر پیش کر رہے تھے۔ ایک گھنٹہ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ پورے گاؤں میں دو افراد کو آرمی اپنے ساتھ لے گئی۔ اور یہ دونوں ایک گاؤں والے کے رشتہ دار تھے اور بحیثیت مہمان اُسکے گھر میں کل رات سے ٹھہرے تھے۔ ان کو سبھی گاؤں والوں کے سامنے مارا پیٹا گیا لیکن کس کی مجال تھی جو کوئی حرف شکایت زبان پہ لاتا۔ خوف خدا سے زیادہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ان وردی پوشوں کا خوف طاری تھا لہذا خاموشی میں ہی سلامتی تھی۔ اس دوران اعلان ہوا کہ شناختی پریڈ ختم ہوئی ہے۔ کریک ڈاون اُٹھا دیا گیا ہے اب لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ سکتے ہیں۔

میں بھی اور لوگوں کی طرح اپنے گھر کی اور چل دیا اور سیدھے اپنے کمرے میں آ گیا۔ میری نظر کھڑکی کے شیشے کے پار سامنے والے پیڑ پر پڑی۔ وہ دو رنگدار چڑیاں ابھی بھی اُسی پیڑ پہ بیٹھی تھیں۔ دونوں ایک دوسرے کے قریب چپکی ہوئی سہمی بیٹھی تھیں۔ شاید اُنہوں نے بھی پنچایت گھر کے صحن میں ہوئے نظارے کو دیکھا تھا۔ چھوٹی چڑیا بڑی چڑیا سے سہمے سہمے لفظوں میں کہہ رہی تھی

تم نے کہا تھا وادئ گُلپوش جنت بے نظیر ہے۔ قدرت نے تمام نعمتوں اور خوبیوں سے اس کو نوازا ہے یہ سب کچھ جو ہم نے دیکھا اس کے برعکس ہے۔ یہ جگہ کسی جہنم سے کم نہیں۔ یہاں رہنا تو خود ایک مصیبت مول لینا ہے''

''دیکھو ابھی تم بہت چھوٹی ہو اور پہلی بار یہاں آئی ہو۔ گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہمیں کچھ نہیں ہوگا'' بڑی چڑیا سمجھا رہی تھی

''نہیں ۔۔۔ تم نے شاید نہیں دیکھا۔۔ یہ وردی والے لوگ سارے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

لوگوں سے کوئی کاغذ مانگ رہے تھے۔اور جن کے پاس وہ کاغذ نہیں تھا اور وہ جو اس گاؤں کے بھی نہیں اُن کو یہ وردی والے کس بیدردی سے پیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے گئے'' چھوٹی چڑیا کے لہجے میں گھبراہٹ کا بھرپور عنصر موجود تھا

''میری منی! وہ تو ان لوگوں کی شناخت کر رہے تھے اور ان کا شناختی کارڈ دیکھ رہے تھے۔ہاں جن کے پاس شناختی کارڈ نہیں تھا بس اُن کو ہی مارا پیٹا اور کسی کو تو نہیں مارا'' بڑی چڑیا نے پھر سمجھانے کی کوشش کی

''اچھا اگر یہ بات ہے تو پھر میرا یہاں رہنا خطرے سے خالی نہیں۔یہاں تو یہاں کے رہنے والوں سے بھی شناخت مانگی جاتی ہے۔میری تو بات ہی نہیں۔ میں بھی تو پردیسی ہوں۔میرے پاس بھی کوئی شناختی کارڈ نہیں۔۔ میں اب ایک لمحہ بھی یہاں رہنے والی نہیں ''

چھوٹی چڑیا کہے جا رہی تھی کہ اس دوران دور کہیں سے ایک فائر ہوا اور چھوٹی چڑیا دھڑام سے نیچے گر گئی۔۔۔۔۔۔☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پگڈنڈی کا مسافر

سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ مغرب کی نماز ادا کر کے مسجد سے باہر آ رہے تھے۔ یہ ایک چھوٹا سا پہاڑی گاؤں تھا اور میں پچھلے چھ مہینوں سے یہاں کے واحد تعلیمی ادارے پرائمری سکول کا واحد ٹیچر تھا۔ یہ گاؤں شہر سے کافی دور تھا اور پانچ چھ میل کی پیدل مسافت طے کر کے ہی آدمی اس گاؤں میں پہنچتا۔ یہ میری پہلی تقرری تھی ورنہ کوئی بھی دوسرا اُستاد اس گاؤں کے سکول میں ڈیوٹی دینے نہیں آتا۔ یہ گاؤں بہت ہی پسماندہ تھا اور یہاں بسنے والے لوگ بھی خطۂ افلاس سے نیچے اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔ عام لوگوں کا پیشہ زمینداری تھا اور یہاں صرف مکی کی کاشت ہوتی تھی۔ گاؤں میں نہ کوئی ہسپتال تھا، نہ ڈسپنسری، نہ بنک، نہ ڈاکخانہ اور سرکاری پرائمری سکول کے بغیر کوئی سرکاری یا نیم سرکاری دفتر نہیں تھا۔ نہ کوئی پختہ سڑک اور نہ ہی کوئی گاڑی۔ چھ میل دور تک گاڑی آتی تھی اور وہیں سے گاؤں جانے کا واحد راستہ پگڈنڈی کا تھا۔ اس پگڈنڈی پہ ایک وقت ایک طرف سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

صرف ایک آدمی چل سکتا تھا۔ یہ گاؤں قریباً پچاس چولہوں پر مشتمل تھا اور سارے مکان کچے تھے اور اُن کی چھت گھاس پھوس کی تھی۔ کوئی سرکاری ملازم نہیں تھا اور نہ کسی نے کوئی تعلیم حاصل کی تھی۔ سادہ زندگی، سادہ لباس اور رہن سہن کا پرانا ڈھنگ نمایاں تھا۔ جس سکول میں میری تقرری ہوئی تھی وہ حال ہی میں کھولنے کا اعلان کیا گیا تھا اور سکول ایک چھوٹے سے کمرے میں شروع کیا گیا تھا۔ گاؤں میں کوئی دکان بھی نہ تھی، ماچس کی بھی ضرورت پڑتی تو چھ میل دور جانا پڑتا جہاں کچھ دکانین تھیں۔ پورے علاقے میں تین شاندار کوٹھیاں تھیں اور وہ بھی ایک ہی جگہ پہ تعمیر ہوئی تھیں۔ گاڑی بھی وہیں تک جاتی تھی اور وہاں سے آگے صرف پگڈنڈی۔ گاؤں میں مغرب نماز کے بعد شاید ہی کوئی شخص باہر دکھائی دیتا۔ یوں تو گاؤں میں بجلی کے کھمبے لگے تھے اور بجلی کی تاریں بھی بچھی تھیں لیکن بجلی کبھی کبھار ہی ایک آدھ گھنٹے کا درشن دیا کرتی تھی۔ آج بھی حسب معمول بجلی کا کہیں پتہ نہیں تھا لیکن آسمان پر چاند چمک رہا تھا۔ اُس کی روشنی میں سب کچھ صاف صاف دکھائی دے رہا تھا۔ میں کچھ مسافت طے ہی کر چکا تھا کہ مجھے ایک تیز چیخ سنائی دی۔ میں نے اپنے قدم روک کے جو دیکھا تو پاس ہی ایک شخص زور زور سے چیخ رہا تھا۔ وہ میری جانب ہی بڑھ رہا تھا اور جب وہ میرے قریب پہنچا تو میں نے اُسے پہچان

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

لیا۔ یہ وہی شخص تھا جو مجھے اُس وقت ملا تھا جب میں پہلی بار گاڑی سے اُترا اور اُس سے گاؤں کا راستہ پوچھا تھا۔ اُس نے مجھے نہ صرف گاؤں کا راستہ بتایا تھا بلکہ پورے چھ میل میرے آگے آگے اُس پگڈنڈی پر چلتا رہا۔ تب اُس نے مجھ سے بہت سوالات کئے تھے۔ بہت باتیں کی تھی اُس نے.... میں کون ہوں؟ کیا کرتا ہوں؟ کہاں کا رہنے والا ہوں؟ کس غرض سے گاؤں میں آیا ہوں؟ وہاں کس کے پاس رہنا ہے اور نہ جانے کیا کیا پوچھ رہا تھا۔ ہاں بار بار وہ مجھ سے صرف ایک بات کہہ رہا تھا کہ وہ جو تین کوٹھے والے لوگ بس اڈے پر رہتے ہیں ان کے پاس کبھی نہ جانا اور نہ اُن سے ملنا۔ پگڈنڈی کا یہ مسافر جس طریقے سے بات کر رہا تھا اس سے صاف طاہر تھا کہ اس کا دماغی توازن ٹھیک نہیں تھا۔ پورے رستے میں وہ بس ایک ہی بات رٹے جا رہا تھا

"میری بات یاد رکھنا، کوٹھی والوں کے پاس نہ جانا۔ بات یاد رکھی نا... وعدہ کرو.... وہ کوٹھی والے .. اُدھر مت جانا.... جب وہاں سے گذرو گے اُن کی طرف نظر اُٹھا کے بھی نہ دیکھنا... ہاں ..ورنہ نظر لگ جائے گی ... میں پاگل نہیں ہوں ..اس گاؤں میں میرے سوا کوئی سمجھدار نہیں ہے...میں تو راجا ہوں راجا.."

آج جب وہ میرے سامنے آیا تو اُس نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگا

سے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

"یہ گاؤں والے پاگل ہیں۔ یہ میری بات نہ سمجھے ہیں نہ سمجھینگے۔ گاؤں میں طوفان آ گیا ہے۔ کوئی نہیں بچے گا۔ چلو تم میرے ساتھ چلو۔ ہم گاؤں سے بھاگ جائینگے۔ تم ہی تو ایک سمجھدار ہو جو میری بات سمجھ سکتے ہو۔۔ چلو جلدی کرو.. بھاگو.... بھاگو...."

کیوں بھئی کیا بات ہے؟ کون سا طوفان آیا ہے گاؤں میں ؟ اتنا کیوں گھبرائے ہوئے ہو؟" میں نے ایک ساتھ کئی سوال پوچھے

"تم نہیں سمجھو گے۔ کوٹھی والے تینوں لوگ حاجی، لیڈر اور وہ سرکاری افسر ابھی گاؤں کی طرف آئے ہیں۔ نہ معلوم کس کو مرنا ہوگا۔ میں مرنا نہیں چاہتا اور تم بھی نہ مرنا۔ کسی کی شامت آنی ہو تو آئے.. میں بھاگ رہا ہوں" یہ الفاظ کہہ کر وہ پگڈنڈی کی طرف بھاگنے لگا۔ میں بھی اپنے ڈیرے کی طرف چل پڑا لیکن اس شخص کی باتیں میرے کانوں میں گونج رہی تھیں۔ وہ کیا کہہ رہا تھا۔ آخر کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے۔

میں جس مکان میں رہتا تھا اسکے مالک سے میں نے اس شخص کے بارے میں پوچھا تو اُس نے بتایا کہ یہ شخص کہاں کا ہے اُسے معلوم نہیں اسکا نام نذیر ہے۔ پچھلے پندرہ سال سے وہ اسی گاؤں میں گھومتا پھرتا ہے۔ کبھی کسی کے ہاں روٹی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کھاتا ہے تو کبھی بھوکا رہتا ہے۔ رات مسجد میں گزارتا ہے، ہر روز بس اڈے پہ جاتا ہے اور ہر اُس شخص کو راستہ دکھاتا ہے جو اُس سے گاؤں کا پتہ پوچھتا ہے یہی نہیں بلکہ وہ پگڈنڈی کے پورے سفر میں اُس کے ساتھ قدم بہ قدم اُسکے آگے چلتا رہتا ہے۔ ہر کسی سے یہی کہتا ہے کہ وہ کوٹھی والوں سے بچ کے رہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی جارہی ہے کہ یہ شخص پندراں بیس سال پہلے جب پہلی بار اس گاؤں میں آیا تھا تو راستے میں اُسے تین آدمی ملے تھے اور یہ ان کے ساتھ ہی دوسرے گاؤں میں رہنے لگا تھا۔ یہ شخص اس گاؤں میں کوئی بڑا سا کارخانہ لگانا چاہتا تھا۔ اس کے پاس لاکھوں روپیہ تھا اور وہ اپنے گھر کا واحد چشم و چراغ تھا۔ اس کے والدین نہیں تھے اور گھر میں اُس کے سوا صرف اُس کا ایک نوکر تھا۔ کافی پڑھا لکھا تھا اور اُن تین آدمیوں نے اُسے گاؤں میں کارخانہ لگانے میں اپنا پورا تعاون دینے کی یقین دہانی دی تھی۔ پہلے اُنہوں نے زمین خریدی بعد میں تعمیرات کا کام شروع ہوا۔ اس شخص نے ساری پونجی اُن کے حوالے کردی۔ تین سال بعد اُن لوگوں نے اُس کے ساتھ بے ایمانی کی اور اُس کا سارا کارخانہ ہڑپ کر گئے۔ اُس کے پاس نہ کوئی تحریر تھی نہ گواہ۔ وہ ہر گھر، ہر دفتر پہ دستک دیتا رہا کہ اُس کے ساتھ دھوکا ہوا ہے اُسے انصاف ملے لیکن اُس کی کسی نے نہ سنی۔ اُن تینوں نے گاؤں سے نکل کر بس

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اڈے کے قریب عالیشان کوٹھیاں تعمیر کیں۔ تینوں سماج کے ذی عزت شہری کہلاتے تھے۔ ایک حاجی عثمان، دوسرا سیاسی لیڈر چودھری اور تیسرا تحصیلدار میر صاحب۔ کس کی مجال تھی کہ اُن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتا۔ نتیجہ یہی ہوا کہ یہ شخص اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا اور بے سروپیر کی باتیں کرنے لگا۔ لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ یہ پاگل ہے.........آج...آج یہ اس لئے چلاّ رہا تھا کہ وہ تینوں حاجی، چودھری اور میر گاؤں میں آنے والے تھے کیونکہ گاؤں والوں نے اُن کو نئی مسجد کی سنگ بنیاد ڈالنے کے لئے دعوت پہ بُلایا تھا۔

مالک مکان کی باتین سن کر نہ جانے میں کہاں کھو گیا۔ یہ شخص پاگل نہیں بلکہ ایک مظلوم شخص ہے جس سے سماج کے ٹھیکداروں کی شاطرانہ ذہنیت کا شکار ہونا پڑا۔

رات بھر میں کروٹیں بدلتا رہا۔ فجر کی اذان ہوئی تو میں مسجد کی جانب روانہ ہوا لیکن نماز ادا کرنے کے بعد جوں ہی میں اور لوگوں کے ساتھ مسجد سے باہر نکلا تو پگڈنڈی کے قریب ایک بھاری بھیڑ جمع تھی اور.........

پگڈنڈی پہ اُس کی لاش......

میں سکتے میں آگیا اور میرے کانوں میں اُس کے الفاظ گونجنے لگے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''وہ تینوں آرہے ہیں نہ جانے کس کی شامت آنے والی ہے''

پگڈنڈی کا مسافر سچ ہی کہہ رہا تھا۔☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

انگلش میڈیم

وہ بھی کیا دن تھے جب صرف سرکاری اسکولوں میں سبھی پڑھا کرتے تھے نہ معلوم یہ وبا کہاں سے آئی کہ گلی گلی میں اب پرائیویٹ انگلش میڈیم سکولوں کی بھر مار ہو چکی تھی۔ سرکاری سکولوں کی پود ہی آج سماج کے ہر شعبے پر براجمان ہیں لیکن نہ معلوم آج کیوں لوگ اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے نہیں بھیج رہے ہیں حتا کہ آج بھی سرکاری سکولوں میں اچھے خاصے تعلیم یافتہ اُستاد ہیں اور پرائیویٹ سکولوں میں کم تعلیم یافتہ۔ ایک بار ضرور ہے وہاں انگریزی میں بات چیت ہوا کرتی ہے۔ میڈیمز کی تعداد زیادہ ہے جو ہمیشہ بن ٹھن کے اسکول آتی ہیں ۔انگریزی بول چال بھی عجیب ہے۔ ان اسکولوں میں انگریزی گرائمر کا بول چال میں کوئی دخل ہی نہیں ہے پھر بھی انگلش میڈیم سکول میں بچے داخل کرنا ایک status symbol بن گیا ہے۔ ہر ماں چاہتی ہے کہ اُسے یہ سٹیٹس حاصل ہو۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

راجو اب چار سال کا ہوا تھا اور میمونہ چاہتی تھی کہ اُس کے بیٹے کا داخلہ انگلش میڈیم سکول میں ہو۔اور آج جب میں دفتر سے لوٹا تو میمونہ نے بڑی سنجیدگی سے کہا:

''آپ صرف اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔راجو کی کوئی فکر بھی ہے آپ کو۔اس کا سکول میں داخلہ کرانا ہے۔آپ کل آفس مت جایئے اور راجو کا داخلہ کرائیں۔نئی کالونی میں سپُر انگلش میڈیم سکول کافی مشہور ہے وہاں اچھی خاصی تعلیم دی جارہی ہے۔میری ساری سہیلیوں نے اپنے بچوں کا داخلہ وہیں کروایا ہے ہم بھی راجو کا ایڈمیشن وہیں کرائینگے۔اب یہ آپ کا زمانہ تو نہیں رہا۔۔سرکاری سکولوں میں تعلیم برائے نام ہے......کون سا بڑا افسر ڈاکٹر یا انجینر وہاں سے بن کے نکلتا ہے''

میمونہ کی باتیں یوں تو کچھ حد تک صحیح تھیں۔ہمارے زمانے کی بات کچھ اور تھی اور اب کی بات کچھ اور۔لیکن یہ بات بھی اس کو سمجھانی مشکل تھی یا وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی کہ جس کو پڑھنا ہوگا وہ کہیں بھی پڑھ سکتا ہے چاہے سرکاری اسکول ہو یا انگلش میڈیم سکول۔میں جس سکول میں پڑھتا تھا وہ تو سرکاری سکول ہی تھا اور جو لڑکے تب میرے ساتھ سکول میں پڑھتے تھے ان میں کچھ اچھے خاصے عہدوں پر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

فائز تھے ہاں کچھ اپنی نا قابلیت کی وجہ سے پیچھے رہ گئے اور یوں دنیا کی اس بھیڑ میں گُم ہو گئے۔

ماضی کی وہ یادیں اور سکول کے وہ دن....

ہمارے سکول کا سب سے بڑی عمر کا طالب علم مشتاق تھا۔ ہمارا سکول ہمارے گھر کے پاس ہی تھا اور یہ ایک پرائمری سکول تھا۔ مشتاق ہمارے محلے کا رہنے والا نہ تھا وہ کسی دور دراز علاقے سے تعلق رکھتا تھا اور اُس کا باپ ہمارے محلے میں کرایہ پہ رہتا تھا۔ مشتاق نے پانچویں جماعت تک پہنچتے پہنچتے زندگی کی تیرہ چودہ بہاریں بھی ضائع کی تھیں شاید اسی لئے مشتاق پاپا کے نام سے مشہور تھا۔ وہ ایک کلاس دو سال میں پاس کرتا اور یہی کہتا کہ عمارت کو آہستہ آہستہ تعمیر کرنے سے عمارت مضبوط ہو جاتی ہے

وہ دن مجھے اچھی طرح سے یاد ہے جب ہمارے سکول میں ساڑھے تین بجے تمام طلبا پہاڑہ کا اعادہ کیا کرتے تھے۔ ہمارے سکول کے واحد ماسٹر جی دن بھر مغز ماری کر کے ساڑھے تین بجے اپنی کرسی پر آرام کرتے تھے اور اکثر اُن کی آنکھ بھی لگ جاتی تھی۔ تبھی مشتاق ہمیں پہاڑہ کا اعادہ کرواتا۔ اُس کی آواز بہت اونچی تھی اور وہ تو سکول مانیٹر تھا۔ زوردار آواز میں اعادہ کرواتا دو ایک دو۔ دو دو

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سات۔۔۔دو تین اکیس۔دو چار بارہ'' یہ پہاڑہ ہمارے وردِ زبان تھا اور جب ایک بار میں نے اپنے والد صاحب کے سامنے پہاڑہ سنایا تو اُس نے میری خوب خبر لی۔

''یہ تو سب غلط ہے....یہ کونسا اُستاد تمہیں یوں اُلٹا سیدھا پڑھاتا ہے ...ایسی ہی تعلیم تمہیں سکول میں دی جاتی ہے۔میں کل تمہیں اُس سکول سے نکال کر کسی دوسرے سکول میں داخل کرونگا'' اور یوں مجھے دوسرے سکول میں داخل کرادیا گیا۔

''آپ کہاں کھو گئے؟...میں راجو کی بات کر رہی ہوں اور نہ معلوم آپ کہاں گُم ہو گئے'' میمونہ کی باتوں نے ماضی کی زنجیروں کو توڑ ڈالا اور میرے لبوں پر ہلکی سی مسکان آگئی۔میں نے میمونہ سے وعدہ کیا کہ کل میں راجو کو نئی کالونی کے سُپر انگلش میڈیم سکول میں داخل کراونگا۔

دوسرے روز میں نے دفتر میں چھٹی رکھ کر راجو کو سکول میں داخلہ دلانے کے لئے لے گیا۔سکول کے باہر ایک لمبا چوڑا بورڈ جلی حروف میں اپنی موجودگی کا احساس دلاتا تھا۔گیٹ پر چاک و چوبند چوکیدار موجود تھا۔سکول کی بلڈنگ شاندار تھی اور اچھا خاصا گراونڈ اپنی وسعت کا اظہار کر رہا تھا۔اندر داخل ہو کر ایک بورڈ پہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نظر پڑی جس پر لکھا تھا

''اعلیٰ تعلیم ۔معیاری انتظامات ۔اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ، اور انتظامیہ.. سکول کی شان ہے''

کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد مجھے ایڈمنسٹریٹر کے پاس درخواست لے کر جانے کی اجازت ملی.. ایڈمنسٹریٹر کی کرسی پہ کوئی اور نہیں مشتاق پاپا براجمان تھا۔

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ڈِکسن

عزیز ڈکسن ہمارے گاؤں کا جانا پہچانا نام تھا۔ چالیس پچاس بہاریں دیکھنے والا شخص منفرد اوصاف کا مالک تھا۔ اس کا نام تو عزیز تھا لیکن وہ عزیز ڈکسن نام سے ہی جانا جاتا تھا۔ سنا ہے بیس تیس سال پہلے جب وہ مزدوری کرتا تھا تب وہ ایک بار ایک انگریز کے ساتھ اُس کا کچھ سامان اُٹھانے کے لئے پندرہ دن تک رہا۔ اُس انگریز کا نام وہ مسٹر دڈِکسن بتا رہا تھا۔ وہ وہ کبھی کسی سے ہم کلام ہوتا تو مسٹر ڈکسن کا ذکر ضرور کرتا ''ڈِکسن صاحب کھانے میں یہ کھاتے وہ کھاتے۔ وہ ایسے چلتے تھے... ایسے سوتے تھے۔ مجھے خود چائے پلاتے تھے'' گویا ڈکسن صاحب عزیز کی رگ رگ میں بسا تھا۔ ڈکسن نے جاتے وقت عزیز کو اچھی خاصی رقم دی تھی جس سے عزیزے نے ایک ریڈی خریدی تھی جسے وہ ریڑی نہیں گاڑی کہتا تھا۔ عزیز کے پاس اُس کا فوٹو گراف بھی تھا جس میں عزیزے ڈکسن صاحب کے ایک طرف کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔ ڈکسن صاحب کا بار بار ذکر کرنے کی وجہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سے ہی عزیز کو اب لوگ عزیزؔ ڈکسن کے نام سے پکارتے تھے۔عزیز کو بھی اس بات پہ فخر اور مسرت ہوتی تھی کہ اُس کے نام کے ساتھ ڈکسن صاحب کا نام جوڑا جاتا ہے۔

عزیز ڈکسن کے ساتھ ساتھ اُس کی گاڑی بھی پورے گاؤں میں مشہور تھی۔اگر کوئی اُسے ریڑی کہتا تو ڈکسن کو غصہ آتا تھا۔ڈکسن کا معمول تھا کہ وہ دیر سے جاگتا۔لوگ جب کام کاج کے لئے نکلتے یا دفتروں کا رُخ کرتے تو ڈکسن نیند سے جاگ جاتا۔وہ گاؤں کے اُس طرف پہاڑی کی گود میں ایک کچے سے مکان میں رہتا تھا۔اس مکان کے چار کمرے تھے اور چھت گھاس کی مکان میں ڈکسن سمیت چار بھائی رہتے تھے اور سب کا اپنا اپنا چولہا تھا۔سب الگ الگ رہتے تھے۔تھوڑی دوری پر ایک مسجد تھی اور ڈکسن ہر روز نیند سے جاگنے کے بعد سیدھے مسجد کا رخ کرتا اور وہاں غسل خانے میں نہا دھو کر قریباً ایک گھنٹے پانی خرچ کر کے باہر نکلتا۔اُسکے بعد وہ نماز پڑھنے لگتا۔کونسی نماز اور کتنی رکعتیں اسکا اُس کے پاس کوئی حساب نہیں تھا..اس کے بعد وہ گھر جا کے، چائے پی کے اپنی ریڑی نکال کر اُسے قریب کے نل میں خوب دھو کے رکھتا۔اُس کی گاڑی ویسے بھی بڑی صاف ستھری رہتی تھی اُس پر چند خوبصورت تصویریں بھی لگی تھیں۔ کچھ انگریزوں کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تصویریں تھیں جن کے بارے میں ڈکسن کو خود بھی کچھ معلوم نہ تھا۔ گاڑی کو دھو کے وہ نزدیکی ٹاون کا رُخ کرتا اور اپنی دن بھر کی مزدوری میں لگ جاتا۔ گاڑی میں وہ وہی مال لوڈ کرتا تھا جس سے گاڑی میں گند پڑنے کا کم شُبہ رہتا تھا۔ کوئلے جیسی چیزین لادنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ دن کے تین بجے تک یعنی صرف تین گھنٹے کام کرنے کے بعد ڈکسن گھر واپس آتا۔ گاڑی باہر کھڑی کر کے وہ اندر جا کر دن کا کھانا کھاتا..... مغرب کے بعد وہ باہر نکل کر اپنی گاڑی پہ بیٹھتا اور تبھی گاؤں والے اُس کے آس پاس آ کر جمع ہو کر بیٹھ جاتے اور رات دیر گئے تک اُس سے ڈکسن صاحب کی باتیں سنتے۔ اُسے بھی بڑا مزہ آتا تھا کہنے میں

ڈکسن کی زندگی اس وجہ سے قابل رشک تھی کہ وہ حریص، لالچ، خودغرضی عداوت سے کوسوں دور تھا۔ وہ اپنی زندگی اپنی طرح سے جی رہا تھا جس میں ان چیزوں کے لئے کوئی جگہ نہیں تھی۔ اُسے اپنی غریبی کا کوئی غم نہیں تھا اور نہ امیر بننے کا کوئی شوق۔ گھر میں اُس کی بیوی اور تین بیٹیاں تھیں اور اُسے اُن کی بھی کوئی فکر نہ تھی جتنا کما لیتا اُتنا ہی خرچ کرتا۔ وہ خوش تھا کہ اُسے ڈکسن صاحب کے ساتھ چند دن گزارے ہین اور ڈکسن نے اُسے اپنا نام دیا ہے

سردیوں کا موسم تھا اور درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے بھی نیچے تھا۔ ہر طرف

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

برف ہی برف تھی ۔ گھروں کے چھت برف سے ڈھکے ہوئے تھے اور درخت برف کے بوجھ تلے جھک گئے تھے ۔بجلی دو دن سے غائب تھی ۔ ہر طرف خاموشی تھی ۔آج زیادہ ہی برف باری ہو رہی تھی اس لئے صبح دیر گئے تک کوئی بھی شخص گھر سے باہر نہیں نکل رہا تھا ۔ میں نے لحاف سر کے اوپر ڈال دی تھی اور گرم گرم بستر سے باہر نکلنے کا من ہی نہیں کر رہا تھا ، اسی دم خاموشی کو چیرتی ہوئی رونے کی تیز آوازیں کانوں میں پڑنے لگیں ۔ میں تقریباً اُچھل کر بستر سے باہر آیا ۔ باہر نکلکر دیکھا کہ کچھ ہمسائے گھروں سے نکل کر ڈکسن کے گھر کی طرف جا رہے تھے کیونکہ رونے کی آوازیں اُسی گھر سے آ رہی تھیں ۔ جوتوں سے برف ہٹاتے ہوئے ہم ڈکسن کے گھر تک راستہ بناتے رہے ، جب اُس کے گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا ڈکسن اس دنیا سے چل بسا تھا ۔ اُس کے گھر والے بتا رہے تھے کہ وہ کل رات سے سویا نہیں تھا کیونکہ کافی برف باری سے اُنکے نزدیک سفیدے کا ایک درخت گر کر اُس کی ریڑی پہ گرا تھا اور ریڑی کا ایک سائڈ ٹوٹ گیا تھا اور ڈکسن رات بھر بار بار باہر نکل کر ریڑی کو دیکھتا رہتا تھا ۔ جب سردی سے ٹھٹھرنے لگا تب اندر آیا اور پھر رات بھر جاگتا رہا ، رات بھر بجلی نہ ہونے کی وجہ سے یہ پتہ بھی نہ چل سکا تھا کہ وہ کب ابدی نیند سو گیا تھا کیونکہ گھر میں نہ موم بتی تھی نہ لالٹین کے لئے مٹی کا تیل ۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

گاؤں والوں نے ڈکسن کی آخری رسومات ادا کرنے کی تیاریاں شروع کیں ۔نہلا کے کفنا کے تابوت اُٹھایا گیا چونکہ راستے پہ برف پر پھسلن تھی لہذا تابوت کوڈکسن کی ریڑی پر قبرستان تک پہنچایا گیا۔ جنازہ پاس کے جنازہ گاہ میں ہی پڑھا گیا۔اور یوں اُس کی میت سپرد خاک کی گئی ۔فاتحہ خوانی کے بعد سبھی لوگ اپنے اپنے گھروں کو چل دیئے ۔قبرستان کے اندر تازہ قبر میں ڈکسن کی میت تھی اور قبرستان کے گیٹ پر ڈکسن کی گاڑی جسے چلانے والا کوئی نہ تھا۔ڈکسن کی گاڑی ڈکسن کا انتظار کررہی تھی

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

وکیل صاحب

گرمی کا موسم تھا اور دن بھر کی تمازت دور کرنے کے لئے علاقے کے اکثر لوگ شام کے اوقات شہر کی گرین پارک میں گزارتے تھے۔ وکیل صاحب بھی ہر سنیچر کی شام کو اپنے سات سالہ پوتے ارمان کو ساتھ لیکر اس پارک میں جاتا تھا۔ وکیل صاحب علاقے کے ہی نہیں بلکہ پورے شہر کے جانے مانے قانون دان تھے اور اُنکی ذہانت اور قابلیت کا دبدبہ دور تک تھا۔ خاموش طبعیت اور شریف النفس وکیل صاحب شہر کے پاش علاقے میں ایک شاندار کوٹھی میں رہتے تھے۔ ارمان، اُسکا پوتا ہر سنیچر کو تاک میں رہتا تھا کہ دادا جی کب پارک کی جانب نکلیں کہ وہ اُنکی انگلی پکڑ کر اُن کے ساتھ ہولے۔

سنیچر کا دن تھا اور حسب معمول ارمان اپنے دادا وکیل صاحب کے ساتھ پارک میں چہل قدمی کر رہا تھا۔ معصوم ارمان کی نظر سامنے والی پولیس چوکی کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

گیٹ پر تعینات پولیس والے پر پڑی جسکے بیلٹ پر سات سو سات نمبر نمایاں تھا۔

''دادا جی۔ وہ جو سامنے وہاں پر 707 نمبر والا پولیس مین کھڑا ہے کیا وہ بڑا ہے یا آپ؟'' ارمان کا عجیب سا سوال

''بیٹے ارمان'' یہ تو ایک چھوٹا سا سرکاری ملازم ہے۔ وہ پولیس والا ہماری حفاظت اور رکھوالی پر معمور ہے'' دادا جی ارمان کا سوال سمجھ چکے تھے جو یہ جاننا چاہتا تھا کہ کیا پولیس والا اپنے عہدے، شہرت، دولت اور جاہ و حشم میں اُسکے دادا سے بڑا ہے۔ دادا جی اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولے'' اور بیٹا میں تو ایک وکیل ہوں اور ہر وکیل ہر پولیس والے سے بڑا ہوتا ہے''

تین چار ماہ گزر گئے اور اچانک وکیل صاحب کے ہاں چوری ہوگئی جسمیں لاکھوں روپے مالیت کی گھریلو اشیا اُڑائی گئیں۔ وکیل صاحب نے فوراً نزدیکی پولیس تھانے میں جا کر رپورٹ درج کروائی اور تھانیدار نے یقین دلایا کہ چوری کا پتہ بہت جلد لگا لیا جائے گا۔

دن بھر عدالت میں اہم کیسوں کے ساتھ مغز ماری کرنے کے بعد جب وکیل صاحب گھر پہنچے تو اُنہوں نے اپنے گھر مقامی مسجد کے امام صاحب کو دیکھا۔ ویسے تو مولوی صاحب روز سویرے وکیل صاحب کے بچوں کو قرآن پڑھانے کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

لئے آیا کرتے تھے لیکن شام کو اُنہیں گھر پر دیکھ کر وہ کچھ حیران بھی ہو گئے

''مولانا صاحب... آپ اس وقت..''

مولوی صاحب ایکدم بول اُٹھے'' کیا کہوں وکیل صاحب۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ آج دن کو کچھ پولیس والے ہمارے گھر آئے تھے۔ میں ظہر کی نماز ادا کر کے ہی لوٹا تھا کہ وہ اندر داخل ہو گئے''

''پولیس والے آپ کے گھر'' وکیل صاحب پر حیرتوں کا ایک اور پہاڑ ٹوٹ پڑا

''اسی بات کا افسوس ہے۔ وہ آپ کے ہاں ہوئی چوری کی تحقیقات کے سلسلے میں ہمارے غریب خانے پہ آئے تھے چونکہ ہمارا آپ کے گھر میں آنا جانا ہے اس لئے وہ ہم سے بھی کچھ عجیب و غریب قسم کے سوالات بھی پوچھ رہے تھے''

وکیل صاحب کچھ کھسیانے سے ہو گئے لفظ جوڑتے ہوئے بولے

'' مولوی صاحب مجھے بہت افسوس ہے کہ ہماری وجہ سے آپکو ناحق پریشانی ہوئی۔ میں کل ہی تھانیدار سے بات کرتا ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آپ کے ہاں کوئی بھی آپ کو پریشان کرنے نہیں آئے گا۔ آپ اطمینان رکھئے''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مولوی صاحب کچھ کچھ مطمئن ہو کر چلے تو گئے لیکن وکیل صاحب کو سچ مچ بہت افسوس ہو رہا تھا۔ رات گزری صبح ہوئی لیکن چائے نہیں ملی... معلوم ہوا کہ نہ دودھ والا آیا ہے اور نہ روٹی والا کیونکہ پولیس نے وکیل صاحب کے گھر میں ہوئی چوری کے سلسلے میں اُن کو تھانے میں بند کر رکھا ہے..وکیل صاحب سے رہا نہ گیا، فوراً تھانے پہنچے اُسے دیکھتے ہی تھانیدار صاحب مونچھوں کو سہلاتے ہوئے بول پڑے

"آیئے آیئے وکیل صاحب۔..آپ کے ہی کیس کی فائل دیکھ رہے تھے ہم نے دو مشکوک آدمیوں کو بھی اس سلسلے میں لاک اپ میں بند کر دیا ہے...آپ یقین رکھئے چور بہت جلد پکڑا جائے گا"

وکیل صاحب نے دودھ والے اور روٹی والے کو لاک اپ میں دیکھ کر بڑے ہی افسردہ لہجے میں تھانیدار سے کہا" دیکھئے تھانیدار صاحب..یہ..یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔کل آپ ہمارے مولوی صاحب کو پریشان کر چکے ہیں۔آج ان دو بے گناہوں کو لاک اپ میں بند کر دیا ہے۔تھانیدار صاحب یہ سب ہمارے اپنے ہیں۔ان پہ شک کرنا ہمارے لئے باعث شرم ہے"

" دیکھئے وکیل صاحب، ہم قانون کے رکھوالے ہیں۔ ہم تحقیقات کر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رہے ہیں ورنہ ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ چور کون ہے۔ پولیس کا یہ اصول ہے، پہلے شک کرو اور پھر تحقیقات..... یہ تو لازمی ہے''

''تھانیدار صاحب آپ کی تحقیقات اور کاروائی اپنی جگہ ٹھیک ہو گی لیکن مولوی صاحب جیسے ذی عزت شخص پہ شک کرنا تو سراسر غلط ہے اور ان دو بے گناہوں کی گرفتاری۔۔۔ یہ تو سراسر ناانصافی ہے''

''دیکھئے وکیل صاحب... مولوی صاحب کو تو ہم نے تھانے میں نہیں بلوایا۔ خود اُس کے ہاں جاکر ابتدائی معلومات حاصل کی ہیں۔ رہی بات ان دو افراد کی۔ ان سے ہم نے پوچھ تاچھ کی ہے۔ آپ کہتے ہیں تو ہم انہیں ابھی چھوڑ دینگے'' یہ کہتے ہوئے تھانیدار نے ایک پولیس والے کو لاک اپ کھول کر اُنہیں آزاد کرنے کے احکامات دیئے۔

وکیل صاحب نے اطمینان کا سانس لیا اور عدالت کی جانب روانہ ہوئے

ایک ہفتے بعد.... ایک شام وکیل صاحب حسب معمول عدالت سے تھکے ماندے گھر پہنچے تو گھر میں دو چار ہمسائیوں کو اکٹھا دیکھ کر کچھ کچھ سمجھنے لگے۔ علیک سلیک کے بعد سب یک زبان ہو کر وکیل صاحب سے مخاطب ہوئے

''وکیل صاحب... آپ کے ہاں چوری کیا ہو گئی جیسے ہم سب چور ہو گئے۔ اب تو

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پولیس ہمیں روز پریشان کر رہی ہے۔ کبھی ہم گھر پر نہیں ہوتے تو اہل خانہ کو بڑی پریشانی ہوتی ہے۔ خدا کا دیا ہوا سب کچھ ہمارے پاس ہے اور اس علاقے میں ہم سُکھ چین کی زندگی گزارنے کے لئے رہائش پزیر ہوئے تھے لیکن اب لگتا ہے یہاں چین نہیں ملنے والا۔ ہم ذی عزت لوگ ہیں، آپ چاہئیں تو ہمارے مکانات خریدیں تا کہ ہم کہیں اور جا کے بس جائیں... نہ آپ کو پریشانی ہوگی اور نہ ہمیں"

وکیل صاحب نے بڑی شرمندگی کا اظہار کیا اور ہاتھ جوڑ کر اُن سے معافی مانگی۔ اُنکے ماتھے پر شرمندگی کے آثار نمایاں تھے اور ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے تھے۔ بغیر انتظار کئے اُنہوں نے گاڑی نکالی اور سیدھے تھانے پہنچے اور بڑے غصیلے انداز میں تھانیدار سے کہنے لگے

"یہ کونسا طریقہ ہے تحقیقات کا۔ میرے گھر چوری تو ہوئی ہے لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ میرے ذی عزت ہمسایوں کو تنگ کریں۔ اُنکے پاس خدا کا دیا ہوا سب کچھ ہے۔ جتنی مالیت کی چوری ہوئی ہے میرے ہاں اُس سے زیادہ رقم وہ لوگ اپنے نوکروں چاکروں پر خرچ کرتے ہیں۔ خدارا ذرا سوچ سمجھ کر تحقیقات کیجئے۔ آپ تو میری پریشانیوں میں اضافہ کر رہے ہیں

"دیکھئے وکیل صاحب۔ آپ نے چوری کی رپورٹ درج کروائی، ہم

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نے ایکشن لیا۔ اب تحقیقات کرنا اور چور کو پکڑنا ہمارا کام ہے۔ کیسے اور کب یہ سوچنا ہمارا کام ہے اور آپ کا کام ہے ہمیں تعاون دینا نہ کہ رکاوٹ ڈالنا۔ پھر بھی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ ہم آپ کے ہمسایوں سے پوچھ تاچھ نہیں کرینگے'' تھانیدار کا لہجہ روایتی تھا

دو ماہ گزر گئے۔ نہ چور کا پتہ چلا اور نہ چوری کا۔ وکیل صاحب کو آج عدالت سے تھوڑی فراغت ملی اور وہ تھانے پہنچے اور تھانیدار سے چوری کی رپورٹ کے بارے میں پوچھا کہ کہاں تک چوری کا سراغ ملا ہے لیکن جواب وہی ڈھاک کے تین پات۔

ہفتہ گزرنے کے بعد وکیل صاحب کورٹ سے گھر پہنچے اور اُنہوں نے اپنے ڈرائینگ روم میں اپنے خاص کلائنٹ میسرز شاہکار ٹرانسپورٹ والوں کو انتظار کرتے ہوئے پایا۔ میسرز شاہکار والے پورے شہر کے مشہور ٹرانسپورٹر تھے۔ کروڑوں کی مالیت کی فرم کیلئے وکیل صاحب بحیثیت قانونی مشیر کام کر رہے تھے اور لاکھوں روپے سالانہ کماتے تھے۔ حال چال پوچھنے جب وکیل صاحب نے اُن سے اُن کے آنے کا مقصد جاننا چاہا تو وہ گویا ہوئے'' وکیل صاحب پچھلے پندرہ برسوں سے آپ ہمارے اکاونٹس دیکھتے ہیں اور قانونی مشورہ دیتے ہیں۔ ہمارا ہر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

قانونی یا عدالتی کام آپ ہی نپٹاتے ہیں۔ ہمارا کاروبار اتنا پھیلا ہوا ہے کہ سینکڑوں ملازموں کے باوجود کام پورا نہیں ہو رہا ہے''

''جی یہ سب تو میں جانتا ہوں لیکن آپ یہ آج مجھ سے...''

''وکیل صاحب... ہمیں بہت افسوس ہے کہ آپکے گھر کچھ مہینے قبل چوری ہوئی ہے... ہمارا اس کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں لیکن آج صبح پولیس ہمارے بھائی کو یہ کہہ کر اپنے ساتھ لے گئی کہ آج سے تیس سال پہلے ہمارے بھائی کو کسی چوری کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا تھا اور چونکہ اُن کا اور ہماری فرم کے لوگوں کا آپکے کے ہاں آنا جانا ہے لہذا پولیس نے انہیں شک کی بنیاد پر گرفتار کیا ہے۔ وکیل صاحب... ہماری عزت کا تو... بس وکیل صاحب بس اب ہم آپ سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے...'' وکیل صاحب ہکا بکا رہ گئے۔ وہ کچھ نہیں بولے جیسے اُن کی زبان گنگ ہوگئی ہو۔ اُنہوں نے سیدھے تھانے کا رخ کیا۔ نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اور تھانیدار کے سامنے پڑے ایک کاغذ کے ورق پر بہت عجلت میں یہ تحریر کر دیا

''میرے گھر چوری کی کوئی واردات رونما نہیں ہوئی ہے اور جس مال کی چوری کی رپورٹ میں نے درج کروائی تھی، وہ مال ہمیں ہمارے مکان کی بالکونی میں ہی ملا۔ لہذا میں چوری کی رپورٹ واپس لیتا ہوں''۔ تھانیدار کے ہاتھ میں یہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عرضی دے کر وکیل صاحب نے سیدھے گھر کی راہ لی۔

سنیچر کا دن تھا اور موسم میں تھوڑی سی ٹھنڈ اور تراوت تھی۔ حسب معمول وکیل صاحب اپنے پوتے ارمان کے ساتھ پارک میں ٹہل رہے تھے۔ ارمان کی نظریں آج پھر سامنے والی پولیس چوکی کے گیٹ پر ڈیوٹی پر معمور پولیس والے پر پڑیں۔ آج اُس پولیس والے کا نمبر ۸۰۸ تھا۔ ارمان نے آج پھر وہی سوال دہرایا ''دادا جی اُس پولیس والے کا نمبر ۷۰۷ تھا۔ اس پولیس والے کا نمبر ۸۰۸ ہے۔ کیا یہ بھی آپ سے بڑا ہے؟''

وکیل صاحب نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا'' بیٹے نمبر سے کوئی فرق نہین پڑتا۔ نمبر ۷۰۷ ہو یا ۸۰۸۔۔ پولیس والا کوئی بھی ہو وہی بڑا ہوتا ہے''۔

ارمان خاموش نظروں سے اپنے دادا جی کے چہرے کو تک رہا تھا جس پر ایک عجیب سی کیفیت نمایاں تھی۔

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

حنا

سپیدہ سحر نمودار ہو چکا تھا۔ ستارے ماند پڑ چکے تھے۔ باد صبا اٹکلیاں کر رہی تھی اور ساحل، پیر بابا کی زیارت کے صحن میں دیوار کے ایک طرف سر رکھے ہوا تھا ہوا کے ہلکے ہلکے جھونکے اس کی زلفوں کو پریشان کر رہے تھے۔ اسکی آنکھیں بند تھیں۔ میری آہٹ سن کر اُس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ اُسکی آنکھوں کے لال لال ڈورے اس بات کا پتہ دے رہے تھے کہ وہ مدت سے سویا نہیں ہے۔ میں نے ساحل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اُسے گھر لے آیا۔

ساحل میرے بچپن کا دوست تھا اور ہم دونوں سکول سے یونیورسٹی تک ساتھ ساتھ رہے تھے۔ پوسٹ گریجویشن کے بعد میرا تقرر محکمہ تعلیم میں بحیثیت اُستاد ہوا اور ساحل کو ایک انشورنس کمپنی میں ڈیولپمنٹ آفیسر کی حیثیت سے ملازمت مل گئی۔ تب بھی ہم ساتھ ساتھ رہے لیکن ساحل نے جب سے حنا سے شادی کی تب سے ہم کچھ دور دور ہو گئے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ساحل اور میں جس کالج میں پڑھتے تھے وہیں حنا ہماری جونیر تھی۔ ساحل نہایت ہی شریف الطبع، ذہین اور مشرقی روایات کا مجسمہ تھا اور دوران تعلیم اس نے کالج یا یونیورسٹی میں کسی لڑکی سے بات کرنے کی بھی جرأت بھی نہیں کی تھی۔ اُس کے والدین ساحل کے بچپن میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے تھے اور اپنی چھوٹی بہن کے ساتھ زندگی کے دن گھر کی چاردیواری کے اندر ہی گزارتا تھا۔ پرائیویٹ ٹیوشن کر کے روزی روٹی کماتا تھا۔ پورے محلے میں وہ سبھی کا پیارا تھا۔ حنا اُسکے برعکس تھی۔ خوبصورت فیشن پرست، آزاد خیال اور ملنسار تھی۔ وہ بھی ہمارے ہی پڑوس میں رہتی تھی اور متوسط ذی عزت گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔ ساحل اور حنا کا ملن بھی عجیب طرح سے ہوا تھا..

برسات کی ایک سہانی شام تھی۔ بجلی چمک چمک کر ارمانوں کو جگا رہی تھی۔ مستانہ گھٹاؤں سے دل جھوم رہا تھا۔ باہر دھیمی دھیمی پھوار پڑ رہی تھی اور ساحل اپنے گھر میں پیر بابا کے آستانے پر حاضری دینے کی تیاری کر رہا تھا کیونکہ آج جمعرات تھی اور ہر جمعرات ساحل آستانہ پہ حاضری دیا کرتا تھا اور یوں اُسے ایک سکون سا ملتا تھا۔ دھوپ ہو یا بارش کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ ساحل نے چھتری کھولی اور آستانے کی طرف روانہ ہوا... جب وہ واپس آ رہا تھا تبھی بارش زور زور سے برسنے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

لگی ۔ راستے میں اُس نے حنا کو دیکھا جس کے کپڑے بارش میں پورے بھیگ چکے تھے ۔ اُس کی حالت اور صورت عجیب بن چکی تھی ۔ جیسے کسی طلسماتی طاقت نے کسی دریائی شہزادی کو ساحل کے سامنے لا کھڑا کیا ہو ۔ ساحل نے بڑی جرأت سے کام لیا اور حنا کے ذرا نزدیک آ کر کہا

''حنا جی ..... آپ بارش میں بھیگ گئی ہیں ۔ میری چھتری لیجئے''

''نہیں شکریہ ! میں چھتری لونگی تو آپ بھیگ جائینگے'' حنا نے جواب دیا

''نہیں نہیں ۔۔ حنا جی ۔ میرا گھر تو نزدیک ہی ہے اور آپ کو ابھی تھوڑی دور جانا ہے ۔ آپ چھتری لے جایئے ورنہ ....'' ساحل اس سے آگے کچھ بول نہ پایا

''اچھا ٹھیک ہے ۔ ہم دونوں ہی چھتری کا سہارا لینگے'' حنا نے کہا ۔ اور یوں دونوں ایک ہی چھتری کے سائے میں قدم سے قدم ملائے ہوئے چھوٹی سی مسافت طے کرنے لگے ۔۔۔ ابھی وہ تھوڑی دور ہی چلے تھے کہ حنا کا بھائی چھتری لے کر آتا ہوا دکھائی دیا ۔ اُس نے حنا کو ساحل کیساتھ دیکھا لیکن اُس نے ساحل نظر انداز کر کے حنا سے کہا

''آ جا حنا ...... بارش میں بھیگ گئی ہو میں تو تمہارے لئے ہی گھر سے چھتری لے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کرآیا ہوں"

دونوں بہن بھائی چل پڑے اور ساحل اپنے گھر کی جانب۔

ایک ہفتہ بعد ہمارے پڑوس میں شادی کی تقریب تھی۔ ساحل اور میں اس میں دونوں شریک تھے۔ شام ہونے کو تھی اور ہم دونوں دوست دوسرے ہمسایوں اور دیگر شرکا کے ہمراہ برات کے آنے کے منتظر تھے۔ ایک طرف عورتیں روایتی انداز میں گا رہی تھیں جن میں چھوٹی بڑی لڑکیاں اور بوڑھی عورتیں بھی شامل تھیں۔ ان ہی مین حنا بھی موجود تھی۔ وہ سب لڑکیوں مین سب سے زیادہ پُرکشش لگ رہی تھی۔ لمبے لمبے بال، ہرنی جیسی آنکھیں، گلابی گال اور اُس پر بن ٹھن کے آنا۔ حنا واقعی لاکھوں میں ایک لگ رہی تھی۔ اچانک وہ عورتوں کے جمگھٹے سے باہر آئی۔ اُس کے ساتھ اُس کی سہیلی رعنا بھی تھی۔ وہ دونوں ہماری طرف ہی بڑھنے لگیں اور یوں ساحل بھی اُن کی طرف متوجہ ہوا۔ حنا سیدھے ساحل کے پاس آگئی اور علیک سلیک کے بعد خیر و عافیت پوچھی۔ میں نے پہلی بار ساحل کو بلا جھجک کسی لڑکی کے ساتھ بات کرتے ہوئے دیکھا۔

دن گزرتے گئے اور ساحل اور حنا کی ملاقاتوں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ پیار کی چنگاری دونوں کے دلوں میں کب پھوٹی معلوم نہیں اور ایک دن جب میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ساحل کے گھر گیا تو دیکھا ساحل کے گھر سے عجیب سی مہک آ رہی ہے۔ ساحل کو نوکری مل گئی تھی اور وہ ایک انشورنس کمپنی میں ڈیولپمنٹ آفیسر بن گیا تھا۔ ساحل خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔ اُس کی پوسٹنگ بھی اُسی شہر میں ہوئی تھی جہاں حنا یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھی۔

پانچ چھ ماہ بعد ایک روز ساحل میرے گھر آیا۔ اس کے چہرے پر ایک نکھار آیا تھا اور اُس کی باتوں میں اب ایک دم تھا۔ بات کرنے کا نیا انداز، اُٹھنے بیٹھنے کا نیا طریقہ اور پُرکشش لباس یہ سب خوبیاں اب ساحل میں نمایاں تھیں

''میرے یار... دیکھ میرا اس دنیا میں تیرے سے زیادہ کوئی قریب اور ہمدم نہیں۔ بچپن کا تو یار ہے میرا۔ آج میں تمہیں دل کی بات سنانے آیا ہوں'' ساحل نے اپنے لہجے میں بڑی متانت لاتے ہوئے کہا

''ساحل۔ تو میرا یار ہی نہیں میرا بھائی ہے۔ بتا کیا بات ہے'' میں ساحل کی بات سننے کے لئے بیتاب ہو گیا

''میرے یار!... تجھے تو معلوم ہی ہے کہ میرے گھر میں میری چھوٹی بہن کے سوا کوئی نہیں۔ اب تو مجھے ایک اچھی خاصی نوکری بھی مل گئی ہے اور سبھی رشتہ دار میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں کہ میں شادی کر لوں'' ساحل نے کہا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''ساحل.. یہ صحیح ہے کہ اب تمہیں شادی کرنی چاہیئے اور اپنا گھر بسا لینا چاہیئے''

''شادی کی ہی بات کر رہا ہوں'' ساحل کہے جا رہا تھا ''سن میرے یار.. آج میں تمہیں بتا دوں کہ میں اور حنا ایک دوسرے کو بہت چاہتے ہیں اور ہم دونوں شادی کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ویسی نہیں جیسا ہمیں لگتا ہے، اب میں نے اُسے قریب سے جانا اور پہچانا ہے.... یہ صحیح ہے کہ وہ اچھا خاصا لباس پہنتی ہے اور ہر ایک سے گُل مل جاتی ہے مگر وہ دل کی اچھی ہے۔ وہ ایک شریف انسان کی شریک حیات بننے کے قابل ہے اور اُس میں وہ سبھی صلاحیتیں موجود ہیں جو ایک اچھی بیوی میں ہونی چاہیئے۔ اُس کے خلوص نے مجھے کافی متاثر کیا ہے۔ میری یہی خواہش ہے کہ اُسے زندگی بھر کے لئے اپنا رفیق بنا لوں''

ساحل کے خیالات اس قدر اور اتنی جلدی بدل جائینگے میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ شاید نسوانی کشش نے اس کے دل میں محبت پیدا کر دی تھی۔ میرے ہاں یا نا کہنے سے کوئی فرق پڑنے والا نہیں تھا اسی لئے میں نے مناسب سمجھا کہ میں ساحل کی ہاں میں ہاں ملاؤں۔ آخر ساحل کی خوشی اسی میں تھی پھر بھی میں نے دوستی کا حق نبھانے کے لئے ساحل سے کہا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''ساحل۔تم حنا کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہو۔کرلو۔میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہوگی کہ میرا یار گھر بسانے جارہا ہے لیکن پھر بھی میں کہنا چاہتا ہوں کہ شادی بیاہ کا عشق و عاشقی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔عشق و عاشقی ایک جذباتی کھیل ہے جو چند روز بعد خود بخود ختم ہو جاتا ہے اور شادی ایک ایسی۔مذہبی، قانونی، اخلاقی، سماجی ذمہ داری ہے جسے مرتے دم تک نبھانا پڑتا ہے۔جو میاں بیوی جتنی زیادہ اپنی ازدواجی زندگی کی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہیں اتنی ہی زیادہ اُن کی ازدواجی زندگی کامیاب ثابت ہوتی ہے اور میرے یار ان باتوں کا تجھے خیال رکھنا چاہئے''

''میں جانتا ہوں کہ شادی بیاہ کوئی گڈی، گڈیا کا کھیل نہیں۔یہ دو جسموں، دو روحوں اور دو احساسوں کا بندھن ہے۔ایک مقدس رشتہ جس پر اللہ کی رحمت برستی ہے۔میں نے سوچ سمجھ کے بعد ہی حنا سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔وہ سچ میں وفا کی مورت ہے'' ساحل نے کہا

ساحل اور حنا کی شادی ہو ہی گئی۔دونوں کو من پسند ساتھی ملے۔۔میرا اُن کے گھر ایک سال تک آنا جانا رہا۔حنا کے آنے سے ساحل کی زندگی نئی رونقیں نمودار ہونے لگی تھیں۔گھر کا ماحول ہی معطر ہوا تھا۔مجھے وہ دن اچھی طرح یاد ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جب تعطیل ہونے کے باعث ساحل گھر پر ہی تھا اور میں بھی وہاں پہنچا۔ دونوں میاں بیوی خوش وخرم تھے اور ساحل کی بہن بھی شادماں تھی ۔ تینوں ٹی وی پہ دکھائے جانے والے پروگرام دیکھ رہے تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا جبھی ٹی وی پہ ایک فلم شروع ہوئی۔ فلم میں ایک خوشحال گھر دکھایا گیا تھا جس میں ماں بیوی اور اُن کے دو بیٹے تھے۔ ماں باپ نے محنت مشقت کر کے دونوں بیٹوں کو پالا پوسا، تعلیم دی جب تک کہ انہیں اچھی خاصی نوکری مل گئی۔ دونوں بیٹوں کی شادی بھی ہوگئی اور گھر میں بہوئیں بھی آ گئیں۔ ماں باپ ملازمت سے ریٹائر ہو گئے۔ اُنکے پاس کچھ نہ تھا کیونکہ اُن کی کمائی کی ساری پونجی اُنہوں نے بچوں پر خرچ کی تھی۔ بیویوں نے اپنی شوہروں کے کان بھر دئے اور دونوں بیٹوں کو اپنے والدین بوجھ لگنے لگے۔ اُنہوں نے اپنے ماں باپ کا بٹوارہ کیا اور دونوں دو مختلف شہروں میں رہنے لگے۔ اس طرح میاں بیوی کو مجبوراً ایک دوسرے سے جدا ہونا پڑا اور جدائی کا غم برداشت نہ کر کے دونوں پاگل ہو گئے۔ اس فلم کو دیکھ کر ساحل اور حنا کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ دونوں نے یہی دعا مانگی کہ اُن کی زندگی میں ایسا دن کبھی نہ آئے۔ حتا کہ اس فلم کا اثر اتنا گہرا پڑا کہ وہ مشکل سے بچہ پیدا کرنے پر راضی ہوئے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

زندگی کی گاڑی نے رفتار پکڑ لی۔ ساحل کی چھوٹی بہن کی شادی بھی بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ حنا کو ساحل کی مدد سے اچھی خاصی سرکاری نوکری ملی۔ نیا مکان بنایا، گاڑی خریدی اور گھر کو عیش و آرام کی ہر چیز سے آراستہ کیا گیا دونوں میاں بیوی ایک دوسرے پر جان دیتے تھے۔ دونوں کے خاندان والے اس رشتہ پر ناز کرتے تھے۔ مجھے بھی جب کبھی اُداسی کا سامنا ہوتا تو اُن کے ہی گھر جاتا۔ وہاں عجیب قسم کا سکون ملتا تھا۔ یہ تو محبت، اخلاص اور امن کا آشیانہ تھا۔ اڑوس پڑوس میں رہنے والے اور یار دوست ساحل اور حنا کی جوڑی کی تعریفیں کرتے کرتے تھکتے نہیں تھے۔ ان کے ہاں بیٹا بھی پیدا ہوا اور ساحل نے اُس کا نام حنا کے نام پر حنان رکھا۔ خوبصورت بچہ، پیارے ماں باپ اور سکون کا محل۔ حنان نے آٹھویں پاس کیا تو گھر میں جشن منایا گیا۔ دونوں میاں بیوی نے اُس دن ایک ہی رنگ کے کپڑے پہنے تھے اور میں مان گیا کہ خدا نے ساحل اور حنا کو ایک دوسرے کے لئے پیدا کیا ہے۔

ہفتہ کے بعد جب دونوں میاں بیوی صبح اپنے اپنے کام پر چلے گئے تو میں نے اُن دونوں کو بڑا خوش خرم دیکھا۔ دو دن بعد میرے ہوش اُڑ گئے جب میں نے سنا کہ ساحل کے گھر پہ تالا لگا ہے۔ ساحل اور حنان پیر بابا کی درگاہ پر زار و قطار

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رو رہے تھے کیونکہ اُن کا آشیانہ اُجڑ گیا تھا، حنا انہیں چھوڑ کر کس غیر مرد کے ساتھ بھاگ گئی تھی۔

تب سے ساحل کی زندگی میں اُداسی کے مہیب سائے چھا گئے ہیں اور سکون قلب کے لئے وہ اب بھی پیر بابا کی درگاہ پر جاتا۔ آخر حنا نے اپنا رنگ دکھا ہی دیا۔ ☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بھیا

صبا مجھے پورے پندرہ برس بعد ائیرپورٹ پر ملی جب وہ دلی سے آرہی تھی اور میں بمبئ سے۔ اس طرح اچانک ہمارا ایک دوسرے سے سامنا ہوگا، میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

''یہ میرا بیٹا راہیل ہے'' صبا نے اپنے ساتھ دس گیارہ برس کے بیٹے کی طرف دیکھ کر کہا'' اور بیٹے یہ تمہارے انکل ہیں شہباز انکل'' صبا نے بڑی ذہانت سے اپنے بیٹے سے میرا تعارف کرایا

صبا کے بالوں سے اب چاندنی چھلکنے لگی تھی۔ اب نہ اُس کے چہرے کی وہ گلابی باقی رہی تھی اور نہ ہی وہ مسکان۔ اتنے برسوں کے بعد صبا کو اچانک دیکھ کر مجھے ماضی کی یادیں ایک ہوا کے جھونکے کی طرح اپنے دل کو چھوتی ہوئی محسوس ہوئیں۔

ہمارا گھر شہر کے گنجان ترین علاقے میں واقع تھا۔ نمازیوں کے صفوں کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

طرح مکان ایک دوسرے سے کندھا ملائے کھڑے دکھائی دیتے تھے۔ تنگ گلیاں اور کوچے، کہیں پیڑ پودوں کا نام نہیں۔

پارک کی تو بات ہی نہیں۔۔۔۔ تھوڑی سے کھلی جگہ جو تھی وہ مسجد کا صحن اور قبرستان تھا۔ میرا جنم اسی بستی میں ہوا تھا۔ اگر چہ بچپن میں ہی میرے والدین کا سایہ میرے سر سے اُٹھ گیا تھا لیکن ہمسائیوں کے بے لوث پیار نے میری یہ کمی مجھے کبھی محسوس ہونے نہ دی۔ پورے محلے میں مجھ سے چھوٹی عمر کے سبھی لوگ مجھے بھیا کہہ کر پکارتے تھے، کچھ لوگوں کو تو میرا اصلی نام بھی معلوم نہ تھا مگر میں اُن کے لئے بھی بھیا تھا، صرف بھیا۔ کالج میں میرے ہم جماعتی نجمہ۔ عذرا اور رابعہ بھی مجھے بھیا نام سے پکارتی تھیں۔ یہ 'بھیا' لفظ اب اتنا زبان زد عام ہوا تھا کہ کچھ عمر رسیدہ عورتیں بھی مجھے بھیا بھیا کہنے لگیں تھیں۔ اگر پورے محلے میں مجھے اس نام سے کوئی نہیں پکارتا تھا تو وہ تھی نجمہ کی چھوٹی بہن صبا....!

پورے محلے میں صبا سب سے سنجیدہ لڑکی تھی۔ خوبصورتی اور ذہانت میں لاجواب۔ مجھ سے دو تین سال چھوٹی تھی.....وہ مشرقی تہذیب کی دلدادہ تھی اور ادب اور شاعری سے اُس کا لگاو اپنے عروج تھا۔ اُس کی ہر ادا پُر کشش تھی۔ مانو کہ رشک جہاں۔ میرے دل میں بھی اُس کے لئے کافی عزت تھی۔ وہ تھی ہی قابل

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عزت واحترام۔ کس کی مجال تھی کہ کوئی اُس سے نظر ملانے کی جرأت کرتا۔ شرافت کی مورت تھی۔ میرے ساتھ سلام وآداب کی حد تک تو بات کیا کرتی تھی لیکن اُس نے کبھی مجھے بھیا نہ کہا۔ یہ بات تو صاف تھی کہ ہم دونوں کے بیچ کوئی اور رشتہ نہ تھا لیکن وہ مجھے بھیا بھی نہیں کہتی تھی۔

جب صبا بی اے کے امتحان میں امتیازی حیثیت سے پاس ہوئی تو میں بھی اُس کو مبارک بادی دینے اُس کے گھر گیا۔ صبا نے میرے لیے پہلے مٹھائی اور پھر چائے لائی۔ وہ بہت خوش تھی۔ میں نے اُس کے چہرے پر مسکان دیکھ کے جرأت کر کے پوچھا

''صبا۔۔۔ آج تم بہت خوش ہو۔ میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔ اگر تم بُرا نہ مانو تو۔۔۔؟''

تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد وہ مسکرائی اور مجھے بولنے کی ترغیب دی

''صبا پورے محلے میں، سبھی لڑکے، لڑکیاں مجھے بھیا کہہ کے پکارتی ہیں مگر تم...''

''میرا اتنا کہتے ہی وہ اُٹھ کے کمرے سے اچانک چلی گئی۔ وہ شاید میری بات سے خفا ہو گئی تھی۔ میں اپنے ضمیر کو بڑی دیر تک کوستا رہا اور اپنی حماقت پر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پچھتاتا رہا۔ کمان سے نکلا ہوا تیر اور زبان سے نکلی ہوئی بات کیا کبھی واپس آتی ہے..... اُس روز شام کو صبا کے گھر والوں نے اُس کی شاندار کامیابی کی خوشی میں مجھے بھی دعوت پہ بُلایا۔ چونکہ اُس کے گھر میں کئی بار جاتا رہا تھا لیکن آج نہ جانے کیوں مجھے اُس کے ہاں جانے کی جرأت نہیں ہو رہی تھی۔ کس منہ سے جاتا۔ صبا کو کون سا منہ دکھاتا..... نہ جاؤں تو نہ جانے وہ لوگ کیا سمجھیں گے.... اسی کشمکش میں بالآخر میں نے اُس کے گھر جانے کا فیصلہ کر ہی لیا۔ وہاں پہنچتے ہی ندامت سے سر جھکائے بیٹھ گیا۔ دستر خوان بچھانے کے بعد سب لوگوں کے ساتھ چُپ چاپ کھانا کھالیا۔ جب ایک ایک کر کے اہل خانہ کمرے سے باہر چلے گئے تو وہاں نجمہ اور صبا کے بغیر کوئی بھی دکھائی نہ دیا۔ نجمہ اپنی بہن صبا سے مختلف تھی۔ بڑی تیز مزاج، باغی طبعیت، بے تکلف اور فیشن پرست۔ اُس نے کمرے میں لگے کلاک کی طرف دیکھ کر کہا'' آپ بیٹھئے میں لابی میں جاتی ہوں۔ ٹی وی پر میرا فیوورٹ سیریل آنے والا ہے'' یہ کہہ کر وہ بھی کمرے سے باہر چلی گئی۔ اب کمرے میں صبا اور میرے بغیر کوئی نہیں تھا۔ میرے ذہن میں پہلی بار عجیب و غریب خیالات نے جنم لینا شروع کیا۔ میرے خیالات یکا یک جیسے بدلنے لگے ہوں اور میں سوچنے لگا کہ شاید نسوانی حیا نے صبا کو میرے قریب آنے سے باز رکھا ہو اور وہ میرے قریب آنا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

چاہتی ہو۔اس خیال سے میری ندامت رفع ہونے لگی۔میں ان ہی خیالات میں کھویا ہوا تھا کہ صبا کی مدھر آواز نے خاموشی کا طلسم توڑ دیا

''آپ میری اس عجیب وغریب فطرت پہ حیران ہونگے۔میں نے اپنی زندگی کو صرف اور صرف اپنے آپ تک ہی محدود رکھا ہے۔میں بناوٹی اور دکھاوے کے رشتوں پر یقین نہیں رکھتی۔کسی کو بھیا یا بہنا کہنا تو آسان ہے لیکن نبھانا...... مشکل ہی نہیں بلکہ آج کی دنیا میں ناممکن ہے۔کیوں میں اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو فریب دوں۔بھائی بہن کا رشتہ مقدس ترین رشتہ ہے، میں صاف گو ہوں لہذا جھوٹے رشتے بنانے کی قائل نہیں ہوں......'' صبا بہت کچھ بول رہی تھی

اُس کی باتوں نے جیسے میرے ذہن کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔عارضی رومانی احساس سرد پڑ گئے...

اُس کے بعد کوئی خواہش میرے دل میں نہیں جاگی...وہ رشتے جن کی بنیاد اُمید یا نام پر ہوتی ہے وہ عارضی اور بناوٹی ہوتے ہیں۔میں نے اپنی زندگی اپنی طرح سے گزارنے کی سعی کی اور من میں مگن ہوگیا۔میری نوکری لگ گئی وہ بھی دور دوسرے شہر میں۔میں نے اپنا موروثی مکان بیچ کر شہر میں ہی نیا مکان لے لیا۔زندگی کی گاڑی نے رفتار پکڑی اور ماضی کی یادیں بہت پیچھے رہ گئیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

لیکن آج.... پندرہ برس بعد صبا کا اچانک اس طرح ملنا.. ماضی کی ساری یادیں جیسے مجھے اندر سے کھرچنے لگیں۔

"آپ کیسی ہیں.. کتنی بدل گئیں ہیں آپ...آپ اتنے برسوں بعد..."

میرے منہ سے کچھ آدھے ادھورے جملے جیسے پھسل رہے تھے۔۔۔۔

"دراصل انسان کے مقدر میں جو کچھ لکھا ہوتا ہے وہی اُسے ملتا ہے" صبا کا لہجہ کچھ بدلا بدلا سا لگ رہا تھا" تقدیر سے نہ زیادہ اور نہ ہی کم۔ اور ہاں نہ وقت سے پہلے نہ وقت کے بعد۔ مقدر مقدم ہے..." بات کرتے کرتے صبا اچانک چُپ ہوگئی۔ اُس کے عقب میں ایک لمبے قد کا شکل وصورت سے پُرخشم شخص کھڑا ہوگیا اور صبا سے کہنے لگا۔

"کیوں۔۔۔۔کیا بات ہوگئی۔۔اب کیا ائیر پورٹ پر بھی لوگ ملنے لگے۔ تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے میں نے کہ غیر مردوں کے ساتھ یوں بات نہیں کرتے۔ تم تو میری ناک کاٹنے پر تلی ہو۔ یہ میری قسمت خراب تھی کہ تم جیسی عورت میرے گلے پڑگئی ورنہ..." یہ کہہ کر اُس شخص نے راحیل کا ہاتھ پکڑا اور خشمگیں لہجے میں ہی کہا "چلو" ......صبا کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا۔ اُس کی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے تھے۔ وہ میری جانب عجیب نظروں سے دیکھ کر بولی

"اچھا بھیا....چلتی ہوں"

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ڈگری

خالد سیاہ سوٹ پہنے کاندھے پہ کالا گاون ڈالے اور ہاتھ میں پی ایچ ڈی کی سند لیے یونیورسٹی سے باہر آ رہا تھا۔ میں نے سنا تھا کہ آج یونیورسٹی کا سالانہ کنووکیشن ہے اور ملک کے صدر مہمان خصوصی ہیں اسی کنووکیشن میں آج خالد کو چوداں سال بعد پی ایچ ڈی کی سند ملنے والی ہے۔ چودہ سال بھی کم عرصہ نہیں ہوتا۔ بن باس اور عمر قید کی حد بھی چودہ سال ہی ہے۔ اتنے لمبے عرصے کے بعد کامیابی ملنا... خالد کی زندگی کا یہ ایک اہم ترین دن تھا میں اپنی گاڑی لے کے یونیورسٹی کے باہری گیٹ پر خالد کا انتظار کر رہا تھا اور اُسے اپنی گاڑی میں گھر لے جانا چاہتا تھا۔ میری خواہش تھی کہ اس کامیابی پر پہلی بار مبارکبادی میں ہی دوں۔ آخر میرے بچپن کا یار تھا۔ جوں ہی خالد میرے نزدیک پہنچا تو میں نے اُسے گلے لگایا اور اپنے ساتھ گاڑی کی فرنٹ سیٹ والی کھڑکی کھولی اور اُسے بیٹھنے کو کہا

پورے راستے میں خالد گم صم بیٹھا رہا۔ اُس نے ایک بات بھی نہیں کی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میں نے جب اُس کی طرف دیکھا تو اُس کے چہرے پر خوشی کے آثار بھی نہیں تھے بلکہ اس کے برعکس وہ کافی سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا اور نہ معلوم کن خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔

''خالد.... کیا بات ہے۔ تم گُم صُم کیوں ہو؟ آج تو تمہیں خوش ہونا چاہئے۔ تیری برسوں کی محنت رنگ لائی ہے۔ تیری دیرینہ خواہش پوری ہوگئی ہے، اب تم صرف خالد نہیں ڈاکٹر خالد پی ایچ ڈی ہو'' میں خالد سے مخاطب ہوا

اُس نے ایک لمبی سانس لی.. اور کہا.. ہاں ڈاکٹر خالد ہی ہوں میں'' اور پھر خاموش ہوگیا۔

میں نے ایک پارک کے نزدیک گاڑی روک دی اور خالد کو نزدیکی ہوٹل میں چائے پینے کو کہا کیونکہ میں خالد سے کچھ سننا چاہتا تھا۔ وہ کون سی بات تھی جو اُسے من ہی من میں کھائے جارہی تھی۔ میں اُس کی دل کی بات سے واقف ہونا چاہتا تھا۔

''خالد...... تو بتاؤ مرے یار۔ کیا بات ہے؟ تم کیوں اُداس لگ رہے ہو اور وہ بھی اس وقت جب تمہیں خوش ہو جانا چاہئے تھا'' میں نے خالد سے اصرار کیا کہ وہ بتادے ماجرا کیا ہے۔ آخر اُس نے زبان کھول ہی دی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''چودہ سال پہلے جب میں نے ایم اے کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا تو مجھے یونیورسٹی میں ریسرچ پروگرام میں داخلہ بڑی آسانی سے ملا۔ میرے ساتھ میرے دو اور ہم جماعتی طلبا کو بھی ریسرچ کے لئے داخلہ ملا۔ ان دونوں نے کبھی بھی اپنے اس تحقیقی پروگرام میں دلچسپی نہیں دکھائی بلکہ وہ تو شوقیہ طور یونیورسٹی کے ریسرچ سیکشن میں کبھی کبھار آتے تھے۔ وہ تو صرف رنگ رلیاں ہی مناتے تھے اور میں نے کبھی بھی اُنہیں کام کرتے نہیں دیکھا جبکہ میں دن رات محنت کرتا رہا اور راتوں کی نیند حرام کی۔ کبھی چھ چھ ماہ تک ماں باپ کا منہ نہیں دیکھا۔ کیا عید اور کیا دیوالی۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا تھا کہ کب کون سا تہوار تھا۔ چار سال محنت و مشقت کے بعد میں نے اپنا تحقیقی کام اپنے گائیڈ کو دے دیا۔ تین مہینے بعد گائیڈ نے میرا کام مسترد کر دیا اور از سرِ نو تحقیق کرنے کی ہدایت دی۔ مگر میرے دو اور ساتھیوں کو پی ایچ ڈی کی ڈگری ایوارڈ ہوئی کیسے یہ میں سمجھنے سے قاصر تھا بس اتنا ہی سمجھ پایا کہ انہوں نے صحیح ڈھنگ سے کام کیا ہے اور مجھے ایسا کرنا نہیں آیا۔ میں اپنی تحقیق کو ری ویو review کرتا رہا اور ہمیشہ میرا گائیڈ اُس سے نا مطمئین رہا اور اُسے مسترد کرتا گیا۔ پچھلے سال مجھے ایک جونیر ریسرچ فیلو ملا اور اُسے میں نے یہ بات بتا دی اور صلاح مانگی کہ میرا ریسرچ کیسے پورا ہوگا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اُس نے مجھے پچاس ہزار روپے کا انتظام کرنے کو کہا مگر یہ نہیں کہا کہ کس لئے۔ میں یہی سمجھا کہ شاید تحقیقی کام کرنے کے لئے ملک سے باہر جانا پڑے گا اور اُس پر خرچہ آئے گا۔ گھر والے پہلے ہی پریشان تھے کہ میں اپنی تعلیم پوری کیوں نہیں کر پاتا۔ اب اُن سے پچاس ہزار روپے مانگنا یہ تو بہت ہی مشکل تھا۔ پھر بھی میں نے سوچا کہ ایک کوشش کی جائے۔ جب گھر والوں سے بات کی تو وہ کچھ نہ کہہ پائے۔ رات بھر میں گھر پر ہی رہا اور جب صبح واپس یونیورسٹی جانے کی تیاری کی تو بابا نے مجھے بُلایا اور پچاس ہزار کی رقم میرے ہاتھ میں تھما دی۔ اُس نے زمین کا ٹکڑا کسی کو بیچا تھا اور اس رقم کا انتظام کیا تھا۔ میں سیدھے یونیورسٹی میں اُس ریسرچ فیلو کے پاس گیا اور اُسے بتایا کہ پیسوں کا انتظام ہو گیا۔ اُس نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور پروفیسرس کالونی میں میرے گائیڈ کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر داخل ہوئے اور میرے گائیڈ کو اُس نے بتایا کہ میرا ریسرچ پروگرام کافی عرصے سے چل رہا ہے۔ اُس نے گائیڈ کو پچاس ہزار روپے دیدیئے۔ میں نے اپنی ریسرچ فائل اُس کو دینے کی کوشش کی تو اُس نے گائیڈ کی طرف دیکھ کر کہا ''ریسرچ فائل بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو وہ خود بنائینگے اور تمہیں پی ایچ ڈی کی ڈگری ملے گی۔

اور میرے یار مجھے ایسے ہی یہ ڈگری ملی ہے۔ اب جبکہ یہ میری ہے ہی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نہیں تو کیسی خوشی ہوگی مجھے؟''

خالد سچ ہی کہہ رہا تھا لیکن....

جب ایک ہفتے بعد میں خالد سے ملنے اُس کے گھر گیا تو اُسے بہت خوش پایا

''ارے یار۔ اچھے موقعہ پہ آئے ہو۔ یہ دیکھو'' خالد نے میرے ہاتھ میں ایک کاغذ تھماتے ہوئے کہا

خالد کو یونیورسٹی میں لیکچرار کی نوکری کا آفر ملا تھا

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کلاس فیلو

پچھلے ماہ کی بات ہے کہ ہمارے دفتر کے ساتھیوں نے آنے والی چھٹی کے دن پہلگام جانے کا پروگرام بنایا۔ امجد نے صلح دی کہ پروگرام کم از کم ایک رات کا ہونا چاہئے۔ سنیچر کی شام کو چلینگے اور ایتوار کی شام کو واپس آئینگے۔ سبھی سٹاف اس پر متفق ہوا مگر ایک دشواری تھی۔ گرمی کا موسم ہونے کی وجہ سے وہاں ٹھہرنے کیلئے رات کا انتظام کرنا ہے۔ ہفتہ اور سنیچر کو وہاں تمام ہوٹل اور ریسٹ ہاوس پہلے سے ہی بُک ہوتے ہیں۔ میں نے تجویز پیش کی کہ آج ہی ہم کسی ہوٹل یا گیسٹ ہاوس میں بکنگ کرینگے۔

''ارے بھئی ذاکر۔ تم کیوں پریشان ہو رہے ہو۔ ہم جب بھی جائیں ہم وہاں جاسکتے ہیں۔ رہائش کا معقول بندوبست ہو جائے گا۔'' امجد نے مجھ سے کہا''

''مگر کیسے؟ آخر انتظام تو پہلے سے ہی کرنا ہے'' میں نے امجد سے پوچھا

''ذاکر۔ تمہیں یہ نہیں معلوم کہ میرے جان پہچان والے ہر جگہ ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میرے کلاس فیلوز بڑے بڑے آفیسر ہیں۔ ڈاکٹر یا انجینئر کی بات ہی نہیں بلکہ میرے دو کلاس فیلو بڑے بیروکریٹ ہیں۔ دو بڑے سیاستدان ہیں اور کئی ایک بڑے بڑے سرکاری عہدوں پر فائز ہیں یا بڑے کاروباری لوگ ہیں۔ میرا ایک کالس فیلو ٹورزم ڈیپارٹمنٹ میں ڈائریکٹر ہے۔ میں اُسی سے بات کرونگا بھئی آخر تو میرا کلاس فیلو رہا ہے۔ دیکھنا ہمارے رہنے کے لئے پہلگام میں کیسا انتظام ہوگا ''امجد کہے جا رہا تھا'' یہ تو میری قسمت اچھی نہ تھی کہ میں اس دفتر میں ایک کلرک ہوں ورنہ میرے سب کلاس فیلو۔۔۔۔۔۔ وہ تو بڑے لوگ ہیں لیکن میں پھر بھی خوش ہوں اس بات پر کہ وہ میرے ہی کلاس فیلو ہیں، کبھی نہ کبھی ضرور کام آئینگے''

امجد کا اپنے کلاس فیلوز کا ذکر چھیڑنا ایک نئے موضوع کا سبب بن گیا۔ سب نے اپنے اپنے کلاس فیلوز کے بارے میں بتانا شروع کیا۔ جس کسی کا کلاس فیلو سماج میں بڑا آدمی ہے اُس کا ذکر اُسنے بڑے فخریہ انداز میں کیا۔ میں خاموش یہ سب باتیں سنتا رہا۔

''ارے بھئی ذاکر۔ تم اپنے کلاس فیلوز کے بارے میں کچھ بتاؤ'' ایک سٹاف ممبر نے مجھ سے پوچھا

''ساتھیو! میرا کوئی کلاس فیلو نہ سرکاری ملازم ہے اور نہ کوئی بڑا آدمی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

وہ تو یا مزدور ہیں یا سبزی فروش یا ڈرائیور یا نانبائی لیکن اُن کا ایسا ہونے پر مجھے کوئی شرمندگی نہیں۔ وہ تو محنت کی روٹی کماتے ہیں ''میں نے بات کو مختصر کر کے بتایا۔

''ذاکر تم بھی کیا خوب باتیں بنانا جانتے ہو۔ خیر چھوڑو کل صبح آفس آتے وقت تم میرے ساتھ آنا۔ ہم ٹورسٹ آفس جائینگے اور پہلگام میں رات کے ٹھہرنے کا انتظام کرانے کے سلسلے میں ڈائریکٹر سے بات کرینگے'' امجد مجھ سے مخاطب ہوا۔

دوسرے دن امجد اور میں آفس جاتے جاتے ٹورسٹ آفس پہنچے

''ذاکر۔۔ یہ جو ڈائریکٹر ٹورزم ہے اس کا نام فیصل ہے۔ یہ اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اُس کا باپ بھی بڑا بیروکریٹ تھا۔ ہم نے چھ سال اکٹھے گزارے ہیں۔ چار کالج میں اور دو یونیورسٹی میں۔ ابھی دیکھنا جب میں اس سے ملونگا تو.....'' امجد مجھے اپنے کلاس فیلو اور ڈائریکٹر کا تعارف دے رہا تھا۔ تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد ایک ایمبسڈر گاڑی آئی اور سیدھے سائڈ والے گیٹ سے ہوتی ہوئی اندر داخل ہوئی جس میں کالے سوٹ میں ملبوس۔ ٹائی پہنا ہوا ایک شخص نکلا اور آفس میں داخل ہوا۔ امجد اور میں تھوڑی دوری پر تھے لیکن امجد نے ایک دم بتایا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''ذاکر۔۔۔یہی فیصل ہے، چلو ہم ملتے ہیں''

آفس کے گیٹ پر فائز چپراسی نے ہمیں ویٹینگ روم میں بٹھایا۔ دس پندرہ منٹ بعد ڈایریکٹر صاحب جلدی جلدی آفس سے نکلے اور ایمبسڈر میں سوار ہوکر کہیں چلے گئے۔۔ہم نے چپراسی سے پوچھا کہ ڈائریکٹر صاحب کہاں گئے تو اُس نے بتایا کہ کمشنر صاحب کا فون آیا تھا کہ وہ فوراً سکریٹریٹ پہنچ جائیں لہذا اُنہیں جلدی واپس نکلنا پڑا۔

''اچھا وہ کب تک واپس آئینگے'' امجد نے پوچھا

''وہ تو صاحب ہیں، جب چاہیں آسکتے ہیں، ہمیں کیا معلوم'' چپراسی نے جواب دیا

چونکہ ہم سیدھے ٹورسٹ آفس آئے تھے اور اپنے آفس نہیں گئے تھے لہذا ہم دونوں نے مناسب سمجھا کہ فی الحال ہم آفس چلینگے اور لنچ ٹائم میں دوبارہ ٹورسٹ آفس آئینگے۔تب تک ڈائریکٹر صاحب بھی واپس آئے ہونگے۔

لنچ بریک میں ہم دونوں دوبارہ ٹورسٹ آفس گئے۔ڈائریکٹر صاحب اپنے آفس میں براجمان تھے۔تھوڑا انتظار کرنے کے بعد چپراسی نے ہمیں ڈائریکٹر صاحب سے ملنے کی اجازت دی۔وہ اپنے سامنے میز پر پڑی ایک فائل

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کے کاغذات پہ کچھ لکھ رہے تھے اور آنکھیں ملائے بغیر ہمیں ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ تھوڑے وقفے کے بعد اُنہوں نے فائل بند کی اور ہم دونوں سے ہاتھ ملایا اور پوچھا

"فرمائیے۔ آپ۔۔۔۔۔۔" ڈائریکٹر صاحب اپنی بات پوری بھی نہ کر پائے تھے کہ امجد مخاطب ہوا "آپ نے مجھے پہچانا نہیں ہم تو کلاس فیلو تھے"

"ارے آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں نے آتے ہی پہچانا آپ کو۔ آپ تو امجد ہیں" ڈائریکٹر صاحب نے کہا "اور تبھی میں نے آپ کو بیٹھنے کو کہا

امجد نے میری طرف ایک نظر ڈالی اور مسکرایا

"یہ ذاکر ہے۔ میرے ساتھ ہی دفتر میں کام کرتے ہیں" امجد نے میرا مختصر سا تعارف کرایا

"اچھا آپ کیا پی لینگے" ڈائریکٹر نے ہم سے پوچھا

"نہیں صاحب۔ کچھ نہیں۔ دراصل ہم اس لئے آئے ہیں کہ ہمارے دفتر کے سبھی لوگ اگلی سنیچر کو پہلگام جارہے ہیں۔ رات کے ٹھہرنے کا ابھی انتظام کرنا ہے۔ اگر آپ وہاں ہمیں رات کو ٹھہرنے کے لئے کوئی جگہ دلواتے" امجد نے کہا

"اچھا آپ پہلگام نائٹ ٹور پر جارہے ہیں۔ یہ تو اچھی بات ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آپ لوگ تو جا سکتے ہیں لیکن ہمارے پاس اتنا وقت نہیں کہ ہم بھی کہیں گھومنے جائیں لیکن آپ نے پروگرام صحیح وقت پہ نہیں بنایا ہے کیونکہ آج کل وہاں کافی بھیڑ ہے۔ پاؤں ٹھہرانے کی جگہ نہیں ملتی۔ رات کو ٹھہرنے کی بات ہی نہیں۔ ہمارے پاس تو پہلے ہی تمام گیسٹ ہاوس اور ہٹس بُک ہیں۔ آپ ایسا کیجئے کہ آپ پہلگام جایئے اور وہاں جا کر یہ دیکھئے کہ آپ کو کس ہوٹل میں جگہ ملتی ہے۔ وہیں سے مجھے فون کیجئے میں وہاں سے اپنے محکمہ کے آدمی کو ہوٹل والے کے پاس بھیجوں گا اور کرایہ میں رعایت کراونگا'' ایسا کہتے ہوئے وہ اپنی کرسی سے کھڑے ہوئے اور بل بجا کر چپراسی کو بُلایا

''یہ میرا بریف کیس اُٹھاؤ اور ڈرائیور کو بولو گاڑی نکالو'' ہماری طرف دیکھ کر بولے ''سوری میں آپ کے ساتھ زیادہ وقت نہیں رہ سکتا، کیونکہ ہماری ایک میٹنگ ابھی ہو رہی ہے اور وہیں جا رہا ہوں''

ہم دونوں صوفے سے اُٹھے اور ٹورسٹ دفتر سے باہر آ گئے۔ باہر نکل کر ہم نے یہی فیصلہ کیا کہ ہم کسی پرائیویٹ ہوٹل میں ٹھہرنے کا خود انتظام کرینگے۔

سنیچر کو ہم پورے اسٹاف سمیت پہلگام پہنچے اور وہاں ہمیں ایک پرائیویٹ گیسٹ ہاوس میں اچھی جگہ ملی جہاں خود پکانے کا انتظام تھا اور ہم بھی یہی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

چاہتے تھے کہ ہم اپنے ہاتھ کا پکایا کھائیں۔ رات گزارنے کے بعد دوسرے روز میں اور امجد نے بازار کی طرف رخ کیا تاکہ کچھ سبزی لے آئیں۔ ہم دونوں سڑک کے ایک طرف لگے سبزی کے ریڈے کی طرف چل دئے۔ جونہی ہم سبزی والے کے نزدیک پہنچے تو اُس نے گرم جوشی کے ساتھ ہمارے ساتھ علیک سلیک کیا۔ میں نے ایک دم اُس کو پہچانا۔ یہ میرا پرانا کلاس فیلو فاروق تھا

''آپ کب آئے ہیں ذاکر بھئی'' فاروق نے پوچھا

''فاروق ہم تو کل آئے ہیں اور وہاں گیسٹ ہاوس میں ٹھہرے ہیں'' میں نے جواب دیا

''گیسٹ ہاوس میں کیوں؟ میرے پاس رہنے کو تو کرایہ پر لیا ہوا ایک کمرہ ہے۔ آپ وہاں کیوں نہیں آئے۔ چلئے ابھی وہی جائیں'' فاروق بول پڑا

''نہیں۔ اس وقت نہیں۔ ہم نے گیسٹ ہاوس بُک کیا ہے اور ہم صرف دو نہیں بلکہ ہمارا پورا اسٹاف ہمارے ساتھ ہے'' میں نے فاروق سے کہا

امجد نے فاروق سے کہا کہ ہمیں ٹماٹر دو کلو چاہئیں۔ فاروق نے چُن چُن کر ٹماٹر نکالے اور دیدئے۔ ہم نے دیکھا کہ پیمانہ دو کلو تھا لیکن ٹماٹر دو کلو سے زیادہ رکھ دئے۔ ہم نے پیسے دے دئے تو مشکل سے پکڑ لئے۔ ساتھی ایک خریدار نے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

فاروق سے کہا'' بھی تم نے صاف صاف ٹماٹر ان کو دیدئے ۔ اب یہ بوسیدہ اور خراب ٹماٹر کون لے گا ، میں بھی ٹماٹر لینے آیا تھا۔ لیکن اب تو یہاں کچرا ہے۔ تم کاروبار کے اصولوں سے ناواقف ہو اور اپنے گھر کے دشمن ہو''

'' صاحب ! آپ ٹماٹر نہیں لینا چاہتے ہیں تو مت لیجئے ۔ میرے اپنے اصول ہیں اور مجھے ان اصولوں کے ساتھ رہنے دیجئے ۔ یہ ٹماٹر کیا یہ کاروبار کیا۔ میری جان تو اس صاحب کے لئے حاضر ہے جسے میں نے یہ صاف ٹماٹر دئے۔ یہ تو میرا کلاس فیلو تھا'' فاروق نے کہا

امجد نے لمبی نظر میری طرف ڈالی....

''ذاکر تیرے پاس وہ جو میرے پاس نہیں'' ☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اب اور نہیں

شاہد اب اس گاؤں میں ایک مہینے سے رہ رہا تھا۔ زندگی کے پورے چالیس سال اس نے شہر میں گزارے تھے۔ گاؤں میں اُن کا پرانا خاندانی مکان تھا جو اب اچھی حالت میں نہیں تھا۔ پچھلے بیس پچیس سال سے اس مکان میں کوئی نہیں رہتا تھا۔ اُس سے پہلے تو کبھی کبھار شاہد اپنی ماں کے ساتھ گاؤں آتا تھا اور اسی مکان میں ایک دو روز کے لئے ٹھہرتا تھا۔ ماں کا انتقال کیا ہوا۔ شاہد نے گاؤں آنا ہی چھوڑ دیا لیکن ایک ماہ پہلے اُس نے شہر کا مکان بھی بیچ دیا تھا اور بیوی بچے سمیت واپس مستقل طور رہنے کے لئے گاؤں آیا تھا

شاہد گاؤں کے ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ اُس کا باپ پیشے سے ایک اُستاد تھا اور شاہد اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی۔ گاؤں میں شاہد کے والد کو ماسٹر جی کے نام سے جانا جاتا تھا ۔ گاؤں کے چھوٹے بڑے۔ مرد وزن ماسٹر جی کی کافی عزت کرتے تھے کیونکہ گاؤں کے اکثر تعلیم یافتہ ان کے ہی شاگرد

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تھے۔ ماسٹر جی نے شاہد کو خوب محنت اور محبت سے پالا پوسا اور پڑھایا۔ وہ چاہتے تھے کہ شاہد ایک ڈاکٹر بن جائے تا کہ اُسے ایک ایسا پیشہ ملے جس میں وہ خدمت خلق کر سکے۔ لیکن قسمت کو یہ منظور نہیں تھا اور اُن کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔۔ گریجویشن کے بعد بڑی مشکل سے شاہد کو ایک سرکاری محکمے میں کلرک کی نوکری مل گئی۔ پھر بھی ماسٹر جی اس بات پہ مطمئین تھا کہ اُس نے شاہد کو صحیح تعلیم و تربیت دی تھی جبھی وہ شرافت، سچائی، خلوص، ایمانداری اور آداب زندگی کا مجسمہ تھا شاہد کی شادی بھی ایک معزز خاندان کی شریف زادی سے ہوئی اور ماسٹر جی نے یہ رشتہ اپنے اصولوں کے مدنظر رکھ کر کیا تھا۔ اس رشتہ کے دوسال بعد ہی ماسٹر جی کا انتقال ہوا تھا اور اُسکے چند ماہ بعد شاہد اپنی ماں، بیوی اور نوزائدہ بچے کو لے کر شہر میں رہنے لگا جہاں وہ ڈیوٹی پر معمور تھا۔

شہر میں شاہد نے ایک مکان کرایہ پر لیا تھا اور کبھی کبھار وہ اہل خانہ کے ساتھ گاؤں آیا کرتا تھا۔ گاؤں میں اُن کی جو زمین تھی وہ انہوں نے گاؤں کے ہی ایک شخص کو کاشت پر دی تھی جو اُنہیں ہر فصل کٹائی پر فصل کا آدھا حصہ دیا کرتا تھا۔ یہ سلسلہ کچھ سال تک چلتا رہا اور بیس سال بعد کاشتکار نے فصل کا آدھا حصہ دینے میں ٹال مٹول کرنا شروع کیا تھا۔ شاہد کی شرافت کا ناجائز فائدہ اُٹھا کر کاشتکار

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آنکھیں دکھانے لگا اور قبضہ کاشت کا حق جتلایا۔ شاہد کوئی جھگڑا مول لینا نہیں چاہتا تھا اور ایک بار جب وہ گاؤں آیا تو اُس نے کاشتکار سے پوچھا:

''رجب چاچا۔۔تم ہی بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو''

رجب چاچا نے جواب دیا'' میں تم سے کوئی چیز یوں ہی نہیں لے رہا ہوں۔ قانون بنا ہے کہ زرعی زمین اُسی کی ملکیت ہے جو اس پر کاشت کرتا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اُسے اس زمین سے بے دخل نہیں کر سکتی۔ میں کوئی غلط بات نہیں کر رہا ہوں ہاں تمہاری شرافت کی وجہ سے میں پھر بھی تمہیں کچھ رقم بعوض زمین دینے کو تیار ہوں''

رجب چاچا کا جواب سن کر شاہد سمجھ گیا کہ ماجرا کیا ہے اور وہ رجب چاچا سے مخاطب ہوا

''رجب چاچا۔ ہمارے گھر سے تمہارے پرانے تعلقات ہیں اور مراسم ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ ان میں کچھ بدمزگی پیدا ہو جائے لہذا تم جو مناسب سمجھو مجھے منظور ہے''

اس طرح رجب چاچا نے قبضہ کاشت کے قانون کے تحت شاہد کی پوری زرعی زمین اپنے نام کرائی اور شاہد کو دو لاکھ روپے کی ادائیگی معاوضہ طے ہوا اس

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رقم میں رجب چاچا نے دو سال تک قسطوں میں صرف ڈیڑھ لاکھ روپیہ ادا کیا اور شاہد قیمتِ زمین میں سے بھی پچاس ہزار کی رقم سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔ شاہد نے آخر حالات سے سمجھوتہ کیا اور فیصلہ کیا کہ وہ شہر میں ایک چھوٹا سا مکان خریدے۔ زمین کا معاوضہ ابھی اُسکے پاس تھا اور باقی درکار رقم کیلئے بنک سے رجوع کیا۔ مکان خریدتے وقت اُس نے اس بات کو ملحوظ نظر رکھا کہ زمین کی فروخت کے وقت رجب چاچا نے اس کے ساتھ جو بے ایمانی کی اب وہ اور نہیں ہونی چاہئے۔ شہر کے ایک مضافاتی علاقے میں اس نے ایک مکان دیکھا اور اُس کی خریداری میں اسکے اپنے ایک آفس کے ساتھی ریاض نے ثالثی کی۔ پانچ لاکھ میں مکان خریدا گیا اور شاہد کی فیملی اس میں رہنے لگی اور جبھی سے اُس نے گاؤں آنا چھوڑ دیا۔

ایک بار شاہد اپنے آفس میں کام کر رہا تھا کہ اُس نے اپنے ساتھی ریاض اور آفس چپراسی کو جھگڑا کرتے ہوئے دیکھا۔ وہ فوراً کرسی سے اُٹھا اور اُنہیں سمجھانے لگا۔

"بھی کیا بات کیوں جھگڑتے ہو؟ یہ تو آفس ہے اور تمہیں یہ زیب نہیں دیتا"

"شاہد۔۔ یہ چپراسی تو بہت ہی کمینہ ہے۔ بات کرنے کی تمیز نہیں۔ ابھی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میں نے اس سے کہا کہ میرے لئے کنٹین سے چائے لائے تو پتہ ہے کہ اس نے کیا کہا۔۔۔یہی کہ میں دفتر کا ملازم ہوں، میرا نوکر نہیں'' ریاض نے کہا

شاہد نے چپراسی سے پوچھا'' بھئی ایسا نہیں کہتے ہم سب اس دفتر میں ایک فیملی کے افراد کی مانند ہیں۔ہمیں ایک دوسرے کے کام آنا چاہیئے''

''شاہد بابو۔آپ انسانوں کی بات کرتے ہیں اور آپ سبھی کو اپنا اجیسا سمجھتے ہیں۔ یہ آدمی مجھ سے چائے منگواتا ہے اور پھر پیسے بھی نہیں دیتا۔ یہ اتنا گھٹیا آدمی ہے کہ جب آپ نے مکان خریدا۔ اس نے مکان بیچنے والے سے پچیس ہزار روپیہ دلالی وصول کی اور اُسے بتایا کہ آپ کو نہ بتائے۔ میں خود وہاں موجود تھا'' چپراسی کی باتیں سن کر شاہد کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے

خدایا۔ یہ اس دنیا میں کیسے کیسے لوگ ہیں۔ دوستی اور ہمدردی کی آڑ میں کیا گُل کھلاتے ہیں۔اب کس پہ بھروسہ کریں۔ شاہد کے ذہن میں نہ معلوم کیسے کیسے خیالات جنم لے رہے تھے۔آئندہ کسی پر بھروسہ کروں۔۔۔نہیں...اب...اور نہیں

شہر کی زندگی تب شاہد کو بور لگنے لگی جب وہ ملازمت سے ریٹائر ہو گیا۔ دن بھر گھر میں اکیلے بیٹھنا۔نہ ہمسایوں سے میل جول نہ دوستوں کا آنا جانا ور نہ وہ تعلقات خود دوران ملازمت تھے ان حالات نے شاہد کو واپس گاؤں آنے پر مجبور

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کیا اور وہ دن آ ہی گیا جب اُس نے شہر کا مکان بیچنے کا فیصلہ کیا اور گاؤں آنے کی ٹھان لی۔

شہر کے ایک جانے پہچانے پراپرٹی ڈیلر سے مکان کی خریداری کی بات ہوئی جس نے بتایا کہ وہ جتنے میں مکان بیچے گا اُس کا چار فیصد اُس کا کمیشن ہوگا۔ مکان کا سودا پندرہ لاکھ میں طے ہوا اور اس میں شاہد کو چودہ لاکھ چالیس ہزار کی رقم نقدی لی اور چالیس ہزار پراپرٹی ڈیلر کے پاس بطور امانت رکھے گئے جب تک کہ مکان کی منتقلی نہ ہو۔ مکان کی منتقل بھی ہوئی لیکن شاہد کو چالیس ہزار نہیں ملے۔ وہ بار بار پراپرٹی ڈیلر کے پاس جاتا رہا لیکن رقم حاصل نہ کر سکا اور ایک بار پھر اُس نے قسم کھائی کہ وہ آئندہ کسی پر بھروسہ نہیں کرے گا۔ پہلا دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔ آئندہ ایسا اب اور نہیں ہوگا۔

گاؤں میں آکر اُسنے اطمینان کا سانس لیا۔ سب گاؤں والے شاہد سے گلے ملے، وہ بہت خوش تھا۔ برسوں بعد اُس نے رات کو سکون کی نیند لی، صبح سویرے اُٹھ کر گاؤں کا پُر فریب منظر دیکھ کر اُس میں نئی جان آ گئی۔ وہ چائے پی رہا تھا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ رجب چاچا کا بیٹا دروازے پہ کھڑا تھا۔ اُسنے شاہد سے کہا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''صاحب جی مجھے دس ہزار روپے کی سخت ضرورت ہے۔ میری نوکری کا آرڈر نکلنے والا ہے اور وہاں کے بڑے صاحب کو پیسے دینے ہیں۔ آج میں دامن پھیلا کر آیا ہوں مجھے ناامید مت کیجئے''

شاہد اندر آیا اور بریف کیس سے دس ہزار روپیہ کہ گڈی نکال کر رجب چاچا کے بیٹے کے ہاتھ میں تھما دی اور دبے ہونٹوں سے یہ کہکر اندر چلا آیا

''اب اور نہیں''

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بھکارن

ندیم جس دفتر میں کام کرتا تھا اُس کے باہر ہمیشہ بھکاریوں کی ایک بھیڑ ہوتی تھی۔ پورے ضلع کے صدر دفتر اسی جگہ تھے اور اسے عام لوگ منی سکریٹریٹ کے نام سے جانتے تھے۔ لوگوں کا دن بھر آنا جانا رہتا تھا اور بھیک مانگنے کے لئے اس سے اچھی کوئی اور جگہ نہیں ہوسکتی تھی۔

ندیم ضلع وزارت کے دفتر میں ایک کلرک تھا۔ گھر میں اس کی ایک خوبصورت بیوی نغمہ بھی تھی۔ ندیم اور نغمہ کی شادی کو پانچ سال ہوئے تھے اور ان پانچ برسوں میں انہوں نے خوشیاں ہی خوشیاں دیکھیں۔ ان کی زندگی میں سکون تھا، اطمینان تھا، محبت تھی اور اعتماد تھا۔۔ پیار کا مندر یا دنیاوی جنت، ان کا گھر باعث رشک تھا

روز جب ندیم اپنے دفتر سے باہر نکلتا تو اُس کی نظر گیٹ کے دائیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

طرف بیٹھی ایک بھکارن پر پڑتی تھی۔ یہ جوان اور خوبصورت تھی۔ اس کے چہرے کا رنگ گلابی تھا اور اُس کی جلد بہت ملائم اور بے داغ سی لگتی تھی۔ اُس کی بڑی بڑی آنکھیں ہلکے نیلے رنگ کی تھیں اور اُس کے سفید دانت بہت ہموار تھے۔ اُسکے رخساروں کی ہڈیاں اونچی تھیں اور گال پر ایک خوشنما تل۔ بال لمبے اور سنہری تھے جب کبھی ہنستی تو مسکراہٹ کی کشش اور بڑھتی تھی۔ لیکن نہ معلوم کن حالات نے اس پری رولڑکی کو بھیک مانگنے پر مجبور کیا تھا۔ ندیم کی جیب میں جب کچھ ہوتا تو ضرور اس بھکارن کو دینے دیتا۔

ایک روز جب ندیم آفس سے نکلا تو اُس نے دیکھا کہ کسی سکوٹر سوار نے اس بھکارن کو ٹکر ماری تھی اور اُس کے ماتھے سے خون نکل رہا تھا وہ فوراً سامنے آیا اور اس بھکارن کو ایک آٹو رکشے میں اپنے ساتھ ہسپتال لے گیا۔ وہاں اُس کی مرہم پٹی کروائی۔ ہسپتال سے باہر نکل کر ندیم نے بھکارن سے پوچھا کہ وہ اپنے گھر کا ایڈریس بتادے تاکہ وہ اُسے وہاں چھوڑ دے۔ اس پر بھکارن نے کہا

"نہیں صاحب۔ میں خود جاؤنگی۔ پہلے ہی آپ کو دیر ہوگئی ہے اور تو میں اب ٹھیک ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔ خدا آپ کو خوش رکھے۔

اس واقعہ کے بعد ندیم نے اس بھکارن میں دلچسپی لینی شروع کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''قدرت کی باتیں قدرت ہی جانے۔ اتنی خوبصورت اور حسین جوان لڑکی اور بھیک مانگ رہی ہے'' ندیم کے ذہن میں نئے نئے خیالات نے جنم لینا شروع کیا۔ اب ندیم اور بھکارن روز باتیں کیا کرتے تھے۔ ندیم کا اس بھکارن کے تئیں ہمدردی کا جذبہ روز بروز بڑھتا گیا اور اب ندیم کو اس لڑکی کا بھیک مانگنا اچھا نہیں لگتا۔ دن بھر ایرے غیرے اور راہ چلتے لوگوں کو اللہ کا واسطہ ایک ایک روپیہ مانگنا...... کبھی کبھار ندیم اپنے جیب سے پچاس یا سو روپیہ کا نوٹ بھکارن کو دے کر کہتا۔

''جاؤ اب گھر میں آرام کرو۔ اب آج کسی سے کچھ نہ مانگو''

بھکارن بھی آہستہ آہستہ ندیم مین دلچسپی لینے لگی۔ دن گزرتے گئے اور ہمدردی اور دلچسپی اب جذبات میں بدل گئی۔۔ جذبات.... جن میں ہواؤں کی تازگی تھی۔ پھولوں کی معصومیت تھی اور ایک انوکھے خلوص سے بھرپور پاگل پن تھا۔ پھر کیا ہوا۔ ایک روز جذبات کو زبان مل گئی۔ پیار و محبت کا اظہار ہوا اور ایک دوسرے کے ساتھ جینے مرنے کے وعدے ہونے لگے۔ دونوں میں والہانہ عشق ہوا۔ محبت کا نشہ ایک سمندر بن کر ان کی جسموں کی نس نس میں دوڑنے لگا... لیکن.....ندیم تو ایک شادی شدہ نوجوان تھا اس کے لئے بھکارن سے اس طرح

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کا میل جول رکھنا یا شادی کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ قریباً ناممکن تھا لیکن محبت کی چنگاری شعلہ بن گئی تھی ، جذبات میں ندیم کو بھکارن کے بغیر کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا

اور... آخر... دونوں نے فیصلہ کر ہی لیا کہ وہ شادی کرینگے مگر ندیم پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری شادی نہیں کر سکتا تھا اور اب یہی پریشانی کہ پہلی بیوی سے چھٹکارا کیسے پا سکے۔ ندیم اپنی پہلی بیوی نغمہ کو طلاق دینے کی سوچنے لگا مگر یہ بھی آسان نہیں تھا۔ اس کے لئے کوئی وجہ ہونی چاہئے تھی۔ بھکارن کو ایک ترکیب سوجھی اور فوراً ندیم سے کہا

"میں ایک صلح دیتی ہوں فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ تم ایسا کرو طلاق کا نوٹس نغمہ کو دیدو لیکن وہ اس کو ملنا نہیں چاہئے۔ پھر میں نغمہ بن کر کورٹ میں مہر اور نان نفقہ کا دعویٰ کرونگی اور عدالت میں تم سے ایک لاکھ روپے کا دعویٰ کرونگی جو تم جج صاحب کے سامنے مانوگے اور رقم جج کے سامنے مجھے دے دوگے۔ اس طرح باضابطہ تمہارا اور نغمہ کا طلاق قانونی ڈھنگ سے ہوگا جو ناقابل چلینج ہوگا۔ میں کورٹ سے نکل کر تمہارا انتظار کرونگی اور جب تم کورٹ سے نکلوگے ہم دونوں کہیں دور چلینگے اور باضابطہ نکاح کرینگے اور کچھ وقت کے بعد واپس آئینگے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بھکارن کا یہ مشورہ سن کر ندیم نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ یہ ڈرامہ اُس کو کرنا ہی پڑے گا اور جبھی وہ نغمہ کو اپنی زندگی سے دور کر کے نئی شادی کر سکتا تھا

ہفتہ بھر کے بعد طے شدہ پلان کے تحت عدالت میں کیس سماعت کے لئے پیش ہوا۔ باہمی اتفاق سے طلاق رجسٹر ہوا اور ندیم نے ایک لاکھ روپے کی رقم ادا کی۔ بھکارن یہ رقم لے کے کورٹ سے باہر آ گئی اور ندیم طلاق کی تصدیق شدہ کاپی لینے کے لئے کچھ وقت وہاں ٹھہرا اور کاپی لے کر باہر آ گیا اور باہر آ کر بھکارن کو ڈھونڈنے لگا لیکن بھکارن......وہ کہیں نظر نہیں آ رہی تھی اور ایک لاکھ روپے کی رقم لے کر رفو چکر ہو گئی تھی۔ ندیم کے جسم کو بجلی کا ایک تیز جھٹکا لگا اور ایک چیخ سے چوکنا ہو گیا

''ندیم۔۔۔نو بج چکے ہیں۔ آفس نہیں جانا ہے۔ کب تک سوتے رہو گے۔ اُٹھو جلدی کرو'' نغمہ کی آواز سن کر ندیم نے اپنی آنکھیں روندی

''کیسا بُرا خواب دیکھا اور وہ بھکارن۔۔۔۔'' ☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

الف خان

سردی کا موسم تھا۔شام کا وقت تھا اور میں کام سے واپس گھر آ کر گرم گرم چائے کی چسکیاں لے رہا تھا۔کمرے میں گھر کے سبھی لوگ بیٹھے تھے۔ کھڑکیاں بند تھیں اور ان پر پردے ڈالے ہوئے تھے۔باہر سے کسی نے دستک دی۔ میں کمرے سے باہر نکلا اور دروازہ کھولا تو دیکھا ایک ادھیڑ عمر کا بوڑھا کاندھے پر چھوٹی گھٹری لئے کھڑا تھا۔ستر سال سے اوپر کی عمر کے شخص کی سفید داڑھی تھی جس پر شاید ہی کبھی اُس نے کنگھی کی ہو یا تراشی ہو۔اُس کی کمر جھکی ہوئی تھی اور وہ لاٹھی کے سہارے کھڑا تھا

صاحب جی۔آپ نے مجھے نہیں پہچانا۔ میں الف خان ہوں جو یہاں مسجد کا حمامی تھا'' دروازے پہ کھڑا شخص مجھ سے کہنے لگا

''الف خان....میرے سامنے تیس سال پہلے کی تصویر سامنے آئی۔الف خان تب ہماری مسجد کا حمامی تھا جب میری عمر دس سال کے قریب تھی اور میرے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

والد صاحب حیات تھے

''الف خان ۔ اندر آ جاؤ'' میں الف خان کو گھر کے اندر لے آیا۔ اُسے چائے شائے پلائی اور رات کا کھانا کھلایا۔ کھانا کھانے کے بعد الف خان نے مجھ سے رخصت مانگی اور کہا کہ وہ صبح پھر آ کر ہمارے ہاں ہی چائے پیئے گا اور رات کو اُسے کہیں ٹھہرنا ہے۔ میں نے اُسے رات کو ٹھہرنے کا اصرار کیا لیکن وہ نہیں مانا اور نکل پڑا۔

الف خان ہمارے گاؤں سے سینکڑوں میل دور کسی کنڈی علاقے کا رہنے والا گوجر تھا۔ چھوٹی عمر میں ہی وہ اپنا گھر چھوڑ کر ہمارے گاؤں آیا تھا۔ سننے میں آیا تھا کہ قحط سالی کی وجہ سے ہی الف خان گھر سے روزی روٹی کی تلاش میں نکلا تھا۔ پہلے پہل تو حمام کو تیار کرنے کی ضرورت ہوتی تھی اور الف خان بھی تعمیری کام میں مزدوری کرنے لگا اور جب حمام تیار ہوا تو سردیوں میں حمامی کا کام کرنے لگا۔

ہمارا گاؤں تیس چالیس کنبوں پر مشتمل تھا اور اکثر لوگوں کا پیشہ زمینداری تھا۔ متوسط طبقے کے لوگوں کو یہ گاؤں بھی بہت ساری سہولیات سے محروم تھا۔ سڑک تھی لیکن کچی ۔ بس دن میں ایک بار گاؤں آتی تھی ۔ بجلی کے کھمبے تھے لیکن بجلی کبھی کبھار ہی آتی تھی ۔ دو تین دکانیں تھیں ۔ اکثر مکان کچے تھے ۔ ایک پرائمری سکول

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بھی تھا لیکن گاؤں کی سب سے اچھی بات یہ تھی کہ زرعی لحاظ سے خود کفیل تھا۔ ہر طرف ہریالی ہی ہریالی تھی اور صاف وشفاف پانی کے تین چشمے تھے جن کا پانی پینے کے قابل تھا گاؤں میں بہت ساری سہولیات نہ ہونے پر بھی زیادہ پریشانی نہیں ہوتی تھی کیونکہ اب لوگ ان حالات میں رہنے کے عادی ہو چکے تھے مگر.. ہاں ایک چیز کی کمی گاہے گاہے محسوس ہوتی تھی۔ وہ کمی تھی علاج معالجہ کے کسی مرکز کے نہ ہونے کی۔ بسا اوقات کسی کے بیمار ہونے پر یا کسی حاملہ عورت کے بوقت ضرورت ڈاکٹر یا ہسپتال کی کمی محسوس ہوتی تھی۔ سرکار نے اک دو بار گاؤں والوں کو ایسی سہولیات دینے کی یقین دہانی بھی کی تھی مگر عملاً ایسا نہ ہوا کیونکہ اس میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ سرکار کو ڈسپنسری بنانے کے لئے مفت زمین چاہیے تھی جس کے لئے گاؤں والے تیار نہ تھے۔ وہ یہی چاہتے تھے کہ انہیں زمین کا معاوضہ دیا جائے تبھی وہ زمین دینگے کیونکہ کسی نے انہیں بتایا تھا کہ اگر ایک بار اُنہوں نے سرکار کو مفت زمین دے دی تو اُنہیں ہمیشہ اسی طرح دوسری سہولیات حاصل کرنے کے لئے مفت زمین دینی پڑے گی۔

الف خان گوجر اکثر میرے والد صاحب سے اس بارے میں کہتا رہتا کہ یہاں شفا خانہ ہونا چاہیے۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ جب کبھی الف خان بیمار ہو

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جاتا تو اسے علاج کے لئے میلوں کی مسافت پیدل طے کرنی پڑتی اور اگر گاؤں میں شفاخانہ نہ ہوتا تو وہ اس پریشانی سے چھٹکارا پا سکتا تھا لیکن جب تک الف خان اس گاؤں میں رہا شفاخانہ تعمیر نہ ہوسکا

الف خان نے زندگی کے بیس پچیس سال اس گاؤں میں گزارے اور میرے والد کے انتقال کے بعد ہی وہ اپنے گاؤں لوٹا تھا۔ اُس نے شادی نہیں کی تھی اور اسکے والدین پہلے ہی انتقال کر چکے تھے۔ اس کے گاؤں میں اس کا کوٹھا تھا اور تھوڑی سی بنجر زمین۔ واپس گاؤں چلے جانے کے بعد الف خان اب تک دوبارہ ہمارے گاؤں میں نہیں آیا تھا اور ہمارے گاؤں والے بھی الف خان کو بھول گئے تھے۔ شاید ہی کوئی آج اس کو پہچانتا۔

الف خان کی زندگی کے وہ دن جو اس نے ہمارے گاؤں میں گزارے تھے مجھے ایک ایک کر کے یاد آرہے تھے۔ تب بھی وہ ہمارے گھر میں رات کا کھانا کھانے نکلتا تھا اور رات حمام میں گزارتا تھا۔ رات بھر میرے ذہن میں الف خان کی زندگی کے واقعات گونجتے رہے جب تک کہ فجر کی اذان نہ ہوئی۔

نماز فجر کیلئے لوگ جب مسجد میں داخل ہوئے تو انہوں نے ایک ادھیڑ عمر کے شخص کو حمام میں لیٹے دیکھا۔ انہوں نے اس نے جگانے کی کوشش کی لیکن وہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جاگ نہ سکا کیونکہ اُس کی روح کب کی پرواز کر چکی تھی۔ اسی دوران میں بھی مسجد میں داخل ہوا تو میری زبان سے ایکدم نکلا ''الف خان گوجر'' اُس کی کُٹھری کو کھولا گیا اور اس میں پچیس ہزار روپیہ نکلے۔ آخری رسومات انجام دینے کی تیاریاں ہوئیں اور اُسے سپرد خاک کیا گیا کیونکہ جس علاقے کا وہ رہنے والا تھا وہ ہمارے گاؤں سے کافی دور تھا اور صحیح جائے پیدائش کسی کو بھی معلوم نہ تھی۔

ایک روز جب میں اپنے کام سے گھر واپس آرہا تھا تو میں نے دیکھا دو گوجر لوگ الف خان کی قبر پر کھڑے ہیں۔ میں اُن کے پاس گیا اور معلوم ہوا وہ الف خان گوجر کے گاؤں کے لوگ ہیں اور اُنہیں اس کی موت کا پتہ دو ماہ بعد چلا ہے۔

''صاحب جی....الف خان گوجر جب زندہ تھا تب بھی اکیلا تھا اور اب اس قبرستان میں اکیلا گوجر ہے۔ اس نے وہاں اپنا کوٹھا اور زمین پچیس ہزار میں بیچی اور یہ کہہ کر وہاں سے چلا تھا کہ اُسے اس گاؤں میں زمین خریدنی ہے جس پر شفا خانہ تعمیر ہوگا مگر ہمیں کیا معلوم کہ وہ یہاں آکر مر جائے گا'' یہ گوجر لوگ مجھ سے کہہ رہے تھے

''بچارہ الف خان....اپنا پورا اثاثہ بیچ کر شفا خانے کے لئے زمین

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

خرید نے آیا تھا۔ اُسے کیا معلوم تھا کہ اب گاؤں میں بڑا ہسپتال ہے اور ہر قسم کی سہولیات ہیں لیکن اگر کچھ نہیں ہے تو وہ ہے الف خان اور وہ ہریالی......

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آرزو

نذیر میرا ہمسایہ ہی نہیں بلکہ بچپن کا دوست تھا۔ وہ نہایت ہی شریف۔ مخلص اور ایماندار تھا۔ بی اے پاس کرنے کے بعد جب اُسے نوکری نہیں ملی تو اسنے اپنا خاندانی پیشہ اختیار کیا تھا اور وہ کلکتہ شال بیچنے چلا گیا تھا۔ اب ہم سال میں ایک یا دو بار ملتے۔ وہ بھی جب وہ کلکتہ سے گھر آتا تھا اور وہ بھی اکثر گرمیوں میں۔ کل شام کو میں نے سنا کہ نذیر آج کل گھر آ گیا ہے اور اسی لئے میں علی الصبح نذیر سے ملنے گیا وہاں پہنچ کر میں نے عجیب سا ماحول دیکھا۔ نذیر کے ماں باپ خاموش بیٹھے ہوئے ہیں۔ نذیر جب بھی گھر آتا تھا تو گھر میں خوشیاں ہی خوشیاں ہوتی تھیں اور اُس کے والدین کے چہرے خوشی سے منور ہوا کرتے تھے لیکن آج وہ بات نہیں تھی۔ سب کچھ اُلٹا دکھ رہا تھا۔ مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے نذیر کے والد سے پوچھا:

''چاچا، کیا بات ہے، نذیر تو آیا ہے نا''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ایک لمبی آہ لیتے ہوئے چاچا نے کہا ''نذیر تو آیا ہے لیکن ہمارے ارمانوں اور خوابوں کو مسل کر۔ کسی غیر مذہب لڑکی کو بیاہ کر لایا ہے' اسی دن کے لئے ہم نے مانگا تھا کہ بیٹا پیدا ہو۔ مٹی میں ملا دئے ہمارے سپنے۔ ہماری آرزوؤں کا کیا ہوگا''

نذیر نے شادی کی وہ بھی کسی سے پوچھے بغیر۔ ماں باپ تک کو بھی علم نہیں اور شادی بھی غیر مذہب میں...آخر کیوں؟...میں خود یہ سمجھنے سے قاصر تھا۔ میں نے اُس کمرے کے دروازے پر دستک دی جہاں نذیر اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھا تھا۔ جونہی نذیر نے دروازہ کھولا میری نظر اندر بیٹھی اُس کی بیوی پر پڑی جو شکل وصورت سے کسی امیر گھرانے کی لگتی تھی۔ نذیر میرے گلے ملا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو کے چند قطرے ٹپک پڑے۔ میں نے سرگوشی میں نذیر سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے تو اُس نے کہا ''ہاں یہ صحیح ہے کہ میں نے یہ شادی والدین کو پوچھے بغیر کی ہے مگر میں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا۔ کچھ حالات ہی ایسے ہوئے کہ مجھے یہ قدم اُٹھانا پڑا۔ میرے دوست مجھے غلط نہ سمجھنا''

''آخر یہ کون سے حالات تھے جن کی وجہ سے تم نے ایسا کیا۔ دیکھو میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں اپنی من پسند شادی نہیں کرنی چاہئے بلکہ میں یہ نہیں سمجھ پا رہا ہوں کہ تم نے یہ شادی ایک غیر مقامی، غیر مذہب لڑکی سے گھر والوں سے پوچھے بغیر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کیوں کی''میں نے نذیر سے پوچھا

''میرے دوست...تو جاننا چاہتا ہے ناتو سن لے...

تمہیں تو معلوم ہے کہ میں پچھلے دو سال سے کلکتہ شال بیچنے جاتا ہوں اور ہم پھیری والوں کو گھر گھر جانا پڑتا ہے۔میرے گھر کی مالی حالت بھی ٹھیک نہیں ہے ورنہ گریجویشن کے بعد میں یہ کام نہیں کرتا۔میرے ساتھ جن دوسرے لڑکوں نے گریجویشن کی وہ ابھی سبھی بیکار ہیں لیکن کسی نے میری طرح پھیری والا کام نہیں کیا لیکن یہ میری مجبوری تھی۔سخت گرمیوں کے دن جب گھر سے باہر نکلنا مشکل ہوتا ہے تب بھی میں کلکتہ کے گلی کوچوں میں ''شال لے لو۔کشمیری شال لے لو'' کی آوازیں دیتا رہا۔اسی طرح ایک دن میں ایک کوٹھی کے دروازے پر بھی یہی آوازیں دیتا رہا اور جب وہاں کا گیٹ کھلا تو وہاں سامنے والے لان میں ایک بڑی چھتری کے نیچے کچھ عورتیں بیٹھی تھیں۔میں نے نہ آگے دیکھا اور نہ پیچھے اور اندر گھس گیا کیونکہ وہاں کی عورتوں کو کشمیری شالوں سے خاصی دلچسپی ہوا کرتی تھی اور میرے لئے شال بیچنے کا اس سے اچھا موقع کہاں ملتا۔میرے ساتھ میرا دوسرا پھیری والا بھی تھا۔ہم دونوں نے ان کو شال دکھائے جن کی قیمت ہم نے پانچ سو روپے سے ایک ہزار بتائی''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''شال والے ہمیں اچھا سا شال چاہئے یہ چالو شال نہیں'' ان میں سے ایک عورت نے ہم سے کہا

''میڈم ... یہ شال لیجئے۔ اس کی قیمت پانچ ہزار روپے ہے'' میں نے سب سے بڑھیا شال اور وہ بھی ذرا قیمت بڑھا کر دکھایا''

''نہیں نہیں یہ نہیں تمہارے پاس سب سے بڑھیا شال جو ہے وہ دکھا دو'' اس عورت نے کہا

''میرا ساتھی بڑا چالو آدمی تھا۔ اُس نے دوسری گٹھری کھولی اور چار پانچ سو روپے کا معمولی شال دکھا کر کہا

''میڈم۔ میرے پاس یہ ایک خاص نمونہ ہے،، کسی نے فرمائش پر منگایا تھا۔ تھوڑا مہنگا ہے۔ آپکی choice کے مطابق ہے اور میں سمجھ گیا کہ آپ کو کیسا شال چاہئے۔ اس شال کی قیمت پچیس ہزار روپے ہے۔ آپ چاہیں تو لے لیں''

اس عورت نے شال کو ہاتھ میں لیا اور موجود دوسری عورتوں کہنے لگی

''یہ دیکھو... اس کو کہتے ہیں شال.... اصلی کشمیری شال یہی ہے۔ یہ پھیری والے ہر ایک کو نہیں دکھاتے۔ میں تو شال پہچاننے میں expert ہوں تبھی میں نے وہ شال نہیں لئے جو انہوں نے پہلے دکھائے'' یہ کہہ کر اُس نے اپنا پرس کھولا اور پچیس

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ہزار کے کرارے نوٹ ہمیں دیدئے''

میرا ساتھی خوش تھا کہ امرتسر میں چار سو میں خریدا ہوا شال ہم نے پچیس ہزار میں بیچ دیا۔ اتنی بڑی کمائی ہم نے پورے مہینے میں نہیں کی تھی۔ میں بھی اندر ہی اندر سے خوش تھا۔ میں نے دن بھر کی کمائی کو گننا شروع کیا

''کیا ہاتھ مارا ہم نے آج... یہ تو قسمت کی دین ہے... ہم نے تو کوئی زور زبردستی نہیں کی۔ اس میڈم نے اپنی مرضی سے ہمیں پیسے دئے... لیکن... لیکن یہ تو بے ایمانی ہے، ہم نے معمولی شال کو بڑھیا جتلا کر اُس کو دھوکہ دیا ہے..... یہ کمائی تو حرام ہے'' میرے ضمیر نے مجھ کو کوسا۔ میں نے اپنے ساتھی کو سمجھایا کہ یہ دھوکہ ہے فریب ہے اور حرام کی کمائی ہے۔ آج اگر ہم نے دھوکے سے کمائی کی مگر آئندہ کے لئے ہمارے لئے اُس محل کے دروزے بند ہو جائینگے۔ ہمیں کاروبار کرنا ہے اور وہ بھی اسی گھر میں اور ان ہی لوگوں کے ساتھ۔ یہ تو اپنے کاروبار کو لات مارنے کے برابر ہے۔ میرے ساتھی نے میری بات مان لی اور دوسرے روز ہم سیدھے اُس محل میں دوبارہ گئے اور جا کر دیکھا کہ لان میں کوئی نہیں ہے صرف خالی کرسیاں۔ ہم نے گھنٹی بجائی تو ایک عورت وہاں سے نکلی۔ ہم نے اُس سے پوچھا

''میڈم۔ کل ہم نے اُس میڈم کو ایک شال بیچا تھا جو اس لان میں بیٹھی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تھی۔ غلطی سے ہم نے اُس سے زیادہ رقم وصول کی ہے ہم وہی لوٹانے آئے ہیں''

''وہ تو ہمارے مہمان تھے۔ وہ تو کل شام ہی فلائٹ میں شیلانگ چلے گئے۔ دراصل ہماری بیٹی بیمار ہے اور وہ اُسی کی خبر پرسی کرنے کے لئے آئے تھے۔ وہ تو اب اگلے سال ہی آئینگے۔ تم یہ پیسہ رکھ لو یہ تو اب تمہارے ہی ہیں'' اس عورت نے ہم سے کہا

''نہیں میڈم.. یہ تو گناہ ہے۔ یہ تو اُن کا حق ہے'' میں نے کہا

''گناہ کیسے؟ تم تو شریف اور ایماندار لگتے ہو۔ تم تو لوٹانے آئے تھے۔ اب چونکہ وہ لوگ تمہیں نہیں ملینگے لہذا تم یہ رقم رکھ لو۔'' اس عورت نے ہمیں بتایا

چونکہ گرمی کافی تھی اُس نے ہمیں اندر آنے کو کہا۔ وہاں ایک بیڈ پر ایک جوان لڑکی لیٹی ہوئی تھی اور گھر کے دوسرے لوگ ساتھ لگے ہوئے صوفے پہ بیٹھے تھے۔ ہم بھی صوفے پر ایک طرف بیٹھ گئے۔ اُنہوں نے ہمیں پہلے ٹھنڈا پانی اور پھر ٹھنڈی شربت پلائی

بیڈ پر لیٹی لڑکی اس محل میں رہنے والے اگروال خاندان کی بیٹی رچنا تھی۔ اگروال صاحب کا خاصا اچھا کاروبار تھا اور عالیشان محل۔ ایک انڈسٹری اور تین گاڑیاں تھیں، دروازے پر ملی عورت اُن کی بیوی تھی۔ رچنا کو گردے کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بیماری تھی اور اُس کے دونوں گردے خراب ہو چکے تھے۔ اب اُس کے گھر والے اسی تلاش میں تھے کہ کوئی فرشتہ اُن کی بیٹی کو ایک گردہ دیدے جس کے لئے وہ کوئی بھی قیمت دینے کے لئے تیار تھے۔

''بیٹا جب بھی ادھر سے آنا ہو تو یہاں ضرور آنا'' میڈم اگروال نے ہم سے کہا۔ شاید ہمارے پیسے لوٹانے والی بات نے اُس پر اثر کیا تھا۔

اُس رات کو میں ایک لمحے کے لئے سویا نہیں۔ رات بھر رچنا۔ اور اُس کی بیماری کے بارے میں سوچتا رہا۔ صبح سویرے میں اگروال منزل پہنچا اور دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر چلا گیا

''میڈم .. میں رچنا میڈم کو اپنا ایک گردہ دینے کو تیار ہوں'' میں نے سیدھے بول دیا

''بیٹے ... تم گردہ دیدو گے ہماری بیٹی کے لئے'' وہ بے ساختہ بولی

''ہاں میڈم .. آپ آپریشن کی تیاری کیجئے .. میں تیار ہوں'' میں نے کہا

آپریشن ہوا۔ میرا ایک گردہ نکالا گیا اور رچنا کو لگایا گیا۔ دونوں ایک ہی ہسپتال میں ایک مہینے رہے۔ ہسپتال سے رخصت ہو کر اگروال خاندان نے مجھے اپنے ہی گھر میں رکھا اور میری ہر طرح کی دیکھ بال کی۔ پوری طرح تندرست اور

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

صحت یاب ہونے کے بعد جب میں وہاں سے رخصت ہوتو اگروال صاحب اور اُنکی میڈم نے مجھے ایک چیک سونپ دی۔ جب میں دیکھا تو یہ پانچ لاکھ روپے کا چیک تھا۔

''اگروال صاحب..آپ یہ کیا کرر ہے ہیں۔ میں اپنے گردے کی قیمت لےلوں۔ ہرگز نہیں۔ یہ میں نے رچنا میڈم کی جان بچانے اور آپ لوگوں کی خوشی کے لئے ایسا کیا'' یہ کہہ کر میں نے چک اُن کو واپس کیا

''اُنہوں نے بڑی منت وسماجت کی کہ میں یہ رقم لےلوں لیکن میں نے صاف انکار کیا۔ اس پر اگروال صاحب اور اُن کی میڈم نے مجھے گلے لگایا اور کہا

''بیٹا..آج تم نے ہم سب کو خرید لیا ہے۔ اب سے تم ہمیں ڈیڈی اور ممی کہہ کر ہی پکارنا۔ اور اب تم کہیں کرایہ پر نہیں رہو گے بلکہ ہمارے ساتھ ہی رہو گے

''وہ اپنی بات پہ بضدر ہے اور میں اُن کے ساتھ رہنے لگا

''ایک روز اگروال صاحب نے مجھے بُلایا۔ ان کے ساتھ اُن کی میڈم اور رچنا تھی

''بیٹے نذیر۔ میں ان سب کے سامنے تم سے ایک اہم بات کرر ہا ہوں۔ دھیان سے سننا۔۔تم نے ہم پر جو احسان کیا ہے وہ ہم کبھی نہیں بھول سکتے۔ اب

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میں چاہتا ہوں کہ جس طرح زندگی کے اس اہم موڑ پر تم نے رچنا کی جان بچائی، آئندہ بھی تم اس کی جان کی حفاظت کرو۔ میں رچنا کو تمہارے سپرُد کرنا چاہتا ہو۔ تم سے زیادہ اس کا کوئی دوسرا خیال نہیں رکھ سکتا۔ تم دونوں اب جیون ساتھی بن جاو۔ نانہیں کرنا بیٹے۔ یہ مجھ پر اور میرے خاندان پر تمہارا دوسرا احسان ہوگا۔ رچنا تو پہلے ہی رضامندی ظاہر کر چکی ہے اور اس کی ماں بھی یہی چاہتی ہے'' اگروال صاحب نے اپنے دل کی آواز کو زبان دے ہی دی۔

میں نے رچنا کی طرف نظر ڈالی ۔ وہ آنکھیں جھکا کر جیسے میری ہاں کا انتظار کر رہی تھی۔ میں نانہیں کر سکا اور اس طرح میری اور رچنا کی شادی ہوگئی

اپنے گھر والوں کو پہلے بتا دیتا تو ہرگز نہیں مانتے۔ وہ تو ہر ایک چیز اپنی نظر سے دیکھتے ہیں اور میرے یار۔ تم میری نظر سے دیکھ لو

نذیر نے پورا قصہ سنا کر مجھے بھی حیرت میں ڈال دیا۔ رچنا سامنے بیٹھی سب کچھ سن رہی تھی میں نے اُس کی طرف مخاطب ہو کر کہا

''بھابی۔ آپ بھی کچھ کہیئے۔ خاموش کیوں ہیں؟''

''بھائی صاحب... میں تو صرف اتنا ہی جانتی ہوں کہ جس آدمی نے بغیر کسی لالچ کے میرے لئے اتنی قربانی دی اس کی میں پوجا کرنا چاہتی ہوں۔ اُن

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کے جسم کا ایک حصہ تو پہلے ہی میرے جسم میں پیوست تھا اور اس طرح مجھ پر صرف اور صرف انہیں کا حق تھا۔ ایسے پُر خلوص جیون ساتھی شاذ و نادر ہی ملتے ہیں۔ میں ان کی خدمت کرنا چاہتی ہوں'' رچنا معصوم آواز میں بول رہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھل گیا اور

چاچا اور چاچی کانگڑی میں اِز بند جلائے ہاتھوں میں مٹھائیوں کا پلیٹ لئے اندر آ گئے

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

وفا

آفاق اپنی بیوی مہک، سات سالہ بیٹے اور پانچ سالہ بیٹی کے ساتھ شہر کی ایک نو آباد سرکاری کالونی میں رہتا تھا۔ دونوں میاں بیوی، خوش اخلاق اور ملنسار تھے۔ دونوں پڑھے لکھے تھے مگر ملازمت صرف آفاق ہی کرتا تھا اور مہک ایک گھریلو عورت تھی۔ مہک ہمیشہ اپنی سہیلیوں، رشتہ داروں اور ہمسایوں میں آفاق کی تعریفیں کرتی تھکتی نہیں تھی'' آفاق نہایت ہی شریف، باکردار، ایماندار اور اپنی فیملی کا خیال رکھنے ولا ہے'' آفاق کو بھی مہک جیسی شریک حیات پر ناز تھا۔ خوبصورت،، سلیقہ منداور اس کا پورا خیال رکھنے والی بیوی۔

میں آفاق کی ہمسائیگی میں رہتا تھا اور میرے اُس کے ساتھ اچھے تعلقات تھے۔ کبھی کبھار میں اُس کے پاس جایا کرتا تھا اور پہروں بیٹھ کر اُس کے ساتھ باتیں کرتا تھا۔ اُس کی باتوں میں شرافت، سنجیدگی، ایمانداری، ذہانت اور دوراندیشی نمایاں ہوتی تھی۔ میرے لئے اکثر اُس کی باتیں اقوال زریں ہوتی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تھیں ۔مہک کی ملنساری اور طرز کلام سے بھی میں کافی متاثر تھا اور اکثر میں اُن کی باتیں اپنے اہل خانہ سے کرتا تھا اور اس گھر کا پیار بھر پُر سکون ماحول اپنے گھر میں دیکھنا چاہتا تھا کیونکہ میرے گھر میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر اکثر توں توں میں میں ہوا کرتی تھی جس سے میں بہت عاجز اور تنگ آ گیا تھا

آج بھی جب میں دفتر سے واپس آ گیا تو اس بات پر بیگم سے تلخ کلامی ہوئی کہ اُس نے میرے بریف کیس سے دو سو روپے نکالے تھے اور اپنے لئے ایک ساڑھی خریدی تھی ۔ یہ روپیہ میں نے موبائل بل کی ادائیگی کے لئے رکھے تھے میں نے کپڑے بدل دئے اور بغیر چائے پئے سکون کے لمحات پانے کے لئے آفاق کے گھر گیا

آفاق گھر میں اکیلا تھا اور کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔علیک سلیک کے بعد میں نے آفاق سے پوچھا

''بھابھی اور بچے کہاں ہیں؟ کوئی دکھائی نہیں دے رہا ہے آج''

''بھی ..آپ تشریف رکھئے نا۔ وہ ابھی آتے ہی ہونگے ۔ کیا بتاؤں کل میں مہک کے لئے ایک سوئیٹر لایا تھا۔ وہ تو ناخوش ہوئی اس بات پہ نہیں کہ اُسے سوئیٹر پسند نہیں آیا بلکہ اس لئے کہ میں نے صرف اُسی کے لئے سوئیٹر کیوں لایا اور

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اپنے لئے بھی کیوں نہیں ۔ میں نے سمجھایا اس ماہ کی تنخواہ میں ایک ہی سوئیٹر خریدنے کی گنجائش تھی مگر وہ کہاں ماننے والی تھی ۔ آج صبح ہی مجھ سے کہہ گئی کہ آج وہ اپنے پیسوں سے میرے لئے ایک سوئیٹر بازار سے خریدنے کے لئے جا رہی ہے ۔ میں تو دفتر نکل گیا اور وہ بعد میں نکلی ہوگی ۔ چونکہ گھر مین بچوں کی دیکھ بھال کے لئے کوئی نہیں تھا اس لئے اُنہیں بھی اپنے ساتھ لے گئی ہوگی ۔ ویسے اُس نے کہا بھی تھا کہ اگر آنے میں دیر ہوگئی تو فکر نہ کرنا اور صبح ہی ایک چابی مجھے دے دی تھی ۔ اب تو آ رہی ہوگی"

یہ فرق ہے مہک اور میری بیوی میں ۔ مہک اپنے خاوند کے لئے دنیا کی ہر چیز لانا چاہتی ہے اور میری بیوی وہ تو بس میرے جیب کے پیچھے پڑی ہے ۔ میں اندر ہی اندر یہی سوچ رہا تھا کہ باہر سے کسی نے زور سے دروازہ کھٹکھٹایا ۔ آفاق نے جونہی دروازہ کھولا تو ہم دونوں کے ہوش اُڑ گئے ۔ مہک بھابی کے ساتھ دو پولیس والے دروازے پہ کھڑے تھے ۔ دونوں بچے دوڑ کے اندر آ گئے اور مہک نظرین جھکائے کھڑی تھی

"کیا بات ہے...مہک.." آفاق نے پوچھا

"یہ کیا بتائے گی ۔ ہم بتائینگے ۔ پہلے یہ بتایئے کہ آپ اس کے کیا لگتے ہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''ایک پولیس والے نے بھاری آواز میں ہم سے پوچھا

''میں اس کا خاوند ہوں۔آخر ماجرا کیا ہے'' آفاق نے کہا

''پھر سنیے اپنی بیگم کی کارستانی۔ہم شہر کی پبلک پارک میں ڈیوٹی پر معمور ہیں،ہم نے دن کے دو بجے دو بچوں کو ایک آٹو سے اُترتے دیکھا اور انہوں نے آٹو والے کو پچاس کا نوٹ دیدیا اور وہ ان سے کہہ رہا تھا کہ اگر وہ اسے اور پچاس کا نوٹ دینگے تو وہ انہیں اور گھمائے گا۔ہمیں یہ ماجرا کچھ مشکوک سا لگا۔ہم نے آٹو والے اور ان دونوں بچوں سے پوچھ تاچھ کی۔

یہ دونوں بچے اپنی ماں کے ساتھ دن کا کھانا کھانے کے بعد گھر سے نکلے ہیں۔ان کی ماں نے انہیں پانچ سو روپے دیکر شہر کی ایک پارک میں کھیلنے کے لئے یہ کہہ کر چھوڑا کہ وہ تب تک خوب کھیلیں اور کھائیں پئیں جب تک وہ بازار سے آئے گی۔وہ کہاں چلی گئی اور کب واپس آئے گی یہ ان بچوں کو معلوم نہیں تھا۔۔ اس طرح ہم بھی ان کے ساتھ پارک میں ٹھہرے جب تک پانچ بج گئے اور ان کی ماں آگئی۔وہ کافی تیز قدموں سے آگے بڑھی اور بچوں کو گلے لگا کر بولی

''چلو بچو... مجھے تھوڑی دیر ہوگئی ...دیکھو میں تمہارے لئے چاکلیٹ لائی ہوں'' ہم نے اسے روک کر پوچھا ''میڈم۔تمہارے بچے اکیلے دن بھر پارک

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میں رہے اور آپ کہاں گئی تھیں انہیں چھوڑ کر''

اس پر اسے غصہ آیا اور کہنے لگی

''آپ کون ہوتے ہیں پوچھنے والے'' اور بچوں کو اپنے ساتھ لینے لگی۔ ہمیں معاملہ ذرا مشکوک سا لگا اور انہیں ہم نے تھانہ پہنچا کر لیڈیز پولیس سے پوچھ تاچھ کرائی اور پتہ چلا آپ کی بیوی بچوں کو دن بھر پارک میں چھوڑ کر خود دن بھر بیرون شہر کسی گیسٹ ہاوس میں کسی کے ساتھ.........اور یہ دھندا پچھلے کئی سالوں سے وہ چلا رہی ہے''

آفاق مہک کی طرف دیکھ رہا تھا مگر وہ خاموش کھڑی تھی ۔۔ اس کی خاموشی آفاق کے لئے تکلیف دہ بن رہی تھی اور ایسے زخم دے رہی تھی جو ہمیشہ ہرے رہنے والے تھے اور اسی دوران میرے موبائل پر کسی نے فون کیا جس پر یہ ٹون بجنے لگا

پیار وفا سب وعدے ہیں وعدوں کا کیا

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بھوت

''یہ جو آپ بھوت پریت کی باتیں سنا رہے ہیں، یہ سب وہم کا نتیجہ ہے اور صرف ذہنی اختراع۔ بھوت پریت جن پری یہ تو قصے اور کہانیاں ہوتی ہیں۔ اصل میں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ علم نفسیات میں اسے ایک بیماری تصور کیا جاتا ہے۔ انسان اپنے خیالوں میں کچھ تصویروں کو شکل دیتا ہے اور ان کو آنکھوں کے سامنے لاکر ٹھوس شکل دیتا ہے۔ یہ سب کچھ انسان لاشعوری حالت میں کرتا ہے اور جب اُسے شعور آتا ہے تو اُس کی آنکھوں کے سامنے حقیقت آجاتی ہے اور اُس کے سامنے کچھ نہیں ہوتا۔ وہ یہ سمجھنے لگتا ہے کہ ابھی کوئی شئے یا ٹھوس چیز اس کے سامنے تھی وہ اب غائب ہوگئی ہے اور اسی کا نام وہ بھوت پریت رکھتا ہے'' میں یہ باتیں میرے پاس علاج کرنے کے لئے آئے ہوئے ایک عمر رسیدہ مریض کو سمجھا رہا تھا نفسیات کا ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے اکثر میرے پاس ایسے لوگ آتے تھے جو کسی ظاہری بیماری کے شکار نہیں ہوتے بلکہ ان کی بیماری کا واسطہ اُن کے ذہنی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تناؤ، اندرونی انتشار، وہم اور بے بنیاد تصورات سے ہوتا تھا۔ بیس سال کے لمبے تجربے سے میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ایسے مریضوں کا علاج دوائی سے نہیں بلکہ کونسلنگ یعنی سمجھانے سے ہوتا تھا۔ نوے فیصد سے زیادہ لوگ اسی ٹریٹمنٹ سے ٹھیک ہوئے تھے

آج ایک عمر رسیدہ آدمی میرے پاس علاج کرنے کے لئے آیا۔ لمبی سفید داڑھی۔ سر پر ٹوپی اور آنکھوں پر چشمہ لگائے ہوئے یہ شخص ایک عجیب داستان سنا رہا تھا۔

''ڈاکٹر صاحب۔ مجھے ایک ماہ سے رات کو نیند نہیں آتی ہے۔ جب میری ذرا سی آنکھ لگ جاتی ہے تو ڈراونی صورتیں میرے سامنے آتی ہیں اور وہ صورتیں اُس شخص سے ملتی جلتی ہیں جسے میں نے پچھلے ماہ دیکھا تھا

''کہاں دیکھا تھا اور کس شخص کو دیکھا تھا'' میں نے اُس سے پوچھا

''ڈاکٹر صاحب۔ پچھلے مہینے میں ایک رشتہ دار کے ہاں ہو رہی شادی میں شرکت کرنے کے لئے گیا۔ وہ ہمارے گاؤں سے آٹھ دس میل دور دوسرے گاؤں میں رہتے ہیں۔ رات دیر گئے برات کی رخصتی کے بعد میں وہاں سے اپنے گھر کی طرف چل پڑا۔ موسم سہانا تھا اور چاندنی رات تھی۔ میں اکیلا راستے پر چل رہا تھا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

راستے کے دونوں طرف صرف کھیت کھلیان تھے اور دور دور تک کوئی بھی بستی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ اس دوران میں نے کسی کے قدموں کی آواز سنی۔ میں نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو ایک شخص کو اپنے قریب پایا۔ وہ ایک ادھیڑ عمر کا آدمی تھا اور اُس کی شکل وصورت سے ایسا ہی لگ رہا تھا کہ کوئی کسان تھا اور کھیت سے آ رہا تھا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ وہ کون ہے اور کہاں سے آ رہا ہے تو اُس نے بتایا کہ وہ ایک کسان ہے اور ایک نزدیکی گاؤں کا رہنے والا ہے۔ اُس کے گھر رات دیر گئے کچھ مہمان آئے تھے اور اُنکے کھانے کے لئے دوسرے گاؤں سے گوشت لانے گیا تھا۔ کاغذ میں رکھا گوشت اُس کے ہاتھوں میں تھا۔ تھوڑی دور تک وہ میرے ساتھ چلتا رہا اور پھر مجھے اصرار کیا کہ اُس کے ساتھ رات کو ٹھہرنے کے لئے چلوں۔ وہ کہتا رہا کہ رات کافی ہو چکی ہے لہذا اُسی کے گھر ٹھہروں لیکن میں بضدر رہا کہ میں اپنے ہی گھر جاؤنگا۔ اس طرح میں دائیں طرف ایک کھیت کی طرف چل پڑا لیکن وہ پلک جھپکتے ہی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اُس کا اس طرح غائب ہونا مجھے عجیب لگا، میں نے اُس کی حقیقت سمجھنے کی کوشش کی۔ یہ شخص کون تھا..اور اس کے ہاتھ میں جو گوشت تھا وہ اُس نے کہاں سے لایا تھا جبکہ اتنی دیر گئے قصائی کی کوئی دکان کھلی نہیں ہوتی اور اُس کا ایک دم یوں غائب ہو جانا۔ یہ بھی ایک عجوبے سے کم

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نہ تھا۔ پھر میں نے تیز تیز قدم اُٹھائے لیکن میں چل نہیں پا رہا تھا کیونکہ میرے سامنے سڑک کے دونوں طرف کھڑے سفیدے کے درخت ,گر رہے تھے اور مختلف قسم کی رکاوٹیں کھڑی ہو رہی تھیں جب تک کہ میں پانی کے ایک نالے میں گر گیا۔ پانی میں گر کر ہی مجھے ہوش آیا کہ میں کہاں ہوں اور کسی نہ کسی طرح گھر پہنچا جبھی میں سمجھ گیا کہ وہ کوئی بھوت پریت تھا" اس شخص نے یہ واقعہ مجھے سنایا۔

میں نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی کہ جو کچھ اُس نے پہلے دیکھا ہے وہ سچ ہوسکتا ہے یعنی کسی آدمی کو راستے میں دیکھنا اور اُس کے ہاتھ میں گوشت ہونا۔ اُس کا آنکھوں سے اوجھل ہونا بھی کوئی عجوبہ نہیں رات کے وقت میں کسی طرف بھی چل پڑا ہو اور تمہیں اُس کا دھیان نہ رہا ہو، ہاں رات کو اُس نے گوشت کہاں سے لایا ہوگا۔ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ کسی قصائی کے گھر گیا ہو اور گاؤں میں ویسے بھی قصائیوں کی دکان گھروں میں ہی ہوتی ہے اور یوں کسی کو جگا کر گوشت لایا ہو۔ باقی یہ سب تمہارا وہم ہے۔ بھوت پریت، جن پری، جادو ٹونا یہ سب کہنے کی باتیں ہیں اور حقیقت سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں۔

میرے سمجھانے پر اُس نے اپنی آنکھیں میری آنکھوں سے ملائیں اور کہنے لگا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''ڈاکٹر صاحب۔ بھوت پریت اور یہ سب حقیقت ہے اور اس حقیقت سے کسی بھی طرح کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ پوشیدہ حقائق ہیں جو کبھی کبھی سامنے آتے ہیں۔ یہ باتیں آپ کو حیرت انگیز محسوس ہونگی مگر حقیقت تو حقیقت ہوتی ہے۔ آپ یہ نہیں مان رہے ہیں کہ بھوت پریت ہوتے ہیں اور غائب ہونے کا سوال کہاں پیدا ہی نہیں ہوتا ہے لیکن یہ سچ ہے'' یہ کہکر یہ آدمی غائب ہو گیا۔ میں نے فوراً بیل بجائی اور باہر دروازے پر کھڑا چپراسی اندر داخل ہوا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ کوئی شخص کمرے سے باہر نکلا تو اُس نے کہا کہ کوئی نہیں

لیکن تم نے تو اُس بوڑھے مریض کو اندر نہیں بھیجا تھا'' میں نے اُس سے پوچھا

''ہاں ڈاکٹر صاحب...وہ تو اندر آیا تھا لیکن باہر نہیں آیا'' اُس نے جواب دیا

میں نے اُس سے پورے دن کے مریضوں کی لسٹ لانے کو کہا تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ شخص کون تھا۔ لیکن میرے ہوش تب اُڑ گئے جب میں نے اُس کے نمبر کے آگے کوئی نام نہیں دیکھا۔۔۔۔۔۔یہ تو بھوت ہی ہو سکتا ہے۔

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رامو

رامو بہت خوش تھا کہ اُس کا لیڈر الیکشن جیت گیا ہے۔اُس نے جس امیدوار کو ووٹ دیا تھا اور جس کے لئے پچھلے ایک ماہ سے گاؤں گاؤں جا کر جلسے جلوسوں میں نعرے لگا رہا تھا اُس کی کامیابی پر وہ پھولے نہ سما تا تھا۔

''لکشمی ۔۔۔ لکشمی ۔۔ ہم الیکشن جیت گئے اور باقی سب جو مخالف تھے وہ الیکشن ہار گئے'' رامو گھر آ کر باہر سے اپنی بہن کو چلا چلا کر بتا رہا تھا

''اچھا رامو ۔۔ اب ایک ماہ سے تم نے کبھی گھر پہ آرام بھی نہیں .....اب اندر آ ؤ اور چائے پی لو۔کافی تھکے ہوئے ہو'' لکشمی نے رامو سے کہا

''لکشمی ،میری تھکان ہماری جیت سے ہی دور ہوگئی۔اور پتہ ہے ہمارے اب اچھے دن آ رہے ہیں کیونکہ ہمارے لیڈر نے ہمیں بتایا ہے کہ الیکشن جیت کر وہ ہمیں سرکار سے پچاس پچاس ہزار روپے دلوائے گا''

''لیکن یہ پچاس ہزار روپے ہم واپس کیسے کرینگے'' لکشمی نے پوچھا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''تم بھی کتنی بھولی ہو۔ یہ روپے ہمیں سرکار سے ملینگے اور لیڈر نے بتایا ہے کہ یہ ہمیں امداد ملے گی۔ امداد۔ ہمارے وارے نیارے ہونگے۔ پچھلے ایک ماہ سے میں کام پر نہیں گیا اور بازار کا قرضہ بھی پانچ ہزار چڑھا ہے اور اُس سے پہلے بیماری پر دو ہزار کا قرضہ چڑھا ہے وہ سب ہم ادا کر دینگے اور باقی رقم سے ہم اپنی اس جھونپڑی کی تھوڑی مرمت کرینگے اور ایک اچھی قسم کی جرسی گائے لائینگے'' رامو لکشمی کو سمجھا رہا تھا

لکشمی یہ سن کر خوش ہوئی اور رامو کے لئے چائے بنانے لگی۔

رامو اور لکشمی گاؤں کے اس علاقے میں رہتے تھے جہاں گاؤں کے آسودہ حال لوگ رہا کرتے تھے۔ سنا تھا کہ رامو کو باپ ان گھرانوں کے مال مویشی پالا کرتا تھا اور تبھی ایک بھلے سے آدمی نے زمین کے چھوٹے سے ٹکڑے پر اُسے جھونپڑی بننے کی اجازت دے دی۔ ایک کمرے کی جھونپڑی لکڑی کے ٹکڑوں اور گھاس پھوس کی بنی تھی۔ رامو کے باپ کے مرنے کے بعد اس میں رامو اور لکشمی رہنے لگے۔ دونوں بھائی بہن پیٹ پالنے کے لئے دن رات محنت کیا کرتے تھے۔ لکشمی اوروں کے گھر جا کر اُن کے برتن دھویا کرتی تھی اور رامو اُن کے مویشی پالنے کا کام۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پچھلے ماہ جب الیکشن کرانے کا اعلان ہوا تو رامو کو پنڈت جی نے گھر بُلایا۔ پنڈت جی بھی اسی گاؤں میں رہتا تھا اور رامو کی جونپڑی پنڈت جی کے مکان کے ایک طرف تھی۔ پنڈت جی تھوڑا پڑھا لکھا تھا مگر اُس کی بول چال کے سامنے بڑے بڑے عالم اور فلاسفر مات تھے۔ پیشہ سے تاجر تھا اور اُس کا سیاست سے گہرا تعلق تھا۔ اُس کے گھر آئے دنوں سیاسی لیڈروں کا آنا جانا رہتا تھا۔

''سُن رامو۔۔۔ تو کب تک مویشی پالتا رہے گا۔ میری بات غور سے سن الیکشن ہو رہے ہیں۔ میں تمہیں اپنے ساتھ اپنے پارٹی ورکروں کے ہمراہ رکھونگا پورے ایک مہینے تمہیں کھانا پانی سب ملے گا۔ تمہیں صرف جلسوں جلوسوں میں ہمارے امیدوار کے حق میں نعرے لگانے اور لگوانے ہیں۔ الیکشن کیا ہم جیت گئے تو تمہاری چاندی ہی چاندی ہے۔ تم جو چاہو وہی ہوگا۔''

پنڈت جی کی باتیں سن کر رامو ایک دم تیار ہوا اور پوچھنے لگا

''پنڈت جی پھر ہمیں کب سے جانا ہے؟''

''رامو! کل تم آجانا۔ میں تمہیں اپنے لیڈر سے اُس کی کوٹھی پر ملواتا ہوں، پھر تم خود سننا وہ تمہارے لئے کیا کرے گا'' پنڈت جی نے رامو سے کہا

دوسرے دن رامو بڑے خاص انداز میں پنڈت جی کے گھر گیا اور وہاں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سے ایک گاڑی میں لیڈر کی کوٹھی پر۔۔۔کوٹھی کے ایک عالیشان محل، سنگ مرمر کا بنایا ہوا۔ سامنے دو بڑے لان جس میں چاروں اطراف رنگ برنگے پھول اور بیچ میں ایک پانی کا فوارا لگا تھا۔ وہاں اور بھی بہت سارے لوگ تھے، رامو جیسے سینکڑوں لوگ... لیڈر سفید کُرتا اور پاجامہ پہنے ہوئے تھا۔ پاؤں میں کالے رنگ کی جوتی اور کاندھے پر ایک شال۔ وہ سبھی سے ہاتھ ملا رہا تھا اور جب اُس نے رامو سے ہاتھ ملایا تو رامو کو ایسا لگا جیسے دنیا کی ساری دولت حاصل ہوئی ہو۔

''میرے عزیز دوستو، ساتھیو اور بھائیو۔۔۔ میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم اپنا قیمتی وقت نکال کر یہاں آئے ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ پارٹی نے اس سال مجھے یہاں سے الیکشن لڑنے کا ٹکٹ دیا ہے۔ یہ عزت افزائی میری نہیں بلکہ تم سب کی ہے کیونکہ میں تم میں سے ہی ایک ہوں اور یہاں کا ہی رہنے والا ہوں لیکن ٹکٹ حاصل کرنا ہی کافی نہیں ہمیں یہ الیکشن جیتنا ہے اور ضرور جیتنا ہے۔ لیڈر وہاں پہ جمع لوگوں سے مخاطب تھا اور جونہی پنڈت جی نے تالی بجائی تو سبھی لوگ تالیاں بجانے لگے اور ضرور ضرور کہنے لگے۔ رامو بھی اُچھل اُچھل کر تالیاں بجانے لگا اور زور زور کے نعرے لگانے لگا۔

''اور یہ بھی سن لو۔ ہمیں پورے ایک مہینے تک محنت کرنی ہے۔ گھر گھر اور

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

گاؤں گاؤں جانا ہے۔ دن رات ایک کرنے ہیں تبھی ہمیں کامیابی ملے گی۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ یہاں غربت ہے، افلاس ہے اور اس بات کا میں وعدہ کرتا ہوں کہ الیکشن جیتنے کے فوراً بعد ایک ہفتے کے اندر اندر تم سب لوگوں کو سرکار کی طرف سے پچاس پچاس ہزار روپیہ کی امداد دلاؤنگا سمجھو وہ میری طرف سے تمہارا انعام ہوگا'' تالیوں کی گونج میں لیڈر نے اپنی تقریر ختم کی۔

پورے ایک مہینے رامو اور لوگوں کے ساتھ لیڈر کے پیچھے پیچھے چلتا رہا اور اب جبکہ لیڈر الیکشن جیتا تو رامو کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔ ایک ہفتے تک وہ لیڈر کی کوٹھی پر جاتا رہا اور وہاں تو صرف مٹھائیاں بانٹی جارہی تھیں۔ آخر رامو نے پنڈت جی سے پچاس ہزار کی بات کر ہی ڈالی

''رامو ابھی کچھ دن ٹھہرو۔ لیڈر صاحب حلف اُٹھا کر جب واپس آئینے تو تبھی یہ کام ہوگا اور یہ صرف تمہارا ہی نہیں اوروں کا بھی مسئلہ ہے'' پنڈت جی نے رامو کو سمجھایا

ایک ماہ بعد لیڈر صاحب حلف اُٹھانے کے بعد گھر آ گئے۔ رامو اور دوسرے لوگ بھی وہاں استقبال میں کھڑے تھے۔ وہاں پر سرکاری محکمہ جات کے دوسرے لوگ بھی تھے اور تبھی لیڈر نے ایک سرکاری آفیسر کو بتایا کہ ان لوگوں کو

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پچاس پچاس ہزار روپیہ دینے ہیں تا کہ اپنا کچھ کام کاج کر سکیں۔ اس سرکاری آفیسر نے ان کو دوسرے روز اُس کے دفتر آنے کو کہا

رامو بھی دوسرے روز اس افسر کے دفتر گیا اور وہاں اُسے بتایا گیا کہ کچھ کاغذات تیار کرنے ہیں لہذا وہ اپنا فوٹو، الیکشن کارڈ اور زمین کے کاغذات لائے۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا اور وہ سیدھے پنڈت جی کے پاس گیا اور اُسے وہ سب کچھ بتایا

''رامو۔ یہ سرکاری پیسہ ہوتا ہے۔ انہیں اس کا حساب کتاب رکھنا ہوتا ہے ۔کس کو دیا، وہ کہاں کا رہنے والا ہے۔ اس کا ریکارڈ رکھنا پڑتا ہے ورنہ کوئی بھی ایرا غیرا آکے یہ رقم لے سکتا ہے۔ لیڈر صاحب نے انہیں تمہارے نام پتے دئے ہیں اور ان کو یہی شناخت کرنی ہے کہ کیا تم واقعی وہی ہو جس کا نام لیڈر نے دیا ہے'' پنڈت جی نے رامو کو سمجھایا

رامو تو پنڈت جی کی باتوں سے پوری طرح مطمئن ہو گیا اور یہ لوازمات پوری کرنے کے لئے سرکاری محکمے کو دیدی لیکن دفتری طوالت نے اُسے پریشان کیا اور آخر چھ ماہ بعد اُسے بتایا گیا کہ وہ بنک میں جائے اور وہاں سے پیسہ حاصل کرے۔ رامو نے اب تھوڑا اطمینان کا سانس لیا کہ اب رقم لینے بنک جانا ہے،

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جب وہ بنک پہنچا تو وہاں پھر وہی طوالت ...اُسے کچھ اور کاغذات بنانے کو کہا گیا.. مرتا کیا نہ کرتا۔ آخر کاغذات تیار کر کے بنک والوں کے پاس گیا اور دو ماہ بعد وہاں سے پچاس ہزار روپے حاصل کئے اور سیدھے گھر چلا آیا۔

لکشمی کو بُلایا اور دکھایا کہ پچاس ہزار روپے ملے ہیں۔ دونوں کافی خوش تھے اور اب پچاس ہزار کا کیا کرنا ہے تو حساب کرنے لے

''سنو لکشمی میں پچھلے کئی مہینوں سے ان ہی پچاس ہزار روپے کے پیچھے رہا اور اس دوران نہ کچھ کام کاج کیا اور نہ کچھ کمایا۔ دکاندار کے اب بارہ ہزار بقایا ہیں اور پھر کاغذات بنانے کا خرچ یعنی سرکاری دفتر والوں کو دو ہزار اور پٹواری اور وکیل کو ایک ایک ہزار۔ یعنی پورا قرضہ ہے چودہ ہزار۔ پہلے ان سب کو چودہ ہزار دینے ہیں کیونکہ آگے ان سے ہی واسطہ ہے اور ہم ایمانداری سے ان کو یہ پیسہ دینگے۔ پھر رہے چھتیس ہزار اس میں ایک گائے خریدینگے اور جھونپڑی کی چھت پہ ٹین ڈالیں گے۔ مگر ہاں پہلے میں پنڈت جی کے گھر جاؤں گا اُس کو تو بتانا ہے نا کہ میں نے پچاس روپے حاصل کئے ہیں۔ ہم تھوڑی احسان فراموش ہیں، پنڈت جی نے ہمیں راستہ دکھایا ہے۔ اُن کا تو شکریہ ادا کرنا ہے نا'' یہ کہہ کر رامو پنڈت کے پاس گیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''پنڈت جی ہمیں پچاس ہزار روپے مل گئے'' پنڈت جی کے پاؤں دباتے ہوئے رامو نے کہا'' ہم تو آپ کے ہی سیوک ہیں''

'اچھا رامو۔ اب یہ بتا۔ ان پیسوں کا کیا کرو گے'' پنڈت جی نے رامو سے پوچھا

''کیا کروں پنڈت جی۔ پہلے تو چودہ ہزار کا قرضہ ہے۔ اب تو صرف چھتیس ہزار باقی ہیں۔ سوچتا ہوں ایک گائے خریدوں اور جھونپڑی کے چھت پہ ٹین لگادوں کیونکہ بارش میں چھت سے پانی ٹپکتا ہے'' رامو نے جواب دیا

''رامو۔۔ میں ہمیشہ تمہاری بھلائی چاہتا ہوں۔ پچاس ہزار روپے بھی دلوائے جیسا میں نے کہا تھا۔ اب ایک اور بات بتا تا ہوں۔ گائے خرید کر تُم اُسے پالو گے دودھ بیچو گے۔ کتنی آمدنی ہوگی کیا اُس سے گزارا ہوگا۔ دیکھو اب تم دونوں بھائی بہن بالغ ہو۔ تمہیں اپنے اپنے گھر بسانے ہیں۔ شادی کرنی ہے اس کے لئے تمہیں آمدنی کا اچھا خاصا ذریعہ ہونا چاہئے۔ میں لیڈر صاحب سے بات کرتا ہوں کہ تمہیں کہیں سرکاری نوکری پر لگوادے۔ ہر ماہ اچھی خاصی تنخواہ ملے گی اور تمہارے تمام خرچے پورے ہونگے۔ چھت کیا نیا مکان بنے گا'' پنڈت جی رامو کو مشورہ دے رہا تھا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''تو پنڈت جی کیجئے نا آپ بات۔ میری نوکری لگوا دیجئے'' راموخوشی خوشی بول رہا تھا

''راموبہ سرکاری کام ہے اس کے لئے پیسے کی ضرورت ہے تم کہاں سے لاؤ گے'' پنڈت نے راموسے کہا

''کیوں پنڈت جی اس وقت تو میرے پاس پیسے ہیں۔ میں ابھی لے آتا ہوں۔ ابھی چھتیس ہزار بچے ہیں'' راموجلدی جلدی گھر گیا اور پیسے لاکر پنڈت جی کو دئے

''رامو۔ یہ ایک ہزار روپیہ اپنے پاس رکھ لو۔ میں صرف پنتیس ہزار روپے رکھ لیتا ہوں لیکن تھوڑاانتظار کرنا پڑے گا۔ سرکاری کام ہے نا'' رقم لے کے پنڈت جی نے راموسے کہا

پانچ سال بھی گزر گئے اور نئے الیکشن کا بغل بھی بج گیا لیکن راموکونوکری نہیں ملی

''سُن راموتم سمجھا کر۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا اس میں وقت لگے گا کیونکہ سرکاری معاملہ ہے۔ اب تک ہمارے لیڈر صرف ممبر تھے کوئی بھی کام کروانے کے لئے اُنہیں منسٹر کو کہنا پڑتا تھا۔ اب اس بار وہ الیکشن جیت جائے گا تو خود منسٹر بن

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جائے گا تب تو سب کچھ اپنے ہاتھ میں ہوگا۔ یہاں سے سمجھو رامو گیا اور وہاں سے نوکری کا آرڈر لے آیا لیکن اس کے لئے ہمیں پچھلی بار کی طرح محنت کر کے لیڈر صاحب کو جتوانا ہے۔ اور یاد رکھ صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوتا ہے" پنڈت جی رامو سے کہہ رہا تھا۔

رامو جب گھر پہنچا تو لکشمی نے بتایا کہ بنک والے آئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم نے بنک سے پانچ سال پہلے پچاس ہزار روپے کا قرضہ لیا ہے اور سود سمیت وہ ایک لاکھ روپے سے اوپر ہو گیا ہے۔ وہ بتا رہے تھے کہ اگر ہم یہ قرضہ فوری طور واپس نہ کر سکے تو ہمارے گھر کو نیلام کر دینگے کیونکہ یہ اُن کے پاس گروی ہے۔ یہ سُن کر رامو کے ہوش اُڑ گئے اور وہ دوڑتے دوڑتے پنڈت کے پاس گیا اور یہ روداد سنائی

"رامو... گھبراؤ مت۔ پتہ نہیں لکشمی نے کیا سنا اور کیا بتایا۔ سب کچھ ٹھیک ہوگا۔ میں تمہیں کل اپنے ساتھ لیڈر کے پاس لے جاؤنگا اور یہ مسئلہ وہی پر حل کر واؤنگا۔ بھروسہ ہے نا۔ کیا میں نے تمہیں کبھی دھوکہ دیا ہے" پنڈت نے رامو کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا

دوسرے روز پنڈت جی رامو کے ساتھ لیڈر کے گھر گئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''اچھا.. یہ ہے رامو..رامو... فکر نہ کرنا..میں ہوں نا...تم سب الیکشن جیتنے کے لئے کام کرو....تمہارے پاس کوئی نہیں آئے گا اور کس کی مجال کہ تمہارے گھر کو ہاتھ لگائے۔ یہ الیکشن جیتنے دو تو سمجھو تمہاری پانچوں انگلیاں گھی میں..تم یہ راموا ب نہیں رہو گے تم رام کمار بن جاؤ گے'' لیڈر نے جب یہ باتیں رامو سے کیں تو رامو نے اطمینان محسوس کیا۔

الیکشن ہوا۔ لیڈر صاحب جیت گئے اور منسٹر بھی بنے۔ پنڈت جی کو بھی پی، آر، او بنایا گیا۔ جشن کی تیاریاں شروع ہوئیں اور رامو بھی اُس میں جُٹ گیا۔ خوب جشن ہوا اور دن ڈھلتے راموا ب منسٹر کی کوٹھی سے اپنے گھر آ گیا

لکشمی کچھ برتن لئے ایک درخت کے نیچے رو رہی تھی۔ دن میں میں بنک والے آئے تھے اور اُن کی جھونڑی کو نیلام کیا گیا تھا اور یہ جھونپڑی پنڈت جی نے خریدی تھی

رامو کو غش آ گیا اور وہ دھڑام سے زمین پر گر گیا

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اکیلا

میرے پیارے دوست

امید ہے تم خیریت سے ہو گے۔اب تو ایک سال ہوا ملاقات ہونے کو۔فون پر تو کبھی کبھی بات ہوتی ہے مگر بالمشافہ بات کچھ اور ہے۔ لگتا ہے کہ برسوں سے تمہیں دیکھا نہیں اور تمہاری شکل بھی اب بھولنے لگا ہوں

میرے یار۔تمہیں یہ خط ایک خاص بات بتانے کے لئے لکھ رہا ہوں۔تم کہتے تھے کہ میں ہمیشہ اکیلا نہیں رہ سکتا اور مجھے اپنی زندگی بسانی چاہئے۔ایک ایسا گھر بسانا چاہئیے تھا جہاں بیوی بچے ہوں تو سن لے اب میں شادی کرنے جا رہا ہوں اور اپنا صرف اپنا گھر بسانے جا رہا ہوں۔یہ بات میں سب سے پہلے تمہیں بتانا چاہتا تھا اور اس کے لئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میں نے یہ خط لکھا۔ منگنی اور شادی ایک ہی روز ہونے والی ہے اور ۱۴ر جولائی کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔ کوئی بہانہ نہیں چلے گا میں تمہارا انتظار کرونگا اور میرے یار ضرور آنا

تمہارا دوست

فاروق

فاروق کا یہ خط پڑھ کر مجھے ماضی کہ وہ سبھی یادیں ایک ایک کر کے تازہ ہونے لگیں جن کا تعلق میرے اور فاروق کے ساتھ تھیں۔ فاروق میرے بچپن کا یار تھا اور ہماری دوستی سدا بہار تھی۔ ذہین، خوش رو، ملنسار، ہنس مکھ فاروق تو بیش بہا اوصاف کا مالک تھا۔ ہم دونوں نے سکول، کالج اور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی اور ایک ہی وقت ہم دونوں کو سرکاری نوکری ملی۔ نوکری ملنے کے بعد میری شادی ہوئی اور تین بچے بھی ہوئے مگر فاروق نے شادی نہیں کی۔ اس کے والدین کی مرضی تھی کہ فاروق کی شادی وہ اپنے جیتے جی کریں مگر ان کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔ وجہ فاروق کی عجیب قسم کی ضد تھی۔ وہ کبھی بھی شادی کے بارے میں سنجیدہ نہ تھا۔ بابا اور ماں کی وفات کے بعد فاروق اپنی بہن اور بہنوئی کے ساتھ رہتا تھا اور ہم سب نے اُسے بارہا سمجھانے کی کوشش کی کہ زندگی تنہا نہیں کٹ سکتی۔ بیوی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شریک حیات ہوتی ہے اور جوانی سے زیادہ اُس کی ضرورت اور اہمیت بڑھاپے میں ہوتی ہے لیکن فاروق... وہ تو ہماری بات پہ کبھی سنجیدہ نہ تھا اور بات ہنسی مذاق میں اڑا دیتا تھا۔ دراصل بچپن سے ہی فاروق ایک نرالی اور عجیب طبعیت کا مالک تھا

فاروق کی زندگی اور وہ بھی جب نوجوان تھا کا ایک مخصوص انداز تھا۔ مجھے وہ دن اچھی طرح سے یاد ہے جب ہم نے کالج میں فائنل کے امتحان کا آخری پرچہ دیا اور ہم دونوں چائے پینے کنٹین میں گئے۔ فاروق نے مجھے ایک چھٹی پڑھ کر سنائی

''مجھے تم بہت اچھے لگتے ہو فاروق۔ میں تمہاری ہر ادا پہ فدا ہوں۔ میں کب سے اس دن کے انتظار میں تھی کہ تمہیں اپنے دل کی بات کہوں۔ میں تمہیں بہت چاہتی ہوں اور....

تمارے جواب کی منتظر''

''فاروق کس کی چھٹی ہے یہ'' میں نے جب فاروق سے پوچھا تو اُسنے یہ بتانے سے انکار کیا

اس واقعہ کے بعد فاروق نے بہت بار مختلف لڑکیوں کی چھٹیاں مجھے پڑھ کر سنائیں یا دکھائیں جیسے ہر لڑکی اُس پر گرویدہ ہو۔ اُسے اس بات پہ ناز تھا کہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اُسے بہت ساری لڑکیاں چاہتی ہیں۔ مجھے خود اُس پہ رشک تھا کہ اتنی ساری لڑکیاں اُسے پسند کرتی ہیں خط لکھتی ہیں۔ ویسے فاروق شکل وصورت میں بھی ہیرو تھا اور لڑکیاں وہ تو لڑکے کے چال ڈھال اور خوبصورتی پر جان دیتی ہیں۔ فاروق میں وہ سبھی خوبیاں تھیں جو لڑکیوں کے لئے باعث کشش ہوتی ہیں۔

ایک روز میں فاروق کے گھر گیا۔ ہم دونوں اس کے کمرے میں بیٹھے تھے اور چائے پی رہے تھے۔ اس دوران فاروق کو ماں نے بُلایا۔ اور اسے کسی کام کیلئے بازار بیجا۔ فاروق نے مجھے ٹھہرنے کو کہا جب تک وہ آئے۔ کمرے میں کوئی کتاب وغیرہ نہ تھی جس کو میں پڑھتا۔ میں نے اُس کے ٹیبل کا ڈرار کھولا اور دیکھا وہاں خطوط کا ڈھیر تھا۔ یہ اُن لڑکیوں کے خطوط تھے جو فاروق کی گرویدہ تھیں۔ فاروق نے کبھی مجھے اُن لڑکیوں کے نام نہیں بتائے تھے۔ میں نے سوچ اس سے اچھا موقع کب ملے گا چلو آج خطوط پڑھ کتے اُن لڑکیوں کے نام جانوں۔ جب میں نے اُن خطوط کو کھولا یہ سب ایک ہی لکھائی اور رسم الخط میں لکھے تھے اور ان پر کسی لڑکی کا کوئی نام نہیں تھا۔ یہ تو فاروق کے ہی ہاتھ سے لکھے خط تھے

''ارے بھئی یہ تم نے ڈرائر کیوں کھولا ہے۔ اسی میں تو بس میری گرویدہ لڑکیوں کے خطوط ہیں اور یار تمہیں تو یہ سب معلوم ہے۔ اس طرح میری طرف کیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

دیکھ رہے ہو" فاروق کمرے کے اندر داخل ہو کر بولا

"فاروق ۔ سچ سچ بتاؤ۔ کیا سچی یہ خطوط تمہیں لڑکیوں نے بھیجے ہیں یا تم نے خود لکھے ہیں۔ یہ تو تمہارے ہاتھ کی لکھائی ہے اور اُن پر کسی لڑکی کا نام بھی نہیں" میں نے جب فاروق سے پوچھا تو اُس نے ایک لمبی آہ بھر کر کہا

"میرے یار... سچ یہی ہے کہ میں نے یہ سارے خط خود لکھے ہیں اور خود ہی پوسٹ کئے ہیں۔ مجھے ایسا کرنے اور اوروں کو پھر بتانے میں خوشی ہوتی ہے۔ ورنہ مجھے کوئی لڑکی خط نہیں لکھتی ۔۔۔ مگر میرے یار، مجھے غلط نہ سمجھنا کیونکہ میں جو کچھ کرتا ہوں اس میں کسی کا کوئی نقصان نہیں" بھئی یہ میرے اکیلے پن کی سوغات ہے۔"

اور یہ اکیلا پن پھر فاروق کے ساتھ چمٹ کے رہ گیا لیکن آج اُس کا خط دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی کہ وہ اس اکیلے پن سے باہر نکل رہا ہے

۱۳ر جولائی کی شام جب میں گھر پہنچا تو کافی دیر ہو چکی تھی اسی لئے میں نے دوسرے روز فاروق کے ہاں جانے کا ارادہ کیا۔ صبح سویرے جب میں فاروق کے گھر پہنچا تو وہاں لوگوں کی بھیڑ تھی اور سب کی آنکھیں اشک بار۔ یہ سب کیا ہوا تھا۔ فاروق ابدی نیند سو گیا تھا اور وہ شادی والا خط اُن خطوط کا ایک حصہ جو وہ خود

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اپنے نام پوسٹ کرتا تھا۔

میرے دوست اچھا ہے کہ تم نے اپنے مشغلے کا سلسلہ پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔تم نے زندگی بھر اپنے آپ سے مذاق کیا اور آج میرے ساتھ۔ تمہیں مذاق میں خوشی ملتی ہے لیکن میرے ساتھ یہ کڑوا اور کٹھن مذاق۔ میرے یار دنیا میں آدمی اکیلا آتا ہے اور اکیلے چلے جاتا ہے لیکن دنیا میں جو زندگی گزارتا ہے اس میں وہ اکیلا نہیں ہوتا مگر تم۔۔۔تم تو آئے بھی، رہے بھی اور گئے بھی اکیلے ...تم اور تمہارا اکیلا پن۔شاید تم بھی اب تنہائی سے اُکتا گئے تھے"

میری آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے۔

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

سوز و گداز

یونیورسٹی سے فارغ ہوئے ابھی دو ہی ماہ ہوئے تھے کہ مجھے عارضی بنیاد پر ایک پہاڑی علاقے میں نئے کھولے ہوئے کالج میں بحیثیت مُدرس تعینات کیا گیا ۔ یہ تقرری صرف ایک سیشن کے لئے تھی جو عموماً نو مہینے کا ہوتا تھا۔ یہ کالج ایک سر سبز گھاٹی میں واقع تھا اور چھوٹی چھوٹی خوبصورت پہاڑیاں اس دلفریب علاقے کو حلقے میں لئے ہوئے تھیں ۔ ان پہاڑیوں سے حسین و دلنواز چشمے نکلتے تھے جو آگے بڑھ کر ایک تیز بہاؤ والی ندی کی شکل اختیار کر لیتے تھے۔ پہاڑوں کی گھاٹیاں رنگ برنگے پھولوں اور بھانت بھانت کے خوش لحان پرندوں سے جنت کا نمونہ بنی ہوئی تھیں ۔۔ آبادی تو مختصر تھی مگر خوش پوش اور خوش مزاج لوگ رہتے تھے

میں اس تعلیمی ادارے میں اردو پڑھانے آیا تھا اور میرے کلاس میں جو بھی طلبا اور طالبات تھیں ان کو اردو ادب اور شاعری کا شوق تھا۔ یہ دیکھ کر میں نے ایک محفل مشاعرہ کا اہتمام کرایا۔ درجن بھر طلبا اور طالبات نے اس میں شرکت کی،

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ان ہی میں ایک طالبہ شیرین تھی۔اُسنے شعر کہے اور خوب کہے مگر ایک کمی تھی۔اس کے اشعار سوزِغم سے اب تک بے بہرہ لگتے تھے۔وہ ایک معصوم اور ذہین طبیعت کے بے کیف گیت تھے اور بچپن کا کھیل تھا۔

شیرین اس علاقے کے ایک پڑھے لکھے اور آباد گھرانے سے تعلق رکھتی تھی ۔صورت اور سیرت دونوں میں شیرین تھی ۔ وہ فائینل ائیر کی طالبہ تھی اور خوبصورتی کا یہ عالم کہ اس کے حسن و شباب کا چاند پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔اس کے حسن قابلیت اور اہلیت پر کوئی بھی فدا ہوسکتا تھا مگر وہ کسی کو اپنے خاطر میں نہیں لاتی تھی ۔اُس کی طبعیت میں لا اُبالی پن تھا۔ وہ آزاد طبعیت لے کر دنیا میں آئی تھی اور زندگی بھر آزاد رہنا چاہتی تھی ۔وہ سمجھتی تھی کہ متاہل زندگی اسکے بس کی نہیں اور وہ ایسے دن گزارنا چاہتی تھی

شیرین کا شاعری سے ذوق دیکھکر مجھے محسوس ہوا کہ اس کے پاس الفاظ کا خزانہ ہے اور کلام میں روانی کے ساتھ ساتھ ترنم بھی ہے لیکن اگر اس کے اشعار میں سوز و گداز ہوتو وہ عظیم شاعرہ بن سکتی ہے۔مگر ان اشعار میں غزلوں اور گیتوں میں اثر پیدا کرنے کے لئے اس کے مطمئن دل کی دنیا کو آگ لگانے کی ضرورت تھی۔ کسی خلش کے بغیر شعر گوئی میں کیا لطف ہے۔شیرین کے کلام شاعری میں یہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

لذّت پیدا کرنے کی چاہت نے مجھے اسکے نزدیک لایا۔ میں اُس کے اشعار سنتا اور کبھی کبھی خود گنگنایا کرتا تھا۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے نزدیک آ گئے اور اتنے نزدیک کہ قدرت نے شیرین کے خرمن امن وسکون میں آگ لگا ہی دی۔

رفتہ رفتہ اس کی شاعری میں نیا رنگ محسوس ہونے لگا۔ حقیقی درد کی چاشنی کہاں پوشیدہ رہ سکتی ہے۔ سب کو بے حد تعجب ہوا کہ شاعری میں یہ سرمستی سوز اور تاثیر کہاں سے پیدا ہوئی۔ عشق وہ بھی شاعر کا کیسے پوشیدہ رہ سکتا ہے۔ شاعر کے کلام کی سنجیدگی تو اس کا پتہ دے ہی دیتی ہے

میں اندر ہی اندر خوش تھا اور مطمئن بھی کہ میں نے شیرین کو اُس راستے پر لگا ہی دیا ہے جو اُسے اُس منزل تک لے سکتا ہے جہاں وہ رئیس الشعراء بن جائے شیرین کا سفر جاری تھا کہ مجھے ملک سے باہر ایک یونیورسٹی میں پڑھانے کے لئے پانچ سال کا کنٹریکٹ ملا جس پر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اس کنٹریکٹ کے لئے میں بے تاب تھا چونکہ اس کالج میں میری تقرری عارضی تھی اور مدت پوری ہو رہی تھی تو میں نے باہر جانے کی تیاری کی۔ مجھے سب سے زیادہ خوشی اس بات کی تھی کہ میں نے دوران عارضی ملازمت شیرین کو اس راہ پہ گامزن کیا جو میری چاہت تھی

میں فوراً شہر آیا اور گھر میں صرف دو دن قیام کیے بعد بیرون ملک روانہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ہوگیا۔ چونکہ کنٹریکٹ کی یہ شرط تھی کہ میں دس دن کے اندر اندر ڈیوٹی پر رپورٹ کروں اسی لئے نہ گھر میں ٹھہرنے کا زیادہ وقت تھا اور نہ یار دوستوں سے رخصت لینے کا۔ حتا کہ نہ میں شیرین سے ملا اور نہ اُس کالج میں جانے کی مہلت ملی۔

باہر جاکر میں اتنا مشغول رہا کہ کبھی گھر کی یاد بھی نہ آئی اور جب کبھی فرصت ملتی تو ان لمحات میں یہی سوچتا کہ شیرین کی شاعری کا معیار اب کیا ہوگا. کیا اُس کا شمار اب عظیم شعراء میں ہوتا ہوگا۔ دن گزرے، مہینے گزرے۔ سال گزرے اور وہ دن آ ہی گیا جب میری معیاد ملازمت پوری ہوئی۔ اس دوران میں نے بہت کچھ سیکھا تھا صرف پیسے ہی نہیں کمائے تھے۔ بہت سارے معاملات میں گورے لوگ ہم سے بہتر ہیں۔ وہ آزاد طبعیت ہوتے ہیں اور ناکامی۔ شکست، ہار اور ہمت ہارنا یہ الفاظ شاید ہی ان کی زندگی کی ڈکشنری میں ہوں۔ اُن کے ساتھ پانچ سال رہ کر میں نے زندگی کو سفید چشمے سے دیکھنا شروع کیا

جب میں گھر پہنچا تو ایسا لگا کہ وہاں میرا انتظار اس طرح سے کیا جارہا ہے جیسے روایتی انداز میں شادی کے وقت دُلہے کا سسرال میں۔ ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں۔ سب مجھ سے گلے مل رہے تھے اور جبھی مجھے اپنے وطن، اپنے گھر اور لوگوں کی اہمیت کا احساس ہوا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

دس پندرہ دن میں اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کی دعوتوں میں جاکر لذیذ کھانے کھاتا رہا اور تھوڑی سی تبدیلی کے لئے میں نے اپنے اُس پہاڑی علاقے میں جانے کا فیصلہ کیا جہاں کالج میں میری عارضی تقرری ہوئی تھی اور دوسرے دن ہی میں وہاں چلا گیا

کالج کی تب ایک عمارت تھی اب دوسری بھی بنی تھی۔ میں جب کالج کے اندر گیا تو کسی نے مجھے پہچانا نہیں کیونکہ اکثر سٹاف تبدیل ہو گیا تھا۔ ہاں صرف اردو ڈیپارٹمنٹ کا چپراسی جسے سب کا کا کہتے تھے وہ وہاں پر موجود تھا۔ کچھ دیر وہ مجھے دیکھتا رہا اور پھر ایک دم اُسنے مجھے پہچان لیا۔ اُسنے میرا تعارف کالج کے سٹاف سے کرایا۔ ہم محوِ گفتگو تھے کہ پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس ایک جوان لڑکی جس کے بال بکھرے ہوئے تھے کالج کے اندر آ گئی اور زور زور سے شعر کہنے لگی

میرے کاشانے پہ بے حجاب آ میرے محبوب
میرے گھر میں تیرے درد کے سوا کچھ اور نہیں ہے

کاکا نے مجھ سے کہا ''آپ نے پہچانا۔ یہ آپکے وقت اس کالج کی طالبہ تھی اور شاعری کرتی تھی۔ اب بھی شاعری کرتی ہے مگر اب تو یہ دیوانی ہے .... پاگل ہے...... ''شیرین'' ....

شیرین کی شاعری میں اب سوز و گداز تھا مگر وہ .... ☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نیلامی

مجھے بنک کی اس شاخ میں حال ہی میں تعینات کیا گیا تھا اور اسکی ایک خاص وجہ یہ تھی کہ اس شاخ میں بنک نے جو بھی قرضے واگزار کئے تھے اُن میں خاصی تعداد اُن قرضوں کی تھی جن کی وقت پر یا تو ادائیگی نہیں ہو رہی تھی یا جن کی وصولی میں بنک کو بہت زیادہ محنت کرنی پڑتی تھی۔ اسی لئے میں نے اولین ترجیح قرضداروں سے وصولیابی پر دیدی۔ ایسے تمام قرضداروں کی فائلیں میں نے منگائی اور غور سے اُن کا مطالعہ کرنا شروع کیا اور یہ کام میں اکثر شام کو دیر گئے آفس میں کرنے لگا۔

''وارث فاریسی'' یہ بھی ایک ایسے ہی قرضدار کی فائل تھی اور اس پر نمایاں حروف سے لکھا تھا Chronic Defaulter ''قرض نہ ادا کرنے والا سخت ترین شخص'' میں نے اپنے قرضہ انچارج کو بُلایا اور اُس سے اسکے بارے میں پوچھا ''سر کیا بتائیں۔ اس شخص نے پندرہ سال پہلے اس شاخ سے پانچ لاکھ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

روپے کا قرضہ لیا تھا۔اس کی ایک اچھی میڈیکل دکان تھی ۔مکان تھا جو ہمارے پاس گروی ہے اور ایک ماروتی گاڑی بھی تھی۔چار سال پہلے اس نے دکان بند کر کے بیچ دی۔گاڑی کا پتہ نہیں ہاں جو مکان اُس نے بنک کے پاس گروی رکھا ہے اس پر ہم نے باضابطہ قانون کے تحت تالہ چڑایا ہے''لون انچارج نے مجھے بتایا

''اچھا یہ بتاؤ۔وہ رہتا کہاں ہے اور آج کل کرتا کیا ہے؟''میں نے پوچھا

''سر۔وہ تو اب ایک یک منزلہ دو کمرے والے مکان میں رہتا ہے جو وہیں پر واقع ہے جہاں اُس کا وہ مکان ہے جس پر ہم نے تالہ چڑھایا ہے۔اور سر وہ آج کل کیا کرتا ہے پوری طرح معلوم نہیں،ہاں سنا ہے کسی فیکٹری پہ ہوتا ہے اور ہمیں شُبہ ہے کہ اُس نے دکان اور گاڑی بیچ کر وہ فیکٹری کھولی ہے لیکن کسی کو وہ یہ بتاتا نہیں ۔جب بھی ہم قرضہ وصولی کے لئے اُس کے پاس جاتے ہیں وہ حیلے بہانے بنا کے ٹال مٹول کرتا ہے۔وہ تو بڑا مکار ہے اور کاروبار میں نقصان ہونے کا ڈھونگ رچاتا ہے۔سر آپ سے پہلے جو یہاں منیجر صاب آئے تھے وہ بھی اُس کی چالاکی،مکاری اور چالبازی کے سامنے بے بس تھے۔سر،میرا مشورہ ہے کہ اس شخص کے خلاف آپ بڑی سختی سے پیش آئیں اور کاروائی کریں''

لون انچارج کی یہ باتیں سن کر میں نے''وارث فارمیسی''فائل کا بغور

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مطالعہ کرنے کے لئے اُسے اپنے ساتھ ڈیرے پر لایا۔

"وارث فارمیسی" کے مالک کا نام وارث علی ہے۔ بنک سے قرضہ حاصل کرنے کے بعد ابتدائی پندرہ سال اس کا اکونٹ بہت اچھا رہا۔ پانچ لاکھ کے قرضے پر بنک نے قریباً دس لاکھ روپیہ زائد سود کمایا ہے۔ پچھلے چار پانچ برس سے اسکا اکاونٹ ٹھیک نہیں چل رہا ہے۔ اس کے بعد اُس نے اپنی دکان بھی بند کی اور بنک کے ساتھ لین دین بھی بند کر دیا ہے۔ بنک نے قرضہ وصولی کے لئے اس کے نام نوٹس بھی دیا ہے۔ ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ تین سال پہلے اُس نے بنک کو ایک درخواست دی ہے جس میں اُس نے بنک سے گزارش کی تھی کہ اس کے کاروبار میں ناگزیر حالات کی وجہ سے کافی نقصان ہوا ہے اور وہ قرضہ کے بوجھ تلے دب گیا ہے لہذا اُسے قرضہ ادائیگی میں کچھ رعایت دی جائے۔ اُسنے یہ بھی گزارش کی تھی کہ وہ چار لاکھ روپے کا انتظام کر سکتا ہے اور بنک قرضہ پانچ لاکھ کے بدلے اُسکے چار لاکھ روپیہ کی منظوری ادا فرمائی جائے۔ لیکن بنک نے اس کی یہ درخواست مسترد کی ہے اور اُس کے خلاف کاروائی کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد اُسے اپنے رہائشی مکان سے بے دخل کر کے اس پر تالا چڑھایا گیا۔

فائل کا مطالعہ کرنے کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ اگلے دن میں قرضہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

وصولی ٹیم کے ساتھ خود وارث علی کے پاس جاؤنگا اور اُسے سمجھانے کی کوشش کرونگا کہ قرضہ ادا نہ کرنے کی صورت میں ہم اُسکے مقفل شدہ گروی مکان کی نیلامی کرنے والے ہیں جو اُس کے لئے اچھا نہ ہوگا۔

اگلے روز بنک میں دو تین گھنٹے گزارنے کے بعد میں نے اپنے ساتھ بنک کی وصولیاتی ٹیم اپنے ساتھ لی اور سیدھے وارث علی کی رہائش گاہ پہ پہنچے۔

وارث علی ایک معمر شخص تھا۔ اُسکے سر کے سارے بال سفید ہوئے تھے اور کمزور جسم کا یہ شخص سفید کرتا پاجامہ اور اُس پر کالا واسکٹ پہنے ہوئے تھا۔ میں نے اُسے اپنا تعارف دیا۔

''میں بنک شاخ کا منیجر ہوں اور حال ہی میں میں نے اپنا عہدہ سنبھالا ہے۔ میں نے کل رات آپکے لون کی فائل کا پوری طرح سے مطالعہ کیا۔ آپ پندرہ سال تک بنک کے اچھے خاصے کسٹمر رہے ہیں لیکن بعد میں آپ کو کوئی دشواری پیش آئی ہے اور آپ کے کاروبار میں نقصان ہوا ہے۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ بنک نے جو قرضہ آپ کو دیا ہے وہ کسی کے خون پسینہ کی کمائی ہے جو اُس نے بنک میں نفع کمانے کی غرض سے رکھی ہے۔ آپ قرضہ ادا نہ کرینگے تو ہم اُس کو کیا دینگے لہذا ہمیں کسی بھی طریقے سے قرضے کی وصولیابی کرنی ہے۔ آپ عزت والے ذی شعور

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آدمی ہے۔ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ آپ کوکسی قسم کی بدنامی یا بےعزتی کا سامنا ہو بہتر یہی ہے کہ آپ واجب الادا رقم فوری طور بنک کو واپس کریں ورنہ ہم آپ کے گروی شدہ مقفل مکان کی نیلامی کرنے پر مجبور ہیں''

''نیلامی'' وارث علی کے ہونٹوں پر ایک عجیب سی مسکان آگئی اور وہ دھیمی آواز میں مجھ سے مخاطب ہوا

''منیجر صاحب۔آپ نیلامی کی بات کرتے ہیں۔عزت کی ، بدنامی کی بات کرتے ہیں۔وہ تو تب کی بات تھی جب میں آپ کے بنک کے پاس چار لاکھ روپے لیکر گیا تھا اور منت سماجت کی تھی کہ مجھ پر رحم کیا جائے اور تھوڑی سے رعایت دی جائے۔بنک نے مجھ سے دس بارہ لاکھ روپیہ کی رقم صرف سود کے طور وصول کی ہے تب میرے حالات اچھے تھے۔جب میرے حالات خراب ہوئے تو بنک نے ایک لاکھ روپیہ کی رعایت دینے سے بھی صاف انکار کیا۔میں جان بوجھ کر بنک سے کسی جھوٹی بنیاد پر مدد یا رعایت کا طلب گار نہ تھا۔آپ بھی جانتے اور پوری دنیا جانتی ہے کہ جس علاقے میں ہم رہتے ہیں وہ شورش زدہ ہے اور کب کیسے حالات ہونگے کسی کو نہیں معلوم۔کبھی گولی چلتی ہے،کبھی دھماکہ ہوتا ہے،کبھی کوئی مرتا ہے، کبھی کہیں آگ لگتی ہے اور کبھی کبھی مہینوں بھر دکانیں بند رہتی ہیں۔میں بھی ان ہی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

حالات کا مارا ہوں۔ چار سال پہلے پورے تین مہینے یہاں مکمل بند رہا اور میری دکان بھی بند رہی۔ چونکہ میں ادویات فروخت کرنے کا کام کرتا تھا وہ تمام دوائیاں تقریباً زائد المعیاد ہوگئیں اور مجھے دس لاکھ روپے کا بھاری نقصان ہوا۔ بازار کی بھی کچھ رقم دوائیوں کی قیمت کے عوض واجب الادا تھی۔ میں نے دکان اور گاڑی بیچ ڈالی۔ بازار کا قرضہ ادا کیا اور پھر میرے پاس کچھ نہ رہا سوائے چار لاکھ کے۔ میں سیدھے بنک کے پاس وہ چار لاکھ روپے لیکر گیا تا کہ میرا قرضہ ادا ہو جائے لیکن بنک نے تقاضا کیا کہ پورے پانچ لاکھ ادا کروں۔ میں مایوسی کی حالت میں گھر پہنچا۔ گھر میں میری بیوی اور چار بیٹیاں تھیں۔ میری بیوی کو سب کچھ معلوم تھا۔ وہ بہت پریشان تھی اور بیمار ہونے لگی۔ پھر ایک اور مصیبت آن پڑی۔ میری بیوی عارضۂ دل میں مبتلا ہوگئی اور علاج کے لئے اُسے بیرون ریاست لے جانا پڑا جہاں اُس کا آپریشن کیا گیا جس پر تین لاکھ سے اوپر کا خرچہ آیا اور اس طرح میں کنگال ہوگیا۔ مریض بیوی اور چار بالغ بیٹیاں جس کے گھر میں ہوں اُس آرام کہاں۔ میں نے اپنے ایک جان پہچان والے کی فیکٹری میں ملازمت حاصل کی تا کہ گھر کی گاڑی چل سکے" اس کے بعد وارث علی کی آنکھوں میں آنسو آئے اور وہ ایک لمبی آہ بھر کر کہنے لگا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

"اور... منیجر صاحب۔ پھر ایک روز میری بڑی بیٹی کو دیکھنے کے لئے ایک رشتہ آیا۔ وہ لوگ اندر گھر میں بیٹھے چائے ہی پی رہے تھے کہ آپ کے بنک کے لوگ آ گئے اور ہمیں گھر خالی کرنے کو کہا۔ اُن کے ساتھ کچھ وردی پوش بھی تھے۔ ہم لوگ تو پہلے ہی سے وردی پوشوں سے خوف زدہ تھے۔ ہم ایک دم گھر سے باہر آ گئے اور اُنہوں نے گھر کو مقفل کر کے اُس پر نیلامی کا اشتہار لگا دیا۔ میری بیٹی کا رشتہ ٹوٹا۔۔۔ ہماری ساری امیدیں ٹوٹ گئیں اور ہم بکھر گئے۔ تب سے ہم ان دو کمروں میں رہ رہے ہیں جو کبھی ہمارا گودام ہوا کرتے تھے۔ منیجر صاحب۔ میری چاروں بیٹیاں اب جوانی کی حدوں کو پار کر چکی ہیں اور میں خود موت کی دہلیز پہ کھڑا ہوں۔ میرا تو پہلے ہی سب کچھ نیلام ہو چکا ہے۔ میری عزت، میری بیوی کی صحت۔ میری جوان بیٹیوں کی زندگیاں سمجھو ہمارے مستقبل کی آپ لوگوں نے پہلے ہی نیلامی کی ہے اور اب اس بے جان مکان کی نیلامی سے ہمارا کیا جائے گا

یہ کہہ کر وارث علی دھڑام سے نیچے گر گیا اور اُسکی چاروں جواں سال بیٹیاں "ابا جان، ابا جان" چلا چلا کے اُسکے دائیں بائیں کھڑی ہوگئیں اور میں... میں صرف دیکھتا رہا۔

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

خیرات

پیر صاحب کی بیوی کو سارے محلے والے احترام سے آپا کی کہہ کر پکارتے تھے۔ وہ سلیقہ مند، تیز طرار، حاضر جواب اور چاک و چوبند تھی۔ اُن کا قدیم گھریلو نوکر رحمان کاکا بچپن سے اُنکے ہاں کام کرتا تھا۔ اُس کے گھر، خاندان کا کچھا تہ پتہ نہیں تھا اور پیر صاحب اسے کسی پہاڑی علاقے سے عمر طفل میں اپنے ساتھ لایا تھا۔ رحمان کاکا بہت ہی وفادار اور فرض شناس تھا مگر دماغی طور اس کی صلاحیت میں کمی تھی۔ کچھ لوگ اُسے پاگل سمجھتے تھے مگر وہ پاگل نہیں تھا دراصل دماغی طور کمزور تھا۔

جب وہ صبح نانبائی کی دکان پر روٹی لینے آتا تھا تو محلے والے اُس سے پوچھتے ''کاکا کل آپ کے ہاں جو مرید آیا تھا اُس نے کیا لایا تھا'' مگر مجال تھی کہ وہ کبھی کہتا۔ اس کا جواب ہمیشہ یہ ہوتا تھا کہ یہ گھر کی بات ہے آپ سے کیوں کہوں؟ محلے والوں کو چڑانا اُسے اچھا لگتا تھا اور ایک روز کسی محلے والے نے اُس سے کہا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کہ کاکا تم شادی کیوں نہیں کرتے۔ دیکھو ہم سب نے شادی کی ہے اور تمہارے پیر صاحب نے بھی۔۔۔ یہ بات کاکا کے دماغ میں بیٹھ گئی اور اُس نے آپا جی سے کہا کہ وہ اُس کی شادی کرادے۔ آپا جی بڑی ہوشیار اور چالاک تھی اور اُسے کاکا کے بھولے پن کا پورا اندازہ تھا۔ اُس نے کاکا سے کہا

''کاکا۔۔۔ میں نے کب کی تمہاری شادی کی ہے۔ کیا مجھے تمہارا خیال نہیں رہتا۔ تمہاری بیوی سندر ہے.... سندر''

کاکا یہ باتیں سن کر بہت خوش ہوا اور دوسرے ہی روز سے ہمسایوں کو دو ٹوک الفاظ میں کہنے لگا کہ آپا جی نے اُس کی شادی کروائی ہے۔ بیچارہ کاکا بہت ہی بھولا تھا۔

ایک روز کاکا نے آپا جی سے کہا کہ وہ اپنی بیوی کو دیکھنا چاہتا ہے تو آپ جی نے فوراً کہا ''ٹھیک ہے، اگلے مہینے درگاہ پہ عرس لگنے والا ہے وہ بھی وہاں آئے گی۔ میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاکر تمہیں تمہاری بیوی دکھاؤنگی'' کاکا یہ سن کر پھولے نہ سمایا اور اتنا خوش ہوا جیسے اُسے زمانے بھر کی خوشیاں مل گئی ہوں۔

عرس پر کاکا تیار ہوکر آپا جی کے ساتھ درگاہ پر گیا

''دیکھ کاکا وہ رہی تمہاری بیوی۔ جس کی گود میں وہ چھوٹا دودھ پیتا بچہ ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

’’ آپا جی نے قدرے فاصلے پہ کھڑی ایک عورت کی طرف اشارہ کر کے کہا

’’لیکن آپا جی ۔ مجھے اُس کے پاس جانا ہے‘‘ کاکا نے خوشی کے مارے کہا

’’ ارے بدھو ۔ وہ تو شرماتی ہے تمہارے پاس آنے سے ۔تم یہیں سے دیکھ لو اور وہ تمہار بچہ ہے جو اُس کی گود میں ہے ۔اچھی طرح دیکھ لو ۔ بڑے ہونے پر وہ اپنی ماں کے ساتھ تمہارے پاس آئے گا‘‘ آپا جی نے بڑی چالاکی سے کاکا کے بھولے پن کا فائدہ اُٹھایا ۔

تین سال گزر گئے اور رحمان کاکا سخت بیمار ہوا ۔ڈاکٹروں نے بھی جواب دیا ۔کوئی لاعلاج بیماری تھی ۔ سب ہمسایہ اسکے بستر کے دائیں بائیں بیٹھے تھے اور وہ بستر مرگ پہ یہی کہہ رہا تھا

’’میرے ہمسایو، سنو میرے مرنے کے بعد میری بیوی اور میرا بچہ یہاں آئے گا ۔اُس سے ضرور کہنا کہ آپا جی کی خدمت کرنا ۔ میرے ان پر احسانات ہیں اگر آپا جی نہ ہوتی تو نہ میری شادی ہوتی ، نہ میری بیوی اور نہ میرا بچہ ۔ یہ ان کی ہی خیرات ہے‘‘

ان ہی الفاظ کے ساتھ رحمان کاکا نے ہمیشہ کے لئے اپنی آنکھیں بند کر لیں

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رانگ نمبر

میں آج پندرہ سال بعد پھر اُسی ریسٹورنٹ میں چائے پی رہا تھا جہاں متعدد بار میں نے تبسم کے ساتھ کچھ حسین شامیں گزاری تھیں۔ تب یہ ریسٹورنٹ بہت چھوٹا تھا اور شاذ و نادر ہی کوئی اس ریسٹورنٹ میں آتا تھا۔ اُن دنوں یہاں صرف چائے اور بسکٹ ملتے تھے، جب میں یہاں تبسم کے ساتھ آیا کرتا تھا تب نہ شاندار عمارت تھی نہ یہ بڑا لان اور نہ کار پارکنگ۔ جو آدمی چائے بناتا تھا وہی ویٹر بھی تھا مگر آج.......آج تو یہاں سب کچھ بدل گیا تھا۔ دس پندرہ ویٹر اور بڑا ڈائننگ ہال۔ اب تو یہاں بڑی بھیڑ دیکھنے کو ملتی ہے۔

پندرہ برس پہلے میں نوکری کے سلسلے میں اس چھوٹے سے قصبے میں آیا تھا یہ میری پہلی پوسٹنگ تھی اور میں بہت خوش تھا۔ آفس میں میری کسی سے جان پہچان نہیں تھی اور نہ ہی اس علاقے میں۔ چونکہ یہ جگہ میرے گھر سے کافی دور تھی لہذا رہائش کا انتظام کرنا لازمی تھا۔ مجھے اس آفس کے لوگ عجیب قسم کے لگے۔ بے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مروت۔۔۔ جب چار بج گئے تو سبھی ملازم کرسیوں سے اُٹھ کر چلے گئے اور کسی نے مجھ سے یہ تک نہ پوچھا کہ میں رات کو کہاں ٹھہر رہا ہوں۔ جب سارے لوگ چلے گئے تو دفتر کے چپراسی نے مجھ سے کہا

''بابو جی۔ سب لوگ تو چلے گئے ہیں۔ مجھے آفس بند کرنا ہے''

''یہاں رات ٹھہرنے کے لئے کہیں کوئی ہوٹل ہے'' میں نے چپراسی سے پوچھا

''واہ رے ... بابو جی ۔۔ یہاں اور ہوٹل۔ کوئی شہر ناہی ہے کہ ہوٹل ہونگے۔ کیا آپ کا کوئی ڈیرہ ویرہ نہیں ہے؟''

''نہیں چاچا....اسی لئے پوچھ رہا ہوں'' میں نے کہا

''تو بابو جی جب تک آپ کے رہنے کا انتظام ہو جائے گا۔ آپ میرے گھر میں ٹھہرئے'' چپراسی نے مجھ سے کہا

''نہیں چاچا۔۔۔ میں۔۔۔۔'' میں نے ابھی بات بھی پوری نہیں کی تھی کہ اُس نے میری بات کاٹ دی

''ادھر سے آپ مجھے چاچا کہتے ہیں اور پھر میرے گھر آنے میں کون سی رکاوٹ اُدھر میں اور میری بیوی رہتی ہے۔ میرا بیٹا بھی سرکاری ملازم ہے اور وہ اپنی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بیوی بچوں کے ساتھ شہر میں رہتا ہے۔ چلئے، آپ میرے ساتھ'' اُس نے میرا بیگ جس میں میرے کچھ کپڑے تھے اُٹھایا اور مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے گیا۔

میں ہفتہ بھر وہاں رہا اور اس دوران دوسری جگہ رہنے کا انتظام کیا۔ میرے دماغ میں یہ بات گونجتی رہی کہ اس آفس کے لوگوں کا رویہ کیوں عجیب ہے لیکن ایک ماہ کے اندر ہی میں سمجھ گیا کہ اس آفس میں دراصل کام کا کافی بوجھ ہے اور ایک دوسرے سے ملنے یا بات کرنے کا موقعہ ہی نہیں ملتا ہے۔ سبھی اپنے اپنے کام میں مشغول رہتے تھے اور کسی کو یہ فرصت نہیں کہ دوسرے کے بارے میں سوچے۔ ان حالات میں اُن کے اُٹھنے بیٹھنے اور سوچنے کا ایک مخصوص طرز بن گئی تھی ورنہ وہ بھی انسانی صفات کے مالک تھے

میں جس مکان میں رہنے لگا تھا۔ اس میں میرے سوا کوئی اور نہیں رہتا تھا، دراصل مالک مکان اپنی فیملی کے ساتھ ریاست کے باہر رہتا تھا اور کبھی کبھار ہی یہاں آتا۔ مکان میں پوری فرنشنگ اُسی کی تھی۔ مکان کے کرایہ میں فرنشنگ اور فون کے چارجز بھی شامل تھے۔ جگہ تھوڑی مہنگی تھی مگر ان سہولیات کی وجہ سے واجب تھی۔

ایک روز جب صبح کو میں آفس جانے کی تیاری کر رہا تھا تو فون کی گھنٹی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بجی۔ میں نے فون اُٹھایا تو کسی لڑکی کا فون تھا

''ڈاکٹر صاحب...کل شام سے میرے سر میں درد ہو رہا ہے'' وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ میں نے جواب دیا ''میڈم یہ رانگ نمبر ہے'' اور میں نے فون کاٹ دیا۔

فون کی گھنٹی کچھ منٹوں کے بعد پھر بجنے لگی

''ڈاکٹر صاحب'' پھر وہی سریلی آواز

''میڈم۔ یہ رانگ نمبر ہے۔ یہ کسی ڈاکٹر صاحب کا نمبر نہیں ہے''

''سوری۔ پتہ نہیں یہ نمبر کیوں لگ رہا ہے'' وہ بولی

''میڈم۔۔۔کوئی بات نہیں۔۔کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ دراصل آپ کے سر میں درد ہے لہذا آپ اچھی طرح سے فون کا نمبر نہیں لگا سکتی'' میں نے اُس سے کہا

'' آپ کو یہ کیسے معلوم کہ میرے سر میں درد ہے کیا آپ....'' اُس نے پوچھا

''میں کوئی غیب کی بات نہیں کر رہا ہوں ۔ دراصل آپ ہی نے جب مجھے پہلے فون کیا تھا تو بتایا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کل شام سے سر میں درد ہے۔''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

وہ خوب ہنسی ''میں بھی پاگل ہوں۔ مجھے یاد ہی نہیں رہا کہ آپ کو ڈاکٹر صاحب سمجھ کر میں نے سر درد کی بات کی کہ سر درد نے مجھے پریشان کر رکھا ہے اسی لئے ایسی بات ہوئی''۔ آپ نے صحیح کہا

''خیر آپ کی ہنسی سے آپ کا سر درد قدرے ہلکا ہوا ہوگا'' میں نے اُسے بتایا

آپ تو واقعی عجیب آدمی ہےٗ میرے سر کا درد تو واقعی کچھ ہلکا ہو گیا ہے۔ اچھا اب ذرا یہ بتائے کہ آپ کون ہیں؟'' اُس نے پوچھا

''جان کر کیا کرینگی۔ میں ایک اجنبی ہوں۔ ویسے میرا نام امجد ہے اور یہاں اس مکان میں کرایے پہ رہتا ہوں۔ فرینڈس کالونی میں''

''اچھا امجد صاحب۔ آپ کا شکریہ۔ میں نے آپ کا کافی وقت لیا۔ پھر کبھی بات ہوگی'' اور اُس نے فون کاٹ دیا

اس روز سے میں اُس لڑکی کے بارے میں عجیب وغریب باتیں سوچنے لگا اور اک اضطرابی کیفیت سی پیدا ہوئی۔ جب آدمی کسی اجنبی شہر میں اکیلا ہو تو پھر اُس طرح کا واقعہ ہونا۔ اضطراب اور بیتابی تو لازمی ہے۔ اب میری نظر فون اور کان گھنٹی پہ لگے رہتے تھے کہ ہو نہ ہو اُس کا فون آئے۔ اور چند روز بعد اُس کا فون آ ہی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

گیا

"امجد صاحب۔ میں تبسُم بول رہی ہوں۔" بنا پوچھے اُس نے اپنا نام بتا

دیا

"تبسم جی! آداب' اب آپ کی طبعیت کیسی ہے۔ سر درد دور ہو گیا" میں

نے پوچھا

"امجد صاحب ڈاکٹر نہ ہوتے ہوئے بھی آپ ڈاکٹر ہیں۔ آپ کی باتوں

سے ہی میرا سر درد دور ہو گیا۔ میں تو اُسی روز آپ کا شکریہ ادا کرتی لیکن ہمارا فون

خراب ہو گیا تھا"

"تبسم جی۔ شکریہ ایسے نہیں چلے گا"

"پھر کیسے"

"کچھ کھلایئے، پلایئے تو سہی"

"ٹھیک ہے بتائے، کب اور کہاں" وہ ایک دم بول پڑی

"آپ جہاں چاہیں، جب چاہیں، میں تو حاضر ہوں"

ٹھیک آج پانچ بجے شام ہائی وے کے دائیں طرف لذیذ ریسٹورنٹ

ہے۔ آپ کی فرینڈس کالونی سے ایک میل کی دوری پر"

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

یہ بات تو میری سمجھ میں آ گئی کہ وہ اسی علاقے میں رہتی ہے ورنہ اُسے فرینڈس کالونی کا پتہ کیسے معلوم ہوتا

میں خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا کہ اس اجنبی جگہ کسی لڑکی سے بات کرنے اور جان پہچان کا موقع ملا لیکن ذہن میں بہت سارے سوالات تھے۔ یہ لڑکی ہوگی یا عورت۔ کیسی ہوگی۔ کون ہوگی؟

جب میں لذیذ ریسٹورنٹ پہنچا وہاں کوئی نہیں تھا۔ تھوڑے وقفے کے بعد ایک پری نما خوبصورت جوان لڑکی ریسٹورنٹ کے اندر آئی۔ ہرنی چال، لمبے بال اور سرمئی آنکھوں والی یہ حسینہ میری طرف بڑھی اور کہا ''امجد صاحب''

''ہاں۔۔اور آپ تبسم'' میں نے کھڑے ہو کر پوچھا

وہ خوب ہنسی اور کہا'' دیکھا۔ میں نے آپ کو پہچاننے میں کوئی غلطی نہیں کی۔ میرے دماغ اور تصور میں آپ کی جو تصویر بنی تھی۔ آپ بالکل ایسے ہی ہیں اور میں...''

''آپ کے بارے میں جتنا سوچا تھا آپ اُس سے بھی زیادہ حسین اور خوبصورت ہیں'' میں نے جواب دیا

اسکے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا اور ہفتے دس دن بعد ہم ضرور ملتے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ہمیں ایک دوسرے میں دلچسپی پیدا ہونے لگی اور ایک روز مجھ سے رہا نہ گیا

''میں جانتا ہوں تبسم مجھے اس طرح یہ بات نہیں کرنی چاہئے تھی لیکن میں اب اظہار کئے بنا نہیں رہ سکتا۔ میں تمہیں چاہتا ہوں، تمہیں پسند کرتا ہوں اور اب مجھے میرے دل پہ اختیار نہیں رہا ہے، یہ گستاخ دل تم سے محبت کرتا ہے، میں بے انتہا کوشش کے باوجود بھی اپنے جذبات نہ چھپا سکا یا شاید میں چھپانا نہیں چاہتا تھا' میں نے اس طرح اپنے دل کی بات زبان تک لائی

شبنم نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا اور صرف اپنی آنکھیں جھکائیں

''اگر تمہیں بُرا لگا ہو تو میں اسکے لئے معذرت چاہتا ہوں۔ شاید مجھے ایسا نہیں سوچنا چاہئے تھا۔ میں بہت مجبور ہو گیا تھا۔ میں نہ جانے کب سے، اپنے دل سے جنگ کر رہا تھا۔ میں تمہیں کس طرح سمجھاؤں کہ تمہارے لئے میرے دل میں کیا جذبات ہیں'' میں نے تبسم سے کہا

وہ تھوڑا سا شرمائی اور کہنے لگی'' آپ بہت اچھے ہیں۔ اور آپ نے جو کہا میں نے سن لیا۔ یقین مانو۔ میرے دل کی بات کہی ہے۔ میں بھی تمہیں بہت چاہتی ہوں'' یہ کہہ کر وہ مسکراتی ہوئی چلی گئی

میں بہت خوش قسمت تھا کہ تبسم میری شریک حیات بننے کے لئے راضی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تھی اور اسکی یہ اپنی چاہت تھی۔ میں یہ خوشی کسی کے ساتھ بانٹنا چاہتا تھا مگر کس کے ساتھ۔ اب مجھے آفس میں تین مہینے سے زیادہ عرصہ ہو گیا تھا اور اس دوران میری تھوڑی سی جان پہچان اور تعلقات دفتر کے دوسرے بابو سلمان سے ہوگئی تھی۔ میں نے دفتر سے نکلتے وقت سلمان کو بتایا۔ وہ ایک دوسرے علاقے کا رہنے والا تھا اور اُس کا سسرال اس علاقے میں تھا۔

میں نے اُسے بتایا ''سلمان بھائی کل آپ دفتری اوقات کے بعد میرے ساتھ آئے گا میں آپ کو اپنی ہونے والی شریک حیات سے ملاؤنگا''

''اچھا امجد۔ ٹھیک ہے میں آؤنگا لیکن جلدی کرنا کیونکہ میرے گاؤں جانے والی آخری گاڑی ساڑھے پانچ بجے نکلتی ہے'' سلمان نے کہا

''سلمان بھائی۔ آپ بھی کیا خوب ہیں۔ آپ رات کو میرے پاس ٹھہریے اور ہاں اگر سسرال والوں کے ہاں دعوت کھانے کا شوق ہے تو شوق وہیں رہیئے رات کو'' میں نے سلمان سے کہا

''امجد بھائی، میں رات کو ٹھہر نہیں سکتا۔ گھر میں میرے والد صاحب ہیں اور اُن کی طبیعت خراب ہے۔ اور رہی میری بیگم وہ تو ہفتے میں ایک روز میکے جاتی ہی رہتی ہے کہیں وہ گھر پر نہ ہو تو۔۔۔ نہیں میرا گھر لوٹنا ضروری ہے''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

چار بجے ہم دونوں دفتر سے نکلے تو راستے میں سلمان نے مجھ سے پوچھا

" بھئی امجد، آپ نے یہ بتایا نہیں کہ آپ کی ہونے والی شریک حیات کہاں رہتی ہے اور اُس کا نام کیا ہے"

"سلمان بھائی، میں تو نہیں کہونگا۔ آپ خود ہی پوچھ لینا"

"جب میں اور سلمان ریسٹورنٹ میں پہنچے تو تبسم ہمیں دیکھ کر ایکدم کھڑی ہوگئی اور اُس کے ہوش اُڑ گئے اس کا چہرا پسینے سے شرابور ہوگیا"

"تبسم، تم یہاں کیا کر رہی ہو" سلمان نے اُس سے پوچھا اور میری طرف دیکھ کر کہا "میری شریک حیات ہے" اور آپ اپنی شریک حیات سے ملایئے کہاں ہے"

دراصل تبسم کا نہیں میرا رانگ نمبر لگ گیا تھا

آج پندرہ برس بعد اس ریسٹورنٹ میں داخل ہوکر مجھے ایسا لگا جیسے یہ کل ہی کی بات ہے

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

باعث دام

ارشد آج بہت خوش تھا اُس کی بیوی اور بیٹی خوشی سے جھوم رہے تھے۔ آخر اُنہوں نے ایک گاڑی خریدی تھی۔ سفید رنگ کی ماروتی۔ اگلی سیٹ پہ ارشد اور پچھلی سیٹ پر اُس کی بیوی اور بیٹی بیٹھی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ارشد کا بھانجا تھا اور وہ گاڑی چلا رہا تھا کیونکہ ارشد کو ابھی ڈرائیونگ نہیں آتی تھی۔

ارشد ایک سرکاری ملازم تھا اور اُس کا مکان میں روڈ سے تھوڑے فاصلے پر تھا اور اُنکے گھر ایک چھوٹی سی گلی سے گزرنا پڑتا تھا۔ شریف النفس اور با اخلاق ارشد کو پورے محلّہ میں سب لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ پابند صوم وصلواہ ہونے کی وجہ سے محلّہ کی مسجد کا متولی بھی تھا۔ اگرچہ محلّہ میں کچھ بااثر، صاحب ثروت اور اعلیٰ عہدوں پر فائز لوگ بھی رہائش پزیر تھے لیکن ارشد کی ایمانداری اور اوصاف گُل کی وجہ سے وہ سب سے نمایاں تھا۔ ارشد کی زندگی سکون اور چین سے گزرتی تھی اور اس بات پر سبھی کو رشک بھی تھا۔ محلّہ میں سب لوگوں کے پاس

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

گاڑیاں تھیں مگر ارشد ہی ایسا واحد شخص تھا جس کے پاس گاڑی نہیں تھی۔ جب اُس کی بیٹی نے دسویں جماعت پاس کی اور نئے سکول میں داخل ہوئی تو اُس نے وہاں دیکھا کہ اکثر لڑکیوں کے ابو انہیں سکول لانے اور واپس لے جانے کے لئے اپنی اپنی گاڑیوں میں لاتے ہیں۔ وہ احساس کمتری کا شکار ہونے لگی اور ایک روز اپنی ماں سے کہا

''اماں۔ ہمارے سکول میں جو لڑکیاں پڑھتی ہیں اس سب کے گھر والوں کے پاس گاڑیاں ہیں۔ آپ بھی ابو سے کہیئے نا ہم بھی گاڑی لائینگے''

بیٹی کی بات سن کر ماں نے اُسے یقین دلایا کہ اُس کے ابو سے بات کرینگے۔ آخر ماں ماں ہی ہوتی ہے، بیٹی میں ہی اُس کی ساری خوشیاں ہوتی ہیں

ارشد جب شام کو عشاء کی نماز پڑھ کر مسجد سے واپس آیا اور بیوی سے ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگا تو اُس کی بیوی نے باتوں باتوں میں گاڑی خریدنے کی بات چھیڑی

''ہمارے محلے میں تو سب کے پاس گاڑیاں ہیں اور صرف ہم ہی ہیں جن کے پاس گاڑی نہیں۔ ہمیں بھی ایک گاڑی لانی چاہیئے۔ یہ کوئی فضول خرچی یا عیش کی چیز نہیں بلکہ وقت کی ضرورت ہے''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''ابھی ہمیں گاڑی خریدنی نہیں چاہئے۔ ابھی تو ہماری بیٹی زیرِ تعلیم ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ وہ ڈاکٹر بن جائے۔ دو سال کی ہی تو بات ہے۔ بارہویں پاس کرنے پر وہ انٹرنس کا امتحان دے گی۔ خدا نے چاہا تو سیٹ ملے گی پھر کوئی بات نہیں۔ تب گاڑی خریدیں گے اور اگر خدانخواستہ سیٹ نہیں ملی تو پرائیویٹ طور اُس کا داخلہ کرنا ہوگا جس کے لئے کافی رقم درکار ہوگی۔ تب پیسوں کی ضرورت پڑے گی لہذا ابھی تمہیں گاڑی نہیں چاہئیے۔'' ارشد نے اپنی بیوی کو سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ کہاں ماننے والی تھی۔ عورت تو عورت ہوتی ہے ضد کی پکی۔ وہ کہنے لگی

''آپ تو ہر وقت کہتے رہتے ہیں کہ خدا پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔ کل کا کیا بھروسہ ہمیں آج کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ اگر ہم گاڑی آج خریدیں تو کیا خدا ہماری بیٹی کے لئے دو سال بعد اپنے رحم و کرم سے اُس کی تمنا پوری نہیں کرے گا۔ ہماری بیٹی بھی چاہتی ہے کہ ہمیں گاڑی خریدنی چاہئے۔ اس کے سوا ہمارا کون ہے۔ سب کچھ تو اُسی کے لئے ہے جو کچھ ہمارا ہے۔ چاہے آپ کچھ بھی کریں لیکن ہمیں گاڑی چاہئے''

ارشد نے اگرچہ اپنی طرف سے اپنی بیوی کو پھر سے سمجھانے کی کوشش کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

لیکن وہ کہاں ماننے والا تھی اور آخر ارشد کو اپنی ماروتی گاڑی خرید نے ہی پڑی

اب جبکہ گاڑی آہی گئی تو ارشد کے ہاں ایک مسئلہ کھڑا ہو گیا وہ تھا گاڑی پارکنگ کا چونکہ اُس کے گھر تک گاڑی نہیں جا سکتی تھی لہذا اُسے وہ گاڑی اپنے بھانجے کے گھر پر ہی رکھنی پڑی

گاڑی بھی آ گئی مگر کس کام کی۔ وہ تو ارشد کے بھانجے کے گھر میں تھی اور اُس کو وہی چلایا کرتا تھا۔ یہ بات ارشد کی بیوی کو گوارا نہ ہوئی اور اُس نے ارشد سے کہہ ہی دیا کہ گاڑی کو وہاں نہ رکھیں۔ جس طرح بہت سارے لوگ مین روڈ پہ گاڑی رکھتے ہیں کیوں نہ ہم بھی گاڑی وہیں پہ رکھیں۔ آپ ہی کہتے ہیں کہ مال و جان کا مالک خدا ہے اور اسکی حفاظت اُسی کے ہاتھ میں ہے

اس طرح اب انہوں نے گاڑی کو مین روڈ پر ہی رکھنا شروع کیا اور ہر صبح و شام کو گاڑی کو ایک بار ضرور دیکھتے تھے اور کبھی کبھی ارشد کی بیوی دن میں دو دو تین تین بار مین روڈ پر نکلتی تا کہ دیکھے کہ گاڑی وہیں پر ہے

ایک روز فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد جب ارشد گھر پہنچا اور چائے پی کے وہ ٹیلی ویژن سے نیوز بلیٹن سننے لگا تو اُس نے سنا کہ رات کو شہر کے مین چوک میں ایک کار پکڑی کی گئی ہے جس کے اندر گولہ بارود تھا۔ گاڑی میں سوار افراد

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بھاگنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ وہ فوراً کھڑا ہو گیا اور گھر سے نکل کر میں روڈ پر آ گیا۔ وہاں اپنی گاڑی کو نہ پاکر اُس کے ہوش اُڑ گئے ۔ واپس گھر کا رخ کیا اور بیوی کو سب کچھ بتایا۔ دونوں پریشان ہو گئے ۔ اب کیا کریں۔ دماغ بھی سوچنے سے قاصر تھا۔ ابھی وہ پریشانی کے عالم میں ہی تھے کہ باہر سے پولیس کا ایک دستہ گھر کے اندر داخل ہوا اور ارشد کو پکڑ کے لے گئے ۔ ماں بیٹی چلاتی رہی سینی کوبی کرتی رہی اور روتی رہی مگر وہ ارشد کو اپنے ساتھ لے ہی گئے

ارشد کی ماروتی گاڑی میں ہی ہتھیار اور گولہ بارود پکڑا گیا تھا۔ ارشد نے لاکھ کوشش کی ارشد نے پولیس کو سمجھانے کی کہ اس کی گاڑی کوئی چرا کے لے گیا ہے اور اُسے ہتھیار یا گولہ بارود کے بارے میں کچھ علم نہیں مگر پولیس کہاں ماننے والی تھی ۔ وہ بھی تب جب وہ کسی شورش زدہ علاقے میں تعینات ہوں اور وسیع اختیارات کے مالک ہوں ۔ نہ شہادت ، نہ ثبوت کی ضرورت، نہ عدالت لازمی اور نہ انصاف

ارشد کو خصوصی قانون کے تحت دو سال کے لئے جیل بھیج دیا گیا اور اُس کی بیوی اور بیٹی۔ گھر میں واویلا کرتی رہ گئی

''ہمیں گاڑی نہیں چاہئے تھی..ابو چاہئے'' اُس کی بیٹی رو رو کے کہہ رہی تھی....وہ خاموش گُم صُم بیٹھی تھی۔

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کشکول

گھر سے میں بھاگ کے آیا تھا۔ ابا اور ماں کی روز روز کی ڈانٹ سے میں تنگ آ گیا تھا۔ یونیورسٹی پاس کرنے کے بعد بھی میں پچھلے سات سال سے بیکار تھا اور اسی آس میں دفتروں کے چکر لگاتا اور نوکری کے لئے فارم بھرتا رہا کہ کبھی نہ کبھی نوکری مل ہی جائے گی۔ ابا جان بھی اب ریٹائر ہو گئے تھے اور اُن کے پنشن کے سوا گھر کی آمدن کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ جب شام کو میں دن بھر دفتروں کی خاک چھان کر گھر آتا تھا مجھے روز سننا پڑتا۔

''کب تک تم ایسے ہی در بدر بھٹکتے پھرو گے۔ کچھ کام کاج کر کے دو چار روپیہ کما کے ہمارا بوجھ بھی ہلکا کر دیتے۔ تمہیں شرم نہیں آتی'' ابا جان کی یہ ڈانٹ میرے لئے سُم قاتل کے برابر تھی میں کرتا بھی کیا، میرے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں تھا اور میں تنگ آ کر گھر سے بھاگ گیا

تھکا ماندہ بھوکا۔ جیب میں ایک کوڑی بھی نہیں۔ میں ایک بستی میں پہنچ گیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بڑی بڑی شاندار عمارتیں، بڑی کشادہ سڑکیں، جنت نما باغیچے، خوبصورت گاڑیاں یہ تو امیروں، رئیسوں یا بڑے بڑے حاکموں یا لیڈروں کی بستی ہوگی۔ کافی سرمایہ ہوگا ان کے پاس۔ عیش و آرام کی ہر چیز ان کے پاس ہوگی۔ خوش نصیب ہیں یہ لوگ۔ ان کو کسی چیز کی کمی نہیں۔ اللہ کا سب کچھ دیا ہوا ہے اور ہم ہیں کہ جو ایک ایک روٹی کے لئے خون پسینہ ایک کرتے ہیں۔ ہماری قسمت میں عیش و آرام کہاں۔ ہم تو ہر چیز کے محتاج ہیں اور غلام بن کے رہ گئے ہیں'' میں خیالوں میں ہی ان کی قسمت پر رشک کر رہا تھا اور اپنی قسمت کو کوس رہا تھا

چونکہ مجھے شدت کی بھوک لگی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ پہلے کچھ کھالوں۔ کسی دروازے پر دستک دیکر کھانے کے لئے کچھ مانگوں۔ یہ بستی بڑی آباد ہے۔ ان لوگوں سے ضرور کھانے کو کچھ ملے گا

جب میں نے ان شاندار عمارتوں کے دروازے کھٹکھٹائے تو میں نے ایک عجیب سا عالم دیکھا۔ ہر دروازے پر ان شاندار عمارتوں کے مالک ہاتھوں میں کشکول لئے بھیک مانگ رہے تھے

''میرے رب ! یہ کیسی عجیب بستی اور یہ کیسے لوگ۔۔۔ ان کی آوازیں جانی پہچانی لگ رہی تھیں لیکن چہرے انجان۔ کہاں کے امیر اور رئیس ہیں یہ لوگ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

۔۔یہ تو بھکاری ہیں، ہاتھوں میں کشکول لئے۔۔۔یہ بھلا مجھے کیا دینگے''

''بابا، خدا کے نام پہ کچھ دیدو بابا'' ایک تیز اور بلند آواز سے میں جاگ گیا ایک عجیب سا خواب دیکھا تھا میں نے'' میں نے آنکھیں ملتے ہوئے کھڑکی سے آنگن میں جھانکا تو دیکھا ایک بھکاری ہاتھوں میں کشکول لئے بھیک مانگ رہا تھا

''بابا خدا کے نام پہ کچھ دیدو بابا''

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

جذبات

نسیم صبح کے سرد جھونکے خواب سحری کو اور زیادہ گہرا کر دیتے تھے اور ہندوؤں کی زندگی کا سب سے شاندار پہلو یہی تھا کہ سورج نکلنے سے پہلے ہی ہر گھر میں رکھے ہوئے بتوں کی پوجا پوری شردھا سے شروع ہو جاتی تھی اور پھر یہ مندروں مین بھی جا کر پوجا کیا کرتے ہیں۔ اس بستی میں صرف ہندو لوگ ہی رہتے تھے اور ارمان ابھی چند ماہ پہلے ہی یہاں آیا تھا۔ وہ ایک پوسٹ آفس میں ملازم تھا

ارمان جس مکان میں رہتا تھا اس کے قریب کے مکان میں ایک لڑکی رہتی تھی جس کا دنیا میں کوئی نہیں تھا۔ اس کا بھائی بھی چند دنوں پہلے فوت ہو چکا تھا جو اپنی اکلوتی بہن کا آخری سہارا تھا۔ یہ جوان اور بلا کی حسین ہونے کے ساتھ غیور اور خوددار بھی تھی۔ مذہبی عقیدہ کی پکی تھی اور روز سورج نکلنے سے پہلے پوجا کرنے مندر جایا کرتی تھی۔ مردوں سے اُسے سخت نفرت تھی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ارمان پر اُس کی خوبصورتی اور حسن کا اتنا اثر پڑا کہ اسے اس دوشیزہ سے جان پہچان کرنے کی چاہت پیدا ہوئی۔ جب یہ حسین لڑکی صبح کو پاس کے مندر میں پوجا کرنے جاتی تو ارمان راستے میں اُس کا انتظار کرتا۔ چادر میں لپٹی لڑکی جب مندر کی راہ لیتی تو ارمان دیکھتا رہتا۔ لڑکی مندر میں جاتی تو ارمان ساتھ ہو لیتا۔ لڑکی مندر میں پوجا کرتی تو ارمان بھی تب تک مندر کے دروازے پہ کھڑا رہتا۔ ارمان کو یقین ہو گیا تھا کہ اس کے حسن میں پاکیزگی ہے اور وہ برسات کی پھٹی ہوئی کونپل سے زیادہ نرم اور نازک ہے۔

کئی دن بیت گئے.....ایک روز لڑکی مندر سے واپس اپنے گھر آرہی تھی اور ارمان اُسکے پیچھے چل رہا تھا۔ وہ رک گئی اور ارمان سے کہا

''بھائی۔ تم شاید مورتی پوجا نہیں جانتے ہو۔ تم مندر کیوں آتے ہو۔۔۔شاید پردیسی ہو''

ارمان نے جواب دیا ''میں واقعی پردیسی ہوں۔ میں ایک مسلمان ہوں۔ میں مندر میں صرف تمہاری پوجا کیلئے جاتا ہوں''

لڑکی بولی ''شکل وصورت سے تم شریف آدمی معلوم ہوتے ہو۔ میں تمہیں روزانہ دیکھتی ہوں''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ارمان تو لڑکی کا گرویدہ ہو گیا تھا اور اُس کے حسن پہ فدا تھا وہ بولا

''کیا تم مجھے اپنی پوجا کی اجازت دے سکتی ہو۔ تمہارا نام کیا ہے''

لڑکی نے ارمان کے چہرے کو دیر تک گھورنے کے بعد کہا

''میرا نام لتا ہے۔ بھائی اگر بہن کی پوجا کر سکتا ہے تو تمہیں اجازت ہے''
یہ کہہ کر لتا نے اپنے گھر کی راہ لی

ارمان لتا سے مانوس ہو چکا تھا۔ وہ لتا کو محبوبہ بنانا چاہتا تھا نہ کہ بہن۔ اور کوئی بھی لڑکی بیک وقت محبوبہ اور بہن نہیں ہو سکتی۔ بہت سوچ کے بعد اُس نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنا حالِ دل لتا کو سنائے گا

اگلے روز جب ارمان اور لتا کی ملاقات ہوئی تو اس سے پہلے کہ ارمان کچھ کہتا، لتا نے اُس سے کہا'' بھائی۔ تم مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہو، بتاؤ کیا کہنا ہے۔ چلو میرے گھر تک چلو''

لتا کے گھر میں تنہائی تھی اور ارمان کے دل کے شعلے بھڑک اُٹھے اور کہا'' میں تمہیں بہن نہیں بنا سکتا۔ میں تمہیں صرف اور صرف محبوبہ بنا سکتا ہوں''

''میں تمہیں بھائی کہہ چکی ہوں اور تم آخری سانس تک میرے بھائی ہی رہو گے۔ تم مجھے محبوبہ سمجھ سکتے ہو مگر میں تمہیں اپنا بھائی ہی سمجھونگی۔ اگر ایک بہن

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اپنے بھائی کی محبوبہ بن سکتی ہے تو میں تمہاری محبوبہ بھی ہوں''

ارمان ایک عجیب اُلجھن کا شکار ہوا اور سوچتا رہا کہ ایک بہن محبوبہ کیونکر ہو سکتی ہے۔ کہیں ہمارا مذہب اس میں رکاوٹ نہیں ہے۔ ارمان نے لتا سے پوچھا

''کہیں یہ بات تو نہیں کہ میں ایک مسلمان ہوں اور تم ایک ہندو اور اسی لئے تم میری محبوبہ بننے کو تیار نہیں۔ تم ہی بتاؤ تم مجھے کیسے مل سکتی ہو''

''لتا تو تمہیں دل دے چکی ہے۔؛ تم ہندو ہوتے یا کچھ اور میں تو تمہاری بہن بننا ہی پسند کرونگی'' لتا نے جواب دیا اور بولی'' تم ایک بہادر، خوبرو نوجوان ہو مجھے بہن کیوں نہیں سمجھتے۔ اپنے جذبات پہ قابو کرنا سیکھو۔ ایک بار مجھے بہن کہو، تمہاری پوجا کرونگی اور جہاں چاہو وہاں تمہارے ساتھ چلونگی۔ اپنی زندگی تمہارے لئے وقف کردونگی''

ارمان دل و جان سے لتا کو چاہتا تھا۔ وہ بار بار اپنے آپ سے سوال کرتا رہا کہ کیا وہ لتا کو بہن بنا سکتا ہے۔ وہ تو اُس کی زندگی بن چکی تھی۔ وہ لتا سے جھوٹ بھی نہیں بول سکتا تھا۔ وہ دل والا تھا کوئی ریاکار نہیں۔ وہ لتا کو محبوبہ ہی بنانا چاہتا تھا جبکہ لتا اُسے بھائی۔ تیسرا راستہ کوئی نہ تھا

جب ایک روز لتا کی بات چلی تو اُس نے ارمان سے کہا'' بھائی میری

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شادی کی بات ہورہی ہے۔ایک جاگیردار کا بیٹا ہے اور کنوارا ہے مجھے اپنی دلہن بنانا چاہتا ہے۔تمہاری کیا رائے ہے'' ارمان انگاروں پر لوٹنے لگا اور کہا'' میں تمہیں اپنی بہن بنالونگا تو تم اُس سے شادی نہیں کروگی''

'' بھائی ۔تمہارے ارادے ابھی کمزور ہیں۔سوچ سمجھ کر فیصلہ کرلو پھر جواب دو''لتا تو ارمان کے جذبات سے پوری طرح واقف تھی

ارمان نے بہت منتیں مانگیں،نفل روزے رکھے اور نماز حاجت پڑھنے لگا کہ اُسے لتا ملے

چونکہ ارمان اس بستی میں ایک پردیسی تھا اس لئے اُس حرکتوں پر لوگوں کی کڑی نگاہ تھی ۔ارمان اور لتا کے تعلقات پر چہ مہ گوئیاں ہونے لگیں۔ایک جوان مرد اور ایک جوان عورت کا تنہائی میں ملنا،دنیا والوں کی نظروں میں مشکوک تھا۔ ایک مسلمان نوجوان ایک ہندو جوان لڑکی کا بھائی کیسے ہوسکتا ہے۔پورے علاقے میں اس بات پر آگ لگ گئی اور لوگ ارمان کے خون کے پیاسے ہو گئے ۔لاٹھیاں اُٹھا کر لوگوں کی ایک بڑی جماعت نے اس مکان پر دھاوابول دیا جس میں ارمان رہتا تھا۔لوگوں نے در و دیوار توڑ ڈالے اور جب ارمان گھر سے باہر نکلا تو لاٹھیوں کی برسات میں وہ لہولہان ہو گیا۔لتا سے نہ دیکھا گیا اور وہ اُسے بچانے کے لئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

باہر آ گئی اور ارمان سے بغلگیر ہو گئی ''میرے سوامی۔۔۔میرے پتی دیو'' ......

لتا اور ارمان کی روح جسد خاکی سے پرواز کر گئی اور جذبات میں ایک

عجیب فیصلہ ہوا

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نجومی

''جیوتشی رام کمار علم نجوم کے زبردست ماہر ہیں۔ آج سے پہلے انہوں نے جو پیشن گوئیاں کیں ہیں وہ حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی ہیں۔ آپ بھی اپنے مستقبل کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں تو آپ کو اب بیرون ریاست جانے کی ضرورت نہیں۔ لوگوں کے اصرار پر جیوتشی رام کمار اب آپ کے شہر میں آچکے ہیں۔ جلدی کیجئے جیوتشی چند دنوں کے لئے یہاں ٹھہرنے والے ہیں''

یہ اشتہار دیکھ کر الطاف نے اخبار خریدا اور سیدھے گھر کی راہ لی جہاں اصغر پہلے ہی اُس کا انتظار کر رہا تھا

''ارے یار۔ تم تو روز اپنے مستقبل کے بارے میں پریشان رہے ہو۔ کب نوکری ملے گی، کب شادی ہوگی، کب گھر بس جائے گا، کب تیری بہن کے ہاتھوں میں مہندی لگے گی۔۔۔۔۔ دیکھ۔۔ آج میں نے ایک ایسے مشہور جیوتشی کا پتہ حاصل کر لیا ہے جس کی ہر پیشن گوئی صحیح ثابت ہوتی ہے'' الطاف نے اپنے جگری

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

یار اصغر کے ہاتھ میں اخبار تھما دیا اور خود پڑھنے کو کہا

''تم بھی خوب ہو الطاف ۔ تمہیں تو معلوم ہے میں جیوتش اور نجوم جیسی باتوں کو نہیں مانتا۔ یہ سب مکاری ہے۔ اوپر والے نے جو کچھ مقدر میں لکھا ہے وہ مل ہی جائے گا۔ مانا کہ میں پریشانیوں میں اُلجھا ہوں لیکن میرا یقین ہے کہ جس نے مجھے ان پریشانیوں میں ڈالا ہے وہی ان سے نجات دلا دے گا'' یہ کہہ کر اصغر نے واپس اخبار الطاف کے ہاتھ میں تھما دیا۔

''ارے یار۔ تم بھی عجیب ہو۔ مجھے تمہاری اتنی فکر ہے لیکن تم....... تم تو کچھ سمجھ ہی نہیں رہے ہو۔ اوپر والے نے ہی تو تقدیر لکھی ہے لیکن وہ چھپائی نہیں ہے۔ ہماری ہاتھوں کی لکیروں میں اسے چھاپ دیا ہے اور یہ چھاپ پڑھنے کا ایک خاص علم ہے اور وہی جیوتش کہلاتا ہے۔ اس علم کو دنیا مان چکی ہے اور یہی نہیں بلکہ قسمت میں کچھ بُرا لکھا ہو تو اُس ے دور کرنے اور کم کرنے کی ترکیبیں بھی اسی علم کی بنیاد پر بتائی جاتی ہیں۔ تم میری مانو۔ کل ہی میرے ساتھ آجاؤ اور نجومی کو اپنا ہاتھ دکھاؤ'' الطاف اپنے یار کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا

''سن الطاف ۔ یہ سب محض دل خوش کرنے کا بہانہ ہے اور میں بہانوں کے بل پہ زندہ رہنا نہیں چاہتا۔ تقدیر مقدم ہے اور اس کا بدل کسی بھی صورت میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ممکن نہیں''

''اصغر میں تمہیں سمجھاتا ہوں کہ تقدیر میں لکھی بُری چیزوں کا اثر کم کس طرح ہو جاتا ہے۔ مانو تقدیر میں یہ لکھا ہے کہ فلاں روز کافی بارش ہوگی اور تمہیں گھر سے باہر نکلنا ضروری ہے تو قدرتی طور بارش سے بھیگ جاؤ گے۔ اس کا اثر اس طرح کم ہوگا کہ اگر تمہیں چھتری دے دیں جس کو لے کر تم بارش ہوتے ہوئے بھی بھیگنے سے بچ جاؤ گے۔ گویا بارش کو کوئی روک نہیں سکتا لیکن اس کا اثر تو کم ہوسکتا ہے'' الطاف ہر ڈھنگ سے اصغر کو نجومی کے پاس جانے کے لئے راضی کر رہا تھا

''اچھا یار۔ تم ضد کر رہے ہو۔ چلو ہم کل چلیں گے اور دیکھتے ہیں کہ تمہارا نجومی کیا کہتا ہے'' اور اس طرح اصغر نجومی کے اس چلنے کو تیار ہو گیا

الطاف اور اصغر بچپن کے دوست تھے اور دونوں نے بی اے تک اکٹھے تعلیم حاصل کی تھی۔ الطاف کو تو نوکری مل گئی لیکن اصغر پانچ سال سے دفتروں کے چکر کاٹ رہا تھا۔ جیسے اُس کی قسمت اُس سے روٹھ گئی تھی۔ وہ بچپن ہی میں ماں کے سایہ شفقت سے محروم ہو چکا تھا اور جب اُس نے بی اے کا امتحان پاس کیا تو اُس کا بیمار باپ اُس کا نتیجہ سننے کے ایک ہفتہ بعد ہی اللہ کو پیارا ہو گیا۔ اب گھر میں اصغر اور اُس کی چھوٹی بہن نازیہ تھی جس دسویں میں زیر تعلیم تھی۔ پرائیویٹ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ٹیوشن پڑھانے سے جو تھوڑے بہت پیسے ملتے تھے اُن پہ ہی گھر کا گزارا ہوتا تھا۔ الطاف اس کا جگری دوست تھا اور وہ اصغر کے بارے مین ہمیشہ سوچتا رہتا تھا اور اسی لئے اب وہ دنیائی سہارے چھوڑ کر اصغر کی تقدیر سنوارنے کے لئے نجومی کی مدد کرنا چاہتا تھا۔

بالآخر دونوں دوست جیوتشی رام کمار سے ملنے شہر چلے گئے۔ جس ہوٹل اور جس کمرے میں جیوتشی جی رہتے تھے اگر چہ وہاں کوئی بھیڑ نہین تھی لیکن جیوتشی کے ایک آدمی نے انہیں باہر قریباً آدھے گھنٹے تک انتظار کروایا۔ جب وہ کمرے کے اندر داخل ہوئے تو اُنہوں نے خلاف توقع ایک جوان، صاف شفاف چہرے والے شخص کو دیکھا۔ نہ اُسکے سر پہ کوئی پگڑی تھی اور نہ چہرے پر داڑھی لیکن اُس کی آنکھیں پُرکشش تھیں اور ہونٹوں پر مسکراہٹ۔

"تیرے ہاتھوں کی لکیریں صاف اور شاندار ہیں۔ تمہاری زندگی میں بہت جلد غم واندوہ کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ تم خوب پیسہ کماؤ گے اور عیش کی زندگی بسر کرو گے لیکن اس کے لئے تمہیں ملک سے باہر جانا ہوگا۔ ہاں یہ بھی صاف دکھائی دے رہا ہے کہ پہلے پہلے تمہیں پیسہ کمانے میں مشکل پیش آئے گی لیکن وہ بہت جلد دور ہو جائے گی اور اس کے لئے میں تمہیں ایک نگینہ دونگا جو ہمیشہ اپنے پاس

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رکھ دینا۔"

جیوتشی نے ایک طرف رکھے ہوئے ایک تھیلے سے ایک سرخ مائل رنگ کا ایک نگینہ نکالا اور اصغر کو دے دیا۔ جب الطاف نے پانچ سو روپے کے دو نوٹ جیب سے نکال کر جیوتشی کو دے دئے تو جیوتشی نے یہ کہہ کر واپس کر دئے کہ مجھے اصغر سے بڑی رقم لینی ہے لیکن ابھی نہیں...وقت آنے پر...جیوتشی کا یہ طریقہ دیکھ اور اُس کی باتیں سن کر دونوں دوست حیران ہوئے۔ خیر دونوں ہوٹل سے نکل کر سیدھے گھر کی گاڑی پکڑنے بس اڈے کی طرف چل پڑے

"ارے یار الطاف۔۔اچھا ہوا کہ تمہارا ایک ہزار روپے بچ گیا لیکن میں نے پہلی بار کسی کو اس طرح پیسے واپس کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ مجھے تو دو ہی باتیں سوجھتی ہیں یا تو یہ بالکل انجان ہے اور ہاتھ کی لکیریں پڑھنا نہیں جانتا۔ لگتا ہے یہ ایک ڈھونگ ہے اور کہیں اس کا یہ ڈھونگ نہ ٹوٹے اس لئے اُس نے پیسہ لینے سے انکار کیا۔ دوسری صورت یہ کہ اگر وہ یہ علم جانتا ہے تو اُس نے میرے ہاتھ کی لکیروں سے میرے مقدر میں لکھی بدقسمتی کو پڑھ کر یہی سوچا ہوگا کہ میرا تو کچھ ہونے والا نہیں اس لئے ترس کھا کر ہمارا روپیہ ہمیں واپس کر دیا" اصغر کہے جا رہا تھا

"سنا صغر۔ تم نے اپنی آنکھوں پر کالے رنگ کا چشمہ پہنا ہے جبھی تجھے ہر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

چیز کالی دکھائی دیتی ہے۔ ہر رات کے بعد صبح طلوع ہوتی ہے۔ یہ قانون قدرت ہے دیکھ لینا کہ جیوتشی نے جو کچھ کہا وہ صد فیصد سچ ہوگا" الطاف نے اصغر کی بات کاٹتے ہوئے کہا

صرف دو ماہ بعد ہی اصغر کی ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جس نے اُسے دوبئ میں نوکری دلوانے کی بات کی۔ اصغر بہت خوش تھا لیکن نازیہ کی پریشانی تھی۔ وہ الطاف کے گھر گیا اور وہاں الطاف اور اُس کے ماں باپ سے اپنی پریشانی کا ذکر کیا۔ الطاف کے والدین نے اصغر کو بتایا کہ ان کے لئے وہ الطاف سے کم نہیں اور نازیہ اُن کی اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ تیسری بیٹی ہے اُسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ۔ جب تک وہ دوبئ میں رہے گا تب تک نازیہ اُن کے پاس رہے گی۔ اصغر نے اُن کا شکریہ ادا کیا لیکن سماج اور سماجی روایات کا بھی کچھ لحاظ تھا۔ دوستی اپنی جگہ لیکن بالغ لڑکی کا دوسروں کے گھر میں رہنا۔ وہ بھی نہ جانے کتنے سال۔ یہ بات اُس کو صحیح نہیں لگی۔ اب تو بس ایک ہی راستہ تھا کہ نازیہ کو اُس کے ماموں کے ہاں رکھا جائے۔۔۔۔ اور وہ دن آہی گیا جب اصغر کو دوبئ جانے کا پروانہ ملا۔ نازیہ کو ماموں کے گھر چھوڑ کر وہ خود دوبئ کی طرف روانہ ہوا۔

دوبئ پہنچ کر وہ لگاتار دو چار مہینے بے روزگار گھومتا رہا اور کہیں ایک ہزار کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بھی نوکری نہ ملی۔ بالآخر ایک مزدور کی حیثیت سے کام کرنے لگا لیکن حالات تھے کہ سنبھلنے کا نام ہی نہیں لیتے تھے جہاں کہیں بھی جاتا کام بگڑ تا۔ ہر طرف ناکامی ہی ناکامی اس کے ساتھ چپک گئی ہو۔ ایک روز اصغر اپنے بیگ میں کچھ کپڑے نکال رہا تھ تو وہاں سے وہ لال رنگ کا نگینہ ملا جو جیوتشی نے اُسے یہ کہہ کر دیا تھا کہ اُسے اپنے پاس ہمیشہ رکھے تاکہ مشکل لمحات میں کام آئے۔ بادل نخواستہ اصغر نے وہ نگینہ اپنی جیب میں رکھا۔ دوسرے روز جب وہ کام ڈھونڈ نے نکلا تو اُسے ایک پرائیویٹ فرم میں ایک جاب مل گیا۔ وہ خوشی خوشی کمرے میں آیا اور نگینے کو جیب سے نکال کر چوم لیا۔ زندگی نے اب رفتار پکڑ لی۔ اپنی ذہانت، قابلیت اور محنت کی وجہ سے صرف دو ماہ بعد ہی اُسے فرم میں اچھی خاصی نوکری حاصل ہوئی۔ دو سال کا معاہدہ ہوا اور تنخواہ اور معاہدے کے دوسرے فوائد کے تحت ہزار روپے پر کام کرنے والا اصغراب لوکھوں روپے کمانے لگا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اصغر کی زندگی میں ایک ٹھہراو اور سنجیدگی مزید بڑھ گئی۔ اُس نے حالات سے بہت کچھ سیکھا تھا۔ ادھر الطاف اپنے دوست کی ترقی سے بہت خوش تھا لیکن نازیہ اپنے ماموں کے ہاں گُم صم اور پریشان رہتی تھی۔ ایک تو اُسے بھائی کی یاد ستاتی تھی اور دوسرے یہ کہ ماموں کے ہاں اُسے وہ پیار نہیں ملتا تھا جس کی اُسے توقع تھی۔ در

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اصل ماموں بھی اُسے بوجھ سمجھنے لگا تھا

دوسال کیسے بیت گئے اصغر کو پتہ ہی نہ چلا۔ نوٹ کمانے میں مصروف وہ دنوں کے نام اور مہینوں کی تاریخ بھول چکا تھا۔ آخر وہ دن آ ہی گیا جب لکھ پتی اصغر اپنے وطن۔ اپنے گھر، اپنی بہن اور اپنے دوست کی طرف روانہ ہوا۔

جونہی بس اڈے پر بس سے اُترا تو الطاف اُس کا انتظار کر رہا تھا دونوں دوست گلے ملے اور آنکھوں سے خوشی کے آنسو ٹپکے۔ سامان اُٹھا کر دونوں الطاف کے گھر کی طرف چل دئے۔ الطاف کے گھر والے بھی باہری دروازے پر کھڑے تھے۔ اندر آ کر نمکین چائے کی گرم گرم پیالی نوش کر کے اصغر ماموں کے گھر چلا گیا جہاں نازیہ کی آنکھیں اُس کا راستہ تک رہی تھیں۔ اصغر کو دیکھ کر وہ حواس باختہ ہوگئی اور زور زور سے رونے لگی۔ بھائی کو گلے لگا کر جیسے چپک گئی ۔دونوں بھائی بہن بہت دیر تک ایک دوسرے سے چپک کر روتے رہے۔ ماموں کے گھر میں کھانا کھا کر اصغر اپنی لاڈلی بہن کو اپنے گھر لے گیا۔ گھر میں الطاف نے پہلے ہی صفائی کروائی تھی۔

دن گزرتے دیر نہیں لگتی۔ اصغر نے اپنا ایک کارخانہ کھولا اور خاصے اچھے پیمانے پر کاروبار شروع کیا۔ کہتے ہیں کہ جب دینے والا دیتا ہے چھپر پھاڑ کے دیتا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ہے۔ اصغر کی بھی خوب کمائی ہوئی اور صرف چند برسوں میں وہ علاقے کا امیر ترین آدمی بن گیا۔ نازیہ کی شادی ایک امیرزادے کے ساتھ دھوم دھاما سے ہوئی جبکہ خود بھی اُس نے ایک امیر گھر میں ہی شادی رچائی۔ گاڑی بنگلہ سب کچھ مل گیا۔ اصغر نے اپنا کاروبار شہر تک پھیلایا اور وہاں بڑا شوروم کھولا

"بھگوان کے نام پہ ایک روپیہ دے صاحب۔۔۔ بھگوان آپ کا بھلا کرے" ایک بوڑھا بھکاری پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس اور چہرے پہ بے ترتیب داڑھی لئے اصغر کے پاؤں پکڑ کر گڑگڑا رہا تھا

اصغر نے اپنی جیب سے پرس نکالا اور کچھ پیسے نکال کر جوں ہی بھکاری کے ہاتھ پہ رکھنے چاہے تو اُس کی نظر بھکاری کے چہرے پر پڑی۔ اُسے یہ چہرا جانا پہچانا لگا "میں نے یہ چہرا پہلے بھی کہیں دیکھا ہے...... یہ جانی پہچانی صورت" دماغ پہ ذرا زور ڈال کر وہ ایک دم چلایا "نجومی"

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

طلاق

''اے ٹوٹے ہوئے دل میں بسنے والے، اے دکھی اور لاچار کے زخمی سینے اور چاک جگر سے محبت کرنے والے۔ اے ستم رسیدہ اور مغموم کی دل دوز آہیں سننے والے۔ میرا دل ٹوٹا ہوا ہے۔ میرا جگر چھلنی ہے۔ میرا سینہ داغدار ہے۔ میں نے زمانے کے وہ ستم سہے ہیں جن سے پتھر پانی ہو جائے۔ ہر طرف تاریکی ہے۔ کوئی لمحہ ایسا نہیں جب مصیبتوں کے سائے میرے اوپر نہ منڈلاتے ہوں۔ یارب دو عالم۔ اب ایک اور چوٹ کھائی ہے۔ میں ناتوان و کمزور ہوں، مجھے اور میری معصوم بیٹی کے حال پہ رحم فرما۔۔۔ میرے رب''

عشا کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد میں عجب چاچا کے بغیر کوئی نہیں تھا اور وہ زار زار رو رہا تھا اور رب ذوالجلال سے دست بہ دعا تھا۔ سنا کہ تنہائی میں رو رو کر جب بندہ اپنے رب سے کچھ مانگتا ہے تو رب بھی اُسے نا امید نہیں کرتا اور عجب چاچا بھی اسی اُمید کے ساتھ دعا مانگ رہا تھا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عجب چاچا کا گھر ایسی جگہ واقع تھا جہاں گاؤں کی آبادی ہو کر دور دور تک وسیع میدان اور کھیت ہی کھیت نظر آرہے تھے۔ جن کے درمیان کہیں کہیں دیو قامت درخت کھڑے تھے۔ کسی کس وقت ہوا کا جھونکا آتا تو درختوں کی جھومتی ہوئی ٹہنیوں سے سرسر کی آوازیں آنے لگتی تھیں۔ عجب چاچا دراصل اس گاؤں میں واحد شخص تھا جسکے پاس زمین تھی نہ زراعت۔ وہ کھیتوں اور باغوں کی چوکیداری کرتا تھا۔ گاؤں کے سبھی لوگ اسے عجب چاچا کہتے تھے۔ عجب چاچا کی بیوی دس برس پہلے اللہ کو پیاری ہو گئی تھی اور اُس کے گھر میں اُس کی اکلوتی بیٹی حسینہ تھی۔ حسینہ صرف نام سے ہی نہیں بلکہ شکل وصورت سے بھی حسین تھی اور اُس نے جوانی کی دہلیز پر بھی قدم رکھا تھا۔ ان کے گھر میں پچھلے کئی مہینوں سے ارباز بھی رہنے لگا تھا۔ وہ ایک سرکاری سکول میں ٹیچر تھا اور چند ماہ پہلے ہی اسکی پوسٹنگ گاؤں کے پرائمری سکول میں ہوئی تھی۔ رہنے والا تو وہ شہر کا تھا، چونکہ گاؤں اُس کے شہر سے کافی دور تھا لہذا وہ عجب چاچا کے ہاں کرایہ پہ رہتا تھا۔

گرمیوں کے دن تھے اور اماوس کی رات تھی۔ گاؤں والے گہری نیند میں سو رہے تھے اور عجب چاچا کھیتوں اور باغوں کی رکھوالی کر رہا تھا اور وہ اپنے گھر سے اتنا دور تھا کہ اُسکی للکار بھی اب سنائی نہیں دے رہی تھی۔ ہر طرف خاموشی تھی اور

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عجب چاچا کے گھر پر اُسکی بیٹی حسینہ اور ارباز تھا۔ خوبصورت ، چاک و چوبند، پُر کشش، حسین وجمیل لڑکی اور ایک چاک و چوبند مرد کا رات کے وقت اس طرح تنہائی میں ہونا۔ انسانی نفسیات کا تقاضا ہے انسان کے خواہشات اور جذبات ان حالت میں بھڑک اُٹھتے ہیں۔ ایک عجیب بے پناہ قوت پیدا ہو جاتی ہے اور اس قوت کے آگے بڑے بڑے رشی منیوں کی سادھنا نے بھی دم توڑ دیا ہے۔ ماچس اور تیل ایک جگہ ہوں اور آگ نہ لگ جائے یہ کیسے ممکن ہے۔ ارباز اپنے کمرے سے نکل کر حسینہ کے کمرے کے اندر داخل ہوا۔ اُس پر حریص ونفسانیت کا بھوت سوار ہو چکا تھا۔ حسینہ چیختی چلاتی رہی مگر ارباز نے اُس کی عصمت کو تار تار کر دیاااور اس طرح وہ ارباز کی ہوس کا شکار ہو کر اپنے کنوارے پن سے محروم ہوگئی۔ گویا اُس کی زندگی ہی لُٹ گئی ہو۔

عجب چاچا جب فجر کی اذان کے بعد گھر پہنچا تو بیٹی کی حالت دیکھ کر وہ حواس باختہ ہوا۔ وہ چیخا چلایا لیکن ارباز فرار ہو چکا تھا۔ سارے گاؤں والے جمع ہو گئے۔ ایک طرف سبھی کی آنکھیں اشک بار تھیں تو دوسری طرف بدلے کی آگ میں سارا گاؤں جل رہا تھا۔ ارباز کی تلاش شروع ہوئی اور دو دن بعد اُس کا ایک پیغام ملا کہ وہ حسینہ سے شادی کرنے کے لئے تیار ہے۔ بڑے بوڑھوں نے عجب

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

چاچا کو صلح دی کہ وہ اس شادی پہ راضی ہو جائے۔

عجب چاچا بیچارا....وہ تو کشمکش میں مبتلا تھا۔ اسکی بیٹی کی حالت اب ایسی تھی کہ کوئی بھی شخص اُسکے ساتھ شادی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ وہ ارباز کے خون کا پیاسا تھا لیکن حالات کی نزاکت دیکھ کر اور سمجھ کر اسکے بغیر اور کوئی چارہ نہ تھا کہ اپنی بیٹی کی شادی ارباز سے کر دے۔

حسینہ کی شادی ارباز سے کیا ہوئی۔ گاؤں والے سب کچھ بھول گئے۔ ارباز کی تعریفیں کرنے لگے ''دراصل ارباز ایک شریف زادہ ہے۔ یہ شہری نوجوان کسی اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے ورنہ کون آدمی کسی لڑکی کی عزت سے کھلواڑ کر کے اُسے اپناتا ہے۔ یہ لڑکا تو لاکھوں میں ایک ہے۔ ہر طرف یہی باتیں ہو رہی تھیں اور ارباز نے تو سارے گاؤں کے سامنے اپنی کیئے پر شرمندگی کا اظہار کیا اور روتے روتے یہ وعدہ بھی کیا کہ وہ تب تک اس گاؤں سے اپنی دلہن کو بیاہ کر نہ لے جائے گا جب تک گاؤں کے سبھی لوگ اور خاص کر عجب چاچا اُسے معاف نہیں کرے گا۔ وہ گڑگڑا کے چاچا کے قدموں پہ گر پڑا۔ سبھی کی آنکھیں بھر آئیں اور ارباز سے گلے مل گئے۔ ارباز اپنی دلہن کے ساتھ گاؤں میں رہنے لگا۔

تین ماہ بعد ارباز کی ٹرانسفر شہر میں ہوئی اور اُس نے اپنی بیوی کو ساتھ لے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کر شہر کی راہ لی۔ دونوں میاں بیوی خوشی خوشی شہر کی طرف روانہ ہوئے اور جب وہ شہر کی گاڑی میں سوار ہوئے تو پورے گاؤں والے اُنہیں رخصت کرنے کے لئے وہاں پر موجود تھے۔ نیک دعاؤں اور خواہشات کے ساتھ ارباز اور حسینہ کو الوداع کیا گیا جب سے ہی عجب چاچا پنجگانہ نماز کا پابند ہو گیا تھا اور خدا کا شکر کرتے کرتے اُس کی زبان نہیں تھکتی تھی۔

لیکن آج، آج اُس کی دعاؤں میں دکھ اور درد پنہاں تھا اور شکر کے بجائے شکوہ کے الفاظ تھے کیونکہ اُس کی بیٹی حسینہ کل شہر سے گاؤں آئی تھی اور اُس کے ہاتھ میں اُس کے خاوند نے ایک لفافہ تھما دیا تھا اور کہا تھا گاؤں جا کر اپنے باپ کو دے دے۔ عجب چاچا تو پڑھا لکھا تھا نہیں اُس نے وہ لفافہ اور اُسے میں رکھا کاغذ ماسٹر جی سے پڑھوایا۔ اُس کاغذ نے حسینہ اور عجب چاچا کی زندگیاں اُلٹ دی یہ طلاق نامہ تھا

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

خط

"میری جان !تبسّم

تم میری اس عجیب فطرت پر حیران و ششدر ہو گی مگر مجھے ایسا قدرت نے بنایا ہے۔تم نے مجھ سے محبت کرنے کی کوشش کی لیکن میں بچتا رہا۔اس لئے نہیں کہ مجھے تم سے محبت نہ تھی۔تم تو میرے روم روم میں سما چکی تھی۔تمہارے بغیر میری زندگی ادھوری ہے لیکن تمہاری محبت کا جواب اس لئے نہ دے سکا کہ میں تمہاری زندگی کو خراب نہیں کر سکتا..............میں نے تم سے محبت کی ہے چاہا ہے تمہیں دھوکہ کیسے دیتا۔کاش تم محبت کرنے سے پہلے سوچتی کہ میں ہمیشہ کیوں مسکراتا تھا۔میں ایک ایسی جان لیوا بیماری میں مبتلا ہوں لا علاج ہے۔تمام ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے اور میں زندگی کے آخری ایام گزار رہا ہوں۔ میں تمہیں شریک حیات بنا کر تمہیں تنہائی ، اُداسی ، پریشانی اور اجیرن زندگی نہیں دے سکتا۔تمہارے سامنے ایک طویل زندگی ہے اور میرے سامنے میری موت۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مجھے مجبوراً تمہارا ساتھ چھوڑنا پڑا اور اب موت ہی میرا ساتھ دے گی لیکن مرنے سے پہلے میں اپنی محبت کا واسطہ دے کر تم سے التجا کرتا ہوں کہ میرے خیال کو دل سے باہر نکال دے۔ مجھے بھول جاؤ اور اپنی زندگی کو تباہی سے بچالو تاکہ میں آرام سے موت کی آغوش میں سو سکوں''

تمہارا: افروز ''

افروز کا یہ خط تبسُم کے لئے آمد قیامت سے کم نہ تھا۔ اُس کی تمام خوشیاں بکھر گئیں اور اُس کے تمام خواب ٹوٹ گئے

افروز اور تبسم اس شہر کے رہنے والے نہیں تھے۔ دلی میں وہ بسلسلہ تعلیم آئے تھے اور ایک ہی کالونی میں دو الگ الگ فلیٹس میں رہتے تھے۔ اُن کی پہلی ملاقات اُس وقت ہوئی تھی جب وہ دونوں بس کے انتظار میں بس سٹاپ پر کھڑے تھے۔ تبسُم کافی خوبصورت تھی رعنائیوں کی ایک مکمل تصویر۔ اُسکی مسکراہٹ کا نرالا انداز۔ اُس کی دو محبوب نگاہیں جو ہمیشہ دو ستاروں کی طرح چمکتی رہتی تھیں۔ افروز کے دل پر پوری طرح مسلط تھیں۔ افروز جب بھی تبسم کو دیکھتا وہ سب کچھ بھول جاتا۔ قدم ڈگمگا جاتے اور پیشانی پر پسینہ کی بوندیں چمک اُٹھتیں۔ اُن کی پہلی ملاقات کیا ہوئی جیسے وہ ایک دوسرے کے ہو گئے۔ آخر کار دل کی بات زبان پر

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آہی گئی اور دو دل ایک ہو گئے ۔ اب تبسم چاندنی تھی اور افروز چکور۔ وہ گھنٹوں خوابوں کی دنیا میں کھو کر مستقبل کے شاندار خواب دیکھنے لگے ۔ اجنبیت کی جو دیوار دونوں کے درمیان حائل تھی شب میں سورج کی طرح غائب ہو چکی تھی ۔۔ دنیا کے تمام قوموں سے بے نیاز ، افروز اور تبسم کی محبت پروان چڑھتی جا رہی تھی ۔ تبسم تو حد سے زیادہ گرویدہ تھی وہ صرف اور صرف افروز کی پرستش کرنا چاہتی تھی ۔ اس نے تو اپنی آرزوؤں کے ضیا پاش محل میں جس کی ہر ہر روش پر خلد بریں کے متبسم پھول لہلہا رہے تھے افروز کو لا بٹھایا تھا۔ افروز بھی تبسم کو حد سے زیادہ چاہتا تھا اس کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ ہوتی تھی

دن گزرتے گئے اور ایک رات... چاندنی اپنے پورے نور کے ساتھ کائنات پہ مسلط تھی ۔ لطیف خوشگوار ہوا کے جھونکے جذبات کو جھولا جھلا رہے تھے اور افروز اپنے کمرے میں ایک کتاب پڑھ رہا تھا اچانک افروز کو پورے جسم میں عجیب سا درد محسوس ہونے لگا۔ مشکل سے رات گزری اور صبح ڈاکٹر کے پاس چلا گیا ہفتہ بھر دوائی لی لیکن کچھ افاقہ نہ ہوا۔ درد بڑھتا گیا اور یوں وہ شہر کے ایک بڑے ہسپتال میں چلا گیا۔ تشخیص کے بعد پتہ چلا کہ وہ ایک جان لیوا بیماری کا شکار ہے۔ کینسر کا مریض ہے اور آخری سٹیج پر ہے۔ اس مرحلہ پر اُس کا کوئی علاج نہیں اور وہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

صرف چند ماہ کا مہمان ہے۔ یہ باتیں ڈاکٹر آپس میں ایک کمرے میں کر رہے تھے جس کا دروازہ ادھ کھلا تھا اور افروز اُن کی یہ ساری باتیں سن رہا تھا۔ اُسکے ہوش اُڑ گئے۔ اُس کی عجیب کیفیت ہوگئی جیسے اُس پر کوئی پہاڑ ٹوٹ پڑا ہو وہ اب ڈاکٹروں سے ملنا بھی نہیں چاہتا تھا کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ ڈاکٹر اُسے صحیح بات نہیں بتائینگے۔ اُن کا کام ہی ہے مریضوں کو سچی جھوٹی تسلیاں دینا۔ وہ ہسپتال میں کسی سے ملے بنا اپنے فلیٹ میں واپس آیا۔ وہ خوب رویا یہاں تک کہ اُس کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ اسکے سوا وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔ قدرت کی باتیں قدرت ہی جانے۔ اُس کے فیصلے کے سامنے انسان بے بس۔ کاتب تقدیر کی تحریر کون مٹا سکتا ہے۔ اُسنے اپنا بسترہ گول کیا اور واپس اپنے گھر کشمیر جانے کا فیصلہ کیا اور دلی چھوڑنے سے پہلے تبسُم کو وہ خط لکھا۔

تقدیر... جس کے سامنے ہر تدبیر بے سود نظر آتی ہے۔ انسانوں کی زندگیوں میں کیا رنگ بدلتی ہے۔ تبسم دوڑتے دوڑتے افروز کے فلیٹ پہ گئی۔ وہاں تالا لگا ہوا تھا اور چوکیدار نے بتایا کہ افروز نے فلیٹ خالی کیا ہے اور گھر چلا گیا ہے

وقت ہر زخم کا مرہم ہے اور دن گزرنے کے ساتھ انسانی یاداشت بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ بھولنا انسان کی سرشت میں ہے ورنہ کارِ جہاں کیسے چلے گا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تبسم نے اپنی تعلیم مکمل کی اور اپنے شہر بھوپال چلی گئی

تبسم کو اچھی نوکری ملی اور اُس کی شادی ایک ڈاکٹر سے ہوئی۔ دونوں میاں بیوی خوش وخرم اپنی زندگی گزارنے لگے۔ ایک بچے نے اُن کی زندگی میں قدم رکھا اور زندگی کی گاڑی نے رفتار پکڑی۔ شادی کے پانچ سال بعد دونوں میاں بیوی گھومنے کے لئے کشمیر آ گئے------

جب دونوں میاں بیوی اپنے ننھے بیٹے کی انگلی تھامے پہلگام سے آگے کلب پارک میں داخل ہو گئے اور وہاں کی سرسبز گھاس پہ بیٹھ گئے، اچانک اُن کی نظر ایک درخت کے نیچے بیٹھے ایک جوان پر پڑی جس کی پیٹھ اُن کی طرف تھی۔ پارک میں سبھی لوگ چہل پہل میں مصروف تھے لیکن یہ شخص کوئی حرکت نہیں کر رہا تھا۔ دونوں میاں بیوی اُس کی طرف متوجہ ہوئی اور کچھ دیر بعد وہ اُس نوجوان کی طرف چل پڑے۔ جب وہ اُسکے سامنے پہنچے تو وہ اُن کو دیکھ کر ایکدم کھڑا ہو گیا وہ اُن کو خاموش نظروں سے دیکھنے لگا اور اچانک اُس کے منہ سے ایک آواز اُبھری
"تبسم"

ڈاکٹر واحد اور تبسم اُس کی زبان سے یہ نام سن کر متحیر ہوئے

"تبسم جی، میں افروز ہوں جو آپ کے ساتھ دلی میں اُس کالونی میں رہتا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

تھا جہاں آپ دوران تعلیم رہتی تھیں''

افروز نے تبسم کو پہچان لیا تھا کیونکہ وہ ابھی تک تبسم کو بھولا نہ تھا

''لیکن افروز۔۔۔''تبسم نے پوچھنا چاہا

''ہاں میں ابھی تک زندہ ہوں۔کیوں اور کیسے یہ مجھے خود بھی نہیں معلوم''

تبسم نے اپنے خاوند ڈاکٹر واحد کا تعارف افروز سے کروایا اور اُس کی بیماری کے بارے میں سب کچھ بتایا

''لیکن یہ۔یہ کیسے ممکن ہو کہ آپ ابھی تک۔۔۔۔''ڈاکٹر واحد کے لہجے میں حیرت تھی

''دراصل میں نے جو باتیں ڈاکٹروں کی سنی تھیں وہ میرے بارے میں نہیں بلکہ کسی اور بیمار کے بارے میں تھیں۔۔۔نہ میں کینسر کا مریض تھا اور نہ ہی کسی اور جان لیوا بیماری کا لیکن یہ بات مجھے پانچ سال کے بعد پتہ چلی جب میں اُسی ہسپتال میں ڈاکٹروں سے ملنے اور یہ پوچھنے گیا کہ میں ابھی تک زندہ کیسے ہوں۔تب جا کے مجھے اس حقیقت کا پتہ چلا''

تبسم افروز کو دیکھتی رہی جس نے ایک غلط فہمی پر اپنے تمام جذبات کا گلہ گھونٹا تھا۔جس نے تبسم کے ارمانوں اور تمناؤں کی کشتی ڈبوئی تھی ☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عورت

اگر مرد عورت کی فطرت کا بغور مطالعہ کرے تو اُس کو معلوم ہو جائے گا کہ عورت کن خوبیوں کی مالک ہے۔ عورت تو مرد کے لئے جنت ہے اور اسی وجہ سے شاعر اس کو جنت ارضی کی حور تصور کرتا ہے۔ عورت کی فطرت سمجھ لینا اس کو اپنا گرویدہ بنالیتا ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ وہ اپنے شوہر کی آنکھ کا نور بن جائے جو ضائع نہ ہو وہ سراپا محبت ہے۔ جس کی آغوش میں کونین کی دائمی مسرتیں پوشیدہ ہیں۔ وہ ایک مقصد ہستی ہے جس کی گود میں قومیں پلتی ہیں بڑھتی اور پروان چڑھتی ہیں زندگی محبت سے عبارت ہے اور محبت عورت ہے۔ نازک، دلنشین اور لطیف خوشبو جو روح انسانی کو ہمیشہ معطر رکھتی ہے۔ عورت ایک ملکوتی نغمہ ہے جو فضاؤں میں ہمیشہ گونجتا رہتا ہے۔ پاکیزگی شرافت اور معصومیت کی دیوی اور وفا کا جیتا جاگتا ثبوت عورت ہی ہے''

ارشد نے عورت کی خوبیوں پر ایک لمبی تقریر جھاڑ دی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ارشد میرے ساتھ تامل ناڈو کے سیلم ضلع کی ایک پاش کالونی فیر لینڈ میں ایک فلیٹ میں رہتا تھا۔ ہم دونوں کی نئی تقرری ہوئی تھی اور ہماری یہ پہلی پوسٹنگ تھی۔ اسے اتفاق کہیے یا کچھ اور کہ میں اور ارشد یونیورسٹی میں اکٹھے پڑھتے تھے اور روم میٹ تھے۔ ارشد نہایت شریف مگر قابل اور ذہین تھا۔ دراصل میرے گھر سے کل فون آیا تھا کہ میرے گھر والے میری شادی کرنا چاہتے ہیں اور میری مرضی پوچھ رہے ہیں۔ میں تو شادی کے خلاف پہلے سے ہی تھا کیونکہ عورت ذات سے مجھے نفرت تھی اور اسی لئے میں نے سیدھے سیدھے گھر والوں کو بتایا کہ میں شادی نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ اب انہوں نے آج ارشد کو فون کیا تھا تا کہ وہ مجھے سمجھائے لیکن میں نے ارشد کو صاف صاف بتا دیا کہ مجھے عورت ذات پر بھروسہ نہیں اور اب ارشد مجھے دلائل دیکر عورت ذات کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہا تھا

''اور ارشد...... جب عورت اپنے صحیح رنگ میں ظاہر ہوتی ہے تو مرد کیا وہ سارے نظام کو درہم برہم کر دیتی ہے۔ عورت وفا کی دیوی نہیں اور نہ حیا کی مورت ہے۔ بس ایک حسین فتنہ، مرد کے کیے کرائے پہ پانی پھیر دیتی ہے اور اُس کی عبادت و ریاضت کو ختم کر دیتی ہے۔ ہم آج دنیا میں کارِ جہاں کا امتحان نہیں دے رہے ہوتے اگر آدم کو جنت سے نہ نکالا گیا ہوتا۔ جنت سے آدم کو جو حکم سفر ملا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اُس کے پیچھے بھی اسی نازک صنف کا ہاتھ ہے اور کارستانی۔ ہر مذہب اور عقیدے میں عورت کی حقیقت آشکار ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک بار شیو جی ہمالیہ کی بلند ترین برف آلودہ چوٹی پر سمادھی لگائے بیٹھے تھے کہ عشق، محبت کے دیوتا کام دیو کو شرارت سوجھی اور اُس نے دماغ پر پاروتی کے متعلق رومانی تصورات مسلط کروائے۔ شیو جی کی سادھنا ٹوٹ گئی اور ریاضت چھوڑ کر شیو جی رقصاں پاروتی کی طرف بڑھنے لگے۔ مہایوگی یوگ ہی بھول گئے۔ یہ حال ہے اوتاروں کا ہم جیسے آدمی کا خدا ہی حافظ ہے۔ عورت میں ایک جادوئی کشش ہے جس کی بنا پر وہ کسی بھی مرد کو انگلیوں پر نچا سکتی ہے۔ اس کے سیکس کی رنگینیوں اور اس کی بے پناہ قوت کا اعتراف تہذیب وتمدن کے ابتدا سے ہی کیا گیا ہے۔ اُس کی قوت کے آگے بڑے بڑے ریشیوں، منیوں اور بزرگوں کی سادھنا نے دم توڑ دیا ہے۔ اُس کی رنگینیوں میں کتنی ہی ریاضتیں گُم ہو گئے ہیں۔ عورت ایک شیطانی رجحان ہے اور جو کوئی اُس کے نزدیک گیا وہ اُس کے جال میں پھنس گیا۔ بھائی کو بھائی سے جدا کر دیتی ہے۔ بیٹے کو ماں، بہن اور باپ سے دور کرتی ہے اور خود کسی کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرتی حتا کہ اپنے خاوند کے ساتھ بھی۔ موقعہ ملنے پر اُس کو بھی دھوکہ دے دیتی ہے۔ عورت بے وفائی کا مجسم ہے میرے یار" میں نے ارشد کی تقریر کا جواب دے دیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''میرے یار۔۔۔۔تم جسے شیطانی رجحان سمجھ کرنفرت کرتے ہو۔دنیا نے ہمیشہ اُسے دیوی مان کر پوجا ہے۔تم شادی کرلو پھرتم جانو گے کہ عورت یقیناً قدرت کا عطیہ ہے۔وجہ سکون زندگی ہے۔عفت شعااور فردوس نظر کا جلوہ ہے۔ شریک حیات،شریک غم اور سب سے بڑھ کر وفا ہی وفا''۔ارشد مجھے کسی نہ کسی طرح شادی پر راضی ہونے کی کوشش کررہا تھا۔شاید اُس نے میرے گھر والوں کو یقین دلایا۔

کافی رات ہو چکی تھی اور جس فلیٹ میں ہم رہتے تھے اُس کے ساتھ والے فلیٹ میں ہمارے فلیٹ کا مالک رضوان اپنی بیوی کاینات اور چھوٹے مُنے آرزو کے ساتھ رہتا تھا۔میں نے ارشد سے کہا اب ہمیں سونا چاہیئے ورنہ رضوان کی فیملی کی نیند میں خلل پڑ جائے گا۔۔۔یوں ہم سو گئے۔

ارشد نے یہ مشن بنایا تھا کہ وہ مجھے منوا کر ہی دم لے گا اور اسی لئے روز شام کو ایک گھنٹے مجھے زندگی،ازدواجی زندگی اور دنیا کے اصولوں کے بارے میں بتاتا رہا۔اب میں بھی خاموشی سے اُس کی باتیں سنتا رہتا تھا

اتوار کو جب میں فلیٹ پر پہنچا تو ارشد جو مجھ سے پہلے ہی پہنچا تھا نے بتایا کہ ہمارے مالک مکان رضوان نے اپنی شادی کی سالگرہ پہ ہمیں دعوت پہ بُلایا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اور یوں ہم وہاں گئے۔اس کی وجہ یہ تھی کہ دعوت رد نہیں کرنی چاہئے لیکن سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اس دن ہمیں کو دروٹی پکانی نہیں پڑتی اور مفت کی روٹی ملتی۔

رضوان اور کائنات ہمیں دیکھ کر خوش ہوئے۔کائنات نے آج کافی سنگار کیا تھا اور بیحد پُرکشش اور حسین لگ رہی تھی۔دونوں میاں بیوی خوشی سے سرشار تھے۔لذیذ نعمتیں کھا کر ہم نے فلیٹ کا راستہ لیا

رضوان اور کائنات کو دیکھ کر میرے ذہن میں جو ابھی تک شادی کے بارے میں سوچنے تک کو تیار نہ تھا۔آج زندگی کے نئے مفہوم نکالنے لگا

''مجھے شادی کرنی چاہئے اور اپنی چھوٹی سی دنیا، حسین اور خوبصورت، پیار بھری دنیا بسانی چاہئے'' میرے ذہن مین ان خیالات نے جنم لینا شروع کیا

ایک ماہ تک میں اسی ذہنی کشمکش میں مبتلا رہا اور آخر کار میں نے فیصلہ کیا کہ میں ارشد کو آج بتا دوں کہ میں اب شادی کے لئے تیار ہوں۔میں دفتر سے آدھا گھنٹہ پہلے ہی نکلا تا کہ ارشد کو یہ بات سناؤں

جب میں فیر لینڈ کالونی پہنچا تو میں نے اپنے فلیٹ کے باہر لوگوں کی بھاری بھیڑ دیکھی جو ہمارے فلیٹ سے ہمارا سامان باہر پھینک رہی تھی۔میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔میں نے دور کھڑے ایک شخص سے پوچھا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کہ بھی بات کیا ہے تو اُس نے کہا

''اس فلیٹ میں کوئی ارشد نام کا آدمی رہتا ہے اور وہ مالک مکان کی بیوی کو بھگا کے لے گیا ہے''

مجھے یوں لگا میں کھڑکی سے باہر پھینکے جا رہے سامان کی طرح دھڑام سے زمین پہ گر گیا ہوں

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

زینت

ہمارے ہاں ایک پرانا دستور چلا آرہا تھا کہ والدین خوب سوچ سمجھ کر اپنی اولاد کی شادیاں کرتے ہیں۔اُن کے سامنے شکل وصورت سے کہیں زیادہ زندگی کے دوسرے حقائق ہوتے تھے۔اُن کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ اُن کی اولاد سکون اور اطمینان کے ساتھ شادی کے بعد زندگی بسر کرے۔ والدین چونکہ بڑی احتیاط اور تمام پہلوؤں کو دیکھ کر رشتے کرتے تھے اس لئے شادی کے بعد طلاق اور علیحدگی کی بہت کم نوبت آتی تھی۔اس کے برعکس مغربی ممالک میں چونکہ شادیاں عام طور پر عشق عاشقی کے بعد ہوتی تھیں اس لئے شادی کے پہلے سال ہی اکثر جوڑے طلاق حاصل کرنے کے بعد علیحدہ ہوجاتے تھے اور اب جدید تہذیب ، جدید تعلیم ، گلوبائزیشن اور آزاد خیالی کی بنا پر یہاں بھی عشق وعاشقی کی شادیوں کو سلسلہ جاری ہے۔اصغران تمام باتوں سے واقف تھا اوران پر یقین بھی رکھتا تھا لیکن اس کے حالات ہی عجیب تھے۔ والدین کے نہ ہونے کی وجہ سے اس کے سامنے شادی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کرنے کا واحد راستہ یہی تھا کہ وہ خود لڑکی ڈھونڈے، پسند کرے اور اُس کے ساتھ شادی کرے۔

میں اصغر کو پچھلے دو سال سے جانتا تھا جب سے اُس نے میرے آفس میں جوائین کیا تھا۔ نہ معلوم ہم دوست کیسے بنے۔ کہتے ہیں کہ دوستی کی کوئی وجہ نہیں ہوتی۔ وہ کشمیر کے ایک سرحدی علاقے کا رہنے والا۔ خوش پوش، خوبصورت اور خوب سیرت نوجوان۔ ہماری کمپنی کے دلی شاخ میں بحیثیت کمپیوٹر آپریٹر اسکی تعیناتی ہوگئی تھی اور میں وہاں ایک جونیر اسسٹنٹ تھا۔ اصغر نے مجھے خود اپنی آپ بیتی سنائی تھی

''میں اس دنیا میں بالکل تنہا ہوں۔ ایک بہن تھی وہ ہے بھی یا نہیں کچھ بھی ہیں معلوم۔ میرے والد اس دنیا سے کب چل بسے ہیں مجھے پتہ نہیں اور نہ میں نے اُن کو کبھی دیکھا ہے۔ ہم کشمیر کے ایک سرحدی گاؤں میں رہتے تھے۔ میرے والد صاحب پھیری کا کام کرتے تھے اور اکثر شال اور کشمیری مصنوعات بیچنے ملک کے مختلف شہروں میں جایا کرتے تھے۔ میں نے اپنی ماں سے سنا ہے کہ جب میری عمر دو سال کی تھی اور میری چھوٹی بہن چھ ماہ کی تھی تو ابو شال بیچنے آسام گئے تھے لیکن بعد میں وہ کبھی واپس نہیں آئے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ اُس کو کسی نے مارا ہوگا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اور کئی لوگوں نے کہا کہ اُسنے کہیں نیا گھر بسایا ہوگا۔ جتنے منہ اُتنی باتیں لیکن اُن کا کوئی اتہ پتہ نہیں ملا۔۔ جب میں چھ سال کا ہوا اور میری چھوٹی بہن منی ساڑھے چار سال کی ہوئی تو سرحد پر جنگ چھڑ گئی۔ سرحد کے نزدیک رہنے والے سبھی لوگوں کو وہاں سے نکلنے کو کہا گیا اور میری ماں نے مجھے اور منی کو اپنے ساتھ لے کر دوسرے گاؤں کا رخ کیا۔ میں نے اُس کی انگلی پکڑی تھی اور منی اُس کی گود میں تھی۔ تبھی کہیں سے کوئی گولہ آ پڑکا۔ مجھے اُس کے بعد کچھ پتہ نہیں۔ میں بھی زخمی ہو گیا تھا اور بے ہوش تھا۔ دو دن بعد جب میری آنکھیں کھلی۔ نہ ماں تھی اور نہ منی۔ ماں کے بارے میں یہی پتہ چلا کہ وہ اب اس دنیا میں نہیں اور منی کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ مجھے ایک خیراتی ادارے نے اپنے ہاں رکھا۔ میری تعلیم و تربیت کی اور وہیں سے میں نے کمپیوٹر کورس بھی مکمل کیا اور اسکے بعد انہوں نے مجھے وہاں سے رخصت کیا۔ میں نے لاکھ کوشش کی کہ منی کا پتہ چلے مگر بے سود۔ ہمارا سرحدی گاؤں اب ایک فوجی چھاونی بن گیا ہے وہاں گاؤں کا نام ونشان بھی نہیں اور اس طرح میں اس دنیا میں اکیلا ہوں۔۔۔۔ اکیلا

اصغر کی یہ دکھ بھری داستان سن کر میرا کلیجہ پھٹنے کو آ گیا تھا اس کے بعد میری اور اُس کی دوستی پکی ہوگئی۔ میں نے من بنالیا کہ جب تک کہ نہ اصغر کو ایک

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

خوشنما اور خوبصورت زندگی سے ہمکنار نہ کروں۔ دم نہیں لونگا اور میں نے اصغر کو اپنا گھر بسانے کی صلاح دی

''اصغر تم اپنی پچھلی زندگی کو بھول جاؤ۔ وہاں غموں پریشانیوں اور آنسوؤں کے بغیر کچھ بھی نہیں ۔ جو ہوا سو ہوا۔ اب آئندہ کی سوچ۔ تم جوان ہو۔ اچھی خاصی نوکری بھی ہے۔ کمپنی کا دیا ہوا فلیٹ بھی ہے۔ تم اب اپنا گھر بساؤ۔ شادی کرو ایک اچھی لڑکی سے جو تمہیں سکھ دے۔ آرام اور زندگی کی آرائشوں سے سرفراز کرے''

اصغر میری باتوں سے اتفاق تو کرتا تھا لیکن بات یہی تھی کہ اصغر کے لئے رشتہ کون ڈھونڈے۔ میں نے اصغر کو صلاح دی کہ زمانہ کافی بدلا ہے وہ اپنی پسند کی لڑکی خود ڈھونڈے وہ تو چاہتا تھا کہ اُس کی شریک حیات اُس کی ماں جیسی ہو اور اُسکے شکل وشمائل اور اُس کی ماں سے ملتے جلتے ہوں

اور... اب تلاش شروع ہوئی شریک حیات کی ہمارے ہی آفس میں زینت نام کی ایک خوبصورت جوان لڑکی کام کرتی تھی۔ اصغر نے اس میں وہ پوری صلاحیتیں دیکھیں جو ایک شریک حیات میں ہونی چاہئے تھی اور ایک روز اصغر نے مجھ سے کہا

''میرے یار... میں نے اپنی شریک حیات بننے کے لئے لڑکی دیکھ لی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ہے۔اُس کی شکل وصورت میری ماں سے ملتی جلتی ہے اور اوصاف بھی یہی میری چاہت تھی

''کون ہے وہ اصغر۔ بتاؤنا'' میں نے پوچھا

''زینت...ہمارے آفس کی کمپیوٹر اسسٹنٹ'' اصغر نے بتایا

اصغر کی یہ بات سن کے میرے من کا بوجھ ہلکا ہوگیا۔ میرے دوست نے آخر غموں سے ناطہ توڑ کر خوشیوں سے رشتہ جوڑنے کا فیصلہ کر ہی دیا۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔

زینت دلی کے ہی ایک شریف گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔اُس کا باپ ایک ڈاکٹر تھا اور ماں ایک پرائیویٹ ٹیچر۔ یہ ان کی اکلوتی اولاد تھی۔ دوستی کا فرض نبھاتے ہوئے میں نے اصغر اور زینت کے رشتے کی بات چلائی۔ میں نے زینت سے پہلے ہی بات کی تھی تو اُس نے یہی بتایا کہ اُس کے والدین کی اگر یہی مرضی ہوگی تو وہ تیار ہے۔ زینت کے والدین بھی رشتے کے لئے تیار ہوئے۔ وہ بھی یہی چاہتے تھے کہ اگر اصغر چاہے تو وہ اُن کے ساتھ ہی شادی کے بعد رہ سکتا ہے کیونکہ اُن کا جو کچھ بھی ہے وہ زینت کا ہے اس سے اصغر کا اکیلا پن بھی دور ہو جائے گا اور زینت بھی اُن کے پاس ہی رہے گی لیکن یہ بات میں نے اصغر کو نہیں بتائی کیونکہ یہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کوئی شرط نہیں تھی۔

سگائی ہوئی اور آفس کے سبھی لوگ شریک ہوئے ۔ اصغر اور زینت دونوں خوش تھے کیونکہ دونوں کو من چاہے جیون ساتھی ملے۔ اب اصغر اور زینت اکثر ملتے رہتے اور کبھی کبھار آفس سے باہر پارک میں بیٹھتے اور پیار بھری باتیں کرتے۔ وہ ایک دوسرے کو جاننے اور سمجھنے لگے اور ایک روز زینت نے اصغر سے کہا کہ وہ اس کو ایک ایسی بات بتانا چاہتی ہے جو اُس نے ابھی تک کسی سے نہیں کہی ہے۔ اصغر کی بے تابی بڑھ گئی۔ بتاو نا زینت جلدی سے۔ بتاؤ ایسی کون سی بات ہے جو تم نے ابھی تک کسی کو نہیں بتائی ہے''

''اصغر... میں اپنے والدین کی سگی اولاد نہیں ہوں۔ ان کے ہاں اپنی کوئی اولاد نہیں۔ اُنہوں نے مجھے ایک یتیم خانے سے گود لیا ہے چونکہ کچھ طبعی وجوہات کی بنا پر اُن کے ہاں بچہ نہیں ہو سکتا اسی لئے وہ کسی بچے کو گود لینا چاہتے تھے۔ یتیم خانے کے ریکارڈ کے مطابق جب کشمیر کی سرحدوں پر جنگ چھڑ گئی تھی تبھی میں اپنی ماں اور اپنے بھائی سے بچھڑ گئی ہوں۔ چار سال کی چھوٹی بچی کو ایک یتیم خانے میں رکھا گیا۔ ماں اور بھائی کا کیا ہوا۔ یہ کبھی معلوم نہ ہو سکا۔ پھر ڈاکٹر ابو اور ماں نے مجھے گود لیا۔ پالا پوسا اپنی اولاد سے بھی زیادہ پیار دیا۔ کسی چیز کی کمی نہیں رکھی۔ وہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

میرے ماں باپ ہی نہیں سب کچھ ہیں

''تمہارا نام زینت کس نے رکھا ہے'' اصغر نے پوچھا

''زینت تو ابو امی نے نام رکھا رکھا ہے۔ یتیم خانے میں میرا نام ''منی''

درج تھا

اصغر کو اپنی سماعت پہ یقین نہیں آ رہا تھا۔ اُس کے کانوں میں ہزاروں گھنٹیاں بج رہی تھی اور کلیجہ منہ کو آ رہا تھا لیکن......................

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آسمانی حور

وہ سہانی شام تھی، جولائی کا مہینہ تھا اور یہ موسم دلی میں برسات کا موسم ہوتا ہے۔ بجلی چمک رہی تھی اور ارمان جاگ رہے تھے۔ مستانہ گھٹاؤں سے دل جھوم رہا تھا۔ کمرے کے باہر بارش کا شور طبعیت کو بیکل کر رہا تھا۔ فضا کی مستی جذبات کو تڑپائے دے رہی تھی۔ جی چاہتا تھا کہ کاش کوئی حسین ساتھی ہو جس کے قہقہے ماحول کی اُداسی پہ چھا جائیں۔ تڑپتا ہوا دل مستروں کی لہروں میں ڈوب جائے۔ باہر دھیمی دھیمی پھوار پڑتی رہے اور دل کسی نرم آغوش سے لذت یاب ہوتا رہے

تصورات کی کڑیاں ابھی جال بُن ہی رہی تھیں کہ میرے کمرے کا دروازہ کسی نے کھٹکھٹایا۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا ایک حسین جوان لڑکی

''سر میں اس ہوسٹل کی میس منیجر ہوں۔ چونکہ آج آپ ہمارے ہی ہوسٹل میں آج ہی آئے ہیں اور آپ نے بکنگ فارم پر یہ نہیں لکھا ہے کہ آپ ویج کھانا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پسند کرینگے یا نان وتج۔ ہوسٹل میں دونوں قسم کا کھانا ملتا ہے'' دروزے پہ کھڑی اس لڑکی نے مجھ سے پوچھا

''میں۔ میں تو وتجیٹرین ہوں''

''تھینک یو سر۔۔'' یہ کہہ کر وہ چلی گئی

اس لڑکی کا انداز بیان ہی نرالا تھا۔ ایک ہی لمحے میں سب کچھ پوچھ لیا

دلی میں میرا تبادلہ اسی مہینے ہوا تھا اور یہ ہوسٹل میں نے آج ہی جوائین کیا تھا۔ چونکہ میرا آفس اس ہوسٹل کے نزدیک ہی پڑتا تھا اور اس ہوسٹل کی اچھی خاصی سروس کے بارے میں مجھے اپنے ایک ساتھی ملازم نے بتایا تھا۔ اسی لیے میں نے اسی ہوسٹل میں رہنے کا فیصلہ کیا تھا۔ دلی میرے اپنے آبائی شہر سے چھ سو میل دور تھا اور یہ میری پہلی بیرون ریاست پوسٹنگ تھی۔ ہمارے محکمے کے اکثر لوگ بیرونِ ریاست جانے سے کتراتے تھے لیکن جب میں نے اپنا ٹرانسفر آرڈر دیکھا تو میں بلا جھجھک باہر جانے کے لئے تیار ہوگیا۔ اس کی ایک خاص وجہ تھی اور وہ تھی میری نجی زندگی کے حالات

میرے گھر میں میرے والدین، میرے بڑے بھائی۔ بھابھی، اُنکے دو چھوٹے بچے اور میری بیوی تھی۔ میری بیوی رینو ایک سرکاری ملازم تھی اور اُس کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

پوسٹنگ اُسکے میکے کے شہر میں تھی اور وہ اکثر وہیں پہ رہتی تھی۔ جب ہفتہ دس دن بعد وہ سسرال آجاتی تو کسی نہ کسی بات پر مجھ سے جھگڑا کرتی رہتی تھی۔ میری شادی کیا ہوئی جیسے میری دنیا بدل گئی اگر چہ یہ شادی میری اور رینو کی مرضی سے ہی ہوئی تھی مگر یہ عشق و عاشقی کا دور زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکا اور شادی کے صرف دو ماہ بعد ہی وہ جذبات ٹھنڈے ہو گئے۔ مایوی کے مہیب سائے زندگی پہ چھا گئے اور اب میں زندگی سے تنگ آ گیا تھا۔ رینو کا میرے ساتھ ہونا نہ ہونا میرے لئے بے معنی تھا اور میں بھی اب اُس سے دور رہنا چاہتا تھا۔ ان ہی حالات میں جب میرا تبادلہ دلی ہو گیا تو میں نے اسے Blessing in disguice سمجھا اور یوں غنیمت سمجھ کے قبول کرلیا۔

دلی جب آ گیا تو یہاں کوئی جان پہچان نہیں تھی اور میں یہی سوچ کر آیا تھا کہ اپنے کام سے کام رکھونگا اور اپنی ملازمت اور دفتر کے بغیر کچھ نہیں سوچونگا مگر آج... آج دفتر سے واپس آ کر پہلے ہی دن اس برساتی موسم میں دل و دماغ میں یہ کیسے خیالات اُبھرے

دن گزرتے گئے اور میں ہوسٹل کی میس منیجر میں دلچسپی لینے لگا۔ شیتل نام کی یہ میس منیجر بیس بائیس سال کی خوبصورت، حسین، پتلی، گڈیا سی جوان لڑکی تھی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ہم دونوں کبھی کبھار پہروں باتیں کیا کرتے اور اس طرح میں اس کے قریب آنے کی کوشش کرتا رہا۔ یہ سلسلہ تقریباً چھ ماہ تک چلتا رہا۔ میں اس کو حاصل کرنے کے لئے بیتاب ہو گیا تھا۔ جب ایک بار میں اس کے قریب گیا اور اپنا ہاتھ اُس کے کاندھے پر رکھنے لگا تو وہ مسکرا کر بھاگ گئی۔ میں اندر ہی اندر خوش ہو گیا۔ اُس کی مسکراہٹ کو میں نے اُس کی ''ہاں'' سے تعبیر کیا، میں بھی اکیلا اور وہ بھی اکیلی اور دونوں کے کمرے ایک دوسرے کے آمنے سامنے۔

دوسرے دن جب میں آفس سے واپس آیا تو شام کے وقت میں اُس سے ملنے کی گھر سے اُسکے دروازے تک آیا۔ میں نے اُس کے دروازے پہ دستک دی۔ دروازہ کھلا اور شیتل نے مجھے مسکراتے ہوئے اندر آنے کو کہا۔ وہ کمرے میں اکیلی تھی۔ تھوڑی دیر ہم ایک دوسرے کو دیکھتے رہے اور پھر اچانک..ہم دونوں گلے ملے۔ اسکے بعد وہ ایک جھٹکے سے الگ ہو کر کمرے میں لگی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ اُس کا چہرا لال ہو گیا تھا۔ آنکھوں میں عجیب چمک۔ اُسکے سر سے ڈوپٹہ کھسک گیا تھا اور بال بکھرنے لگے تھے۔ میں بھی ایک دم اُس کے کمرے سے باہر نکلا اور سیدھے اپنے روم میں چلا گیا

جب صبح میں بریک فاسٹ کرنے کے بعد اپنے کمرے میں آیا تو شیتل

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

بھی میرے ساتھ کمرے میں آ گئی۔ وہ مسکرائی اور اپنے ہاتھ میں تھما ہوا ایک کاغذ میرے ٹیبل پر رکھ کر چلی گئی۔ میں نے جلدی سے وہ کاغذ اُٹھا کر پڑھنا شروع کیا

انیل صاحب

میں جانتی ہوں کہ آپ مجھے بہت چاہتے ہیں اور میں بھی...لیکن میں آپ کو دھوکہ نہیں دینا چاہتی۔ آپ مجھے ایک پاک اور معصوم لڑکی کی حیثیت سے جانتے ہو مگر سچائی یہ نہیں۔ سچ یہ ہے کہ میں اپنی عصمت کو کبھی بھی محفوظ نہیں رکھ پائی۔ اس ہوسٹل میں رہ رہے بہت سے مرد میری جوانی اور خوبصورتی سے کھیل چکے ہیں اور میں یہ نہیں چاہتی کہ آپ میری محبت میں گرفتار ہو جائیں اور میں آپ کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ بن جاؤں۔ آپ مجھ سے دور ہی رہیں اور اپنی زندگی کو تباہی سے بچائیں..................شیتل

آہ، کتنی شریف اور معصوم ہے یہ شیتل۔ اپنے کو گرا کر مجھے فرشتہ بنا بیٹھی ۔۔وہ تو آسمانی حور ہے

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

دیوان خانہ

اس گاؤں میں آئے ہوئے مجھے تین ماہ ہو گئے تھے۔ یہاں نہ کوئی بازار تھا اور نہ ہی کوئی اچھی خاصی دکان۔ سنیما۔ تھیٹر، پلے گراونڈ یا سیر و تفریح کیلئے پارک یا ہوٹل نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ گاؤں میں ایک مڈل سکول تھا جس میں دوسو کے قریب طلباء اور طالبات زیر تعلیم تھیں اور اساتذہ کی تعداد صرف پانچ تھیں۔ گاؤں میں ایک چھوٹی سرکاری ڈسپنسری تھی جہاں ایک کمپیونڈر ہفتے میں ایک دودن آیا کرتا تھا۔ ٹیلفون یا ڈاک خانے کی کوئی سہولیت نہ تھی۔ جو گاڑی صبح گاؤں سے شہر کی طرف جاتی تھی وہی شام کو واپس آتی تھی۔ گاؤں کی آبادی دور دور تک پھیلی ہوئی تھی اور اکثر لوگوں کا پیشہ کھیتی باڑی تھا

جب میرا تبادلہ اس گاؤں میں ہوا تو میرے سبھی یار دوست، رشتہ دار اور گھر والے اس تبادلے سے خوش نہ تھے کیونکہ میں ایک قصبے کا رہنے والا تھا اور اس سے پہلے میں نے صرف بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں کام کیا تھا جہاں ہر قسم

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

کی سہولیات میسر تھیں۔ یہ ایک پسماندہ گاؤں تھا جو ان تمام سہولیات سے محروم تھا۔ میرے قصبے سے یہ گاؤں ساٹھ کلومیٹر کی دوری پہ واقع تھا اور بڑے شہروں سے یہ مسافت زیادہ نہیں تھی لیکن یہاں یہ دوری بہت زیادہ تھی۔ ہمارے قصبے سے اس گاؤں کا راستہ گاڑی میں چار گھنٹے میں طے ہوتا تھا۔ وجہ صاف تھی۔ خراب اور خستہ سڑک اور گاڑی میں سواریوں کی بھرمار۔ روزانہ آنا جانا میرے لئے مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن تھا اور اسی لئے لوگ اس گاؤں میں آنے سے کتراتے تھے۔ ایک مہینے تک مجھے گاؤں میں رہنے کے لئے کمرہ نہیں ملا اور اس دوران میں دفتر کے چپراسی کے ہاں ٹھہرا۔ دراصل اس گاؤں میں کمرہ یا دکان کرایہ پہ دینا ہتک آمیز سمجھا جاتا تھا حتا کہ لوگوں کی مالی حالت اچھی نہیں تھی مگر پھر بھی وہ یہ ہتک آمیز کام نہیں کرنا چاہتے تھے۔ بڑی جستجو کے بعد مجھے گاؤں میں ایک کمرہ کرایہ پر مل گیا۔ پچاس روپے ماہوار کرایہ مقرر ہوا۔ یہ گاؤں کی ایک پرانی حویلی تھی جس میں مجھے ایک بڑا سا کمرا دیا گیا۔ اس کمرے کی کشادگی میرے اپنے گھر سے زیادہ تھی اس کے دو دروازے تھے۔ ایک باہر کی طرف کھلتا تھا اور دوسرا مکان کے اندر کی طرف جو اب بڑے کیل گاڑ کر بند کر دیا گیا تھا اور اس طرح کمرے میں آنے اور جانے کے لئے صرف باہری دروازہ کارآمد تھا۔ اس حویلی میں ایک بوڑھی عورت اور اُس کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ساتھ اُسکی بہواور چار نابالغ بچے تھے۔ کھنڈرات سے عمارت کی اصلیت کا پتہ چلتا تھا ہے کہ عمارت حسین رہی ہوگی۔ لگتا تھا کہ یہ حویلی کبھی بڑے لوگوں کی رہی ہوگی اوراب اُن کی مالی حالت کافی کمزور تھی جبھی اُنہوں نے مجھے ایک کمرہ کرایہ پہ دیا۔

ایک روز گاؤں کے ایک ضعیف العمر شخص سے میری ملاقات ہوئی۔ اصل میں وہ کسی دفتری کام کے سلسلے میں میرے پاس میرے کمرے میں آیا تھا۔ میں نے اُس سے اس حویلی کا ذکر کیا اور اُس کے مکینوں کے بارے میں پوچھا۔ اُس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہوئی۔ وہ میرے کمرے کے دیواروں کی طرف گھور گھور کر دیکھنے کے بعد بولا

''صاحب جی! یہ حویلی اس گاؤں کے ذیلدار کی تھی۔ پچاس سال پہلے کی بات کر رہا ہوں۔ ذیلدار صاحب بڑے امیر اور ذی عزت آدمی تھے۔ اُن کے پاس کافی مال و جائیداد تھا اور قریباً گاؤں کی آدھی زمین ان کی ملکیت تھی۔ جب بھی گاؤں میں کسی کو کسی چیز کی ضرورت آن پڑتی تو وہ ذیلدار صاحب کے پاس آجاتا۔ کسی کی بیٹی کی شادی ہوتی۔ کسی کو بیماری کا علاج کروانا ہوتا۔ کسی کو بچے کی تعلیم کے لئے پیسوں کی ضرورت ہوتی یا جب کبھی کوئی ناگہانی آفت جیسے قحط، خشک سالی، آگ وغیرہ آتی تو ذیلدار صاحب کے پاس فریاد لے کر جاتے اور کبھی خالی ہاتھ

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

نہیں لوٹتے۔ گاؤں میں پہلے سے ہی نہ کوئی تھانہ تھا اور نہ عدالت اس لئے جب کبھی کوئی تنازعہ کھڑا ہوتا تو ذیلدار صاحب کے پاس جاتے اور وہی انصاف کرتے۔ محال تھا کہ کوئی اُن کے فیصلے پر اعتراض جتائے۔ وہ تھے بھی ایسے انصاف پسند کہ کسی پر ناانصافی نہیں ہونے دیتے'' ایک لمبی سانس لینے کے بعد یہ عمر رسیدہ شخص پھر کہنے لگا

''اور صاحب..... یہ جو کمرہ ہے نا جس میں آپ کرایہ پہ رہتے ہیں اُس وقت اس حویلی کا دیوان خانہ کہلاتا تھا۔ جب بھی رات گئے کوئی مسافر یا اجنبی اس گاؤں میں آتا تو قیام و طعام یہیں پر ہوتا تھا۔ اس دیوان خانے کا باہری دروازہ ہمیشہ آنے والوں کے لئے کھلا رہتا تھا اور چوبیسوں گھنٹے لوگوں کا یہاں آنا جانا رہتا تھا۔ شام کے کھانے کے وقت ذیلدار صاحب کا منشی اس دیوان خانے میں یہ دیکھنے آتا کہ کتنے مہمانوں کے لئے کھانا لانا ہے۔ جب کھانا کھانے کا وقت آتا اور دسترخوان بچھایا جاتا تو ذیلدار صاحب خود یہاں آکر ان کے ساتھ اسی کمرے میں کھانا کھاتے اور پھر گھنٹہ دو گھنٹہ بیٹھ کر تمام مہمانوں کا تعارف حاصل کرتے۔ صاحب جی سمجھو یہ ایک مفت لنگر تھا... مجھے اُس وقت کی ایک ایک بات یاد ہے کیونکہ میں خود ذیلدار صاحب کے ہاں کام کرتا تھا اور مہمانوں کو کھانے پلانے اور

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ٹھہرانے کی ذمہ داری میرے ہی سپرد تھی''

میں اُس کی باتیں غور سے سن رہا تھا

''اور جب... ذیلدار صاحب کی اکلوتی اولاد یعنی اُن کے بیٹے کی شادی ہوئی تو پورے گاؤں والوں نے سات دن تک ذیلدار صاحب کے ہاں دعوت کھائی۔ کیا شادی ہوئی تھی۔ بینڈ باجا۔ مشعلوں کا جلوس، شاندار ضیافت۔ وہ سب کچھ آج تک گاؤں والوں کو یاد ہے۔۔۔ صاحب جی کیا بتاؤں قسمت کے کھیل بھی نرالے ہیں۔ زمانہ کسی کے بس میں نہیں ہوتا۔ ذیلدار صاحب اچانک انتقال کر گئے اور ساری ذمہ داری اُن کے لاڈلے بیٹے کے سر پر آ گئی۔۔ وہ امور خانداری اور رموز زندگی سے ناواقف تھا۔ لاڈ پیار میں پلا ہوا زندگی کے نشیب و فراز کیا جانے۔ اُس پر جیسے ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ مصیبت یہیں پہ ختم نہیں ہوئی۔ عوامی حکومت برسر اقتدار آ گئی اور کاشتکاروں کو زمینوں کا مالک بنا دیا گیا۔ زمین نہ رہی تو زمیندار بھی نہ رہے۔ ذیلداری نظام کا خاتمہ ہوا۔ اب ذیلدار کے بیٹے کے پاس تھوڑی سی زمین رہ گئی تھی جس میں خود کاشت کر کے اپنے سال بھر کی روٹی کما سکتا تھا۔ منشی، نوکر چاکر سب چلے گئے۔ ایک روز ذیلدار کا بیٹا شہر کی طرف روانہ ہوا اور پھر واپس نہیں لوٹا۔ آج تک اُس کا کوئی پتہ نہیں چلا کہ اُس کے ساتھ کیا ہوا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رب جانے۔اس واقعہ کو بھی اب پانچ برس ہو چکے ہیں صاحب جی۔تب سے اس گھر کی حالت اور بگڑ گئی۔اب اس حویلی میں ذیلدار کی بیگم۔اُس کی بہو اور یہ نابالغ بچے رہ رہے ہیں۔نہ کوئی آگے اور نہ کوئی پیچھے۔اب یہ حویلی سنسان ہے صاحب''

یہ باتیں سن کر میری آنکھیں بھر آئیں۔میں نے دیوان خانے کی کھڑکی سے آنگن میں جھانک کر دیکھا تو وہاں ساس، بہو اور چار بچے خاموش دیوان خانے کے باہری دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے۔مجھے دیکھ کر وہ ایک دم کھڑے ہو گئے اور جلدی سے حویلی کے اندر چلے گئے۔ نہ کہتے ہوئے بھی وہ اپنی داستان حیات کہہ گئے

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

عبل چور

چوروں کے بہت سارے قصّے ہم نے سنے ہیں، کچھ خطرناک اور کچھ عجیب وغریب...لیکن عبل چور...وہ بھی کیسا چور تھا۔وادی کے چوروں میں اُس کا خاص نام اور مقام تھا۔اپنے پیشے میں وہ اُستاد تھا اور کبھی اُس کا نشانہ نہیں چوکتا۔کمال کی نظر اور ہاتھ کی صفائی

حسب معمول ایک روز عبل چور علی الصبح گھر سے اپنے شکار کی تلاش میں نکلا۔کچھ دور چلنے کے بعد اُس کی نظر ایک معمر آدمی پر پڑی۔کالی قراقلی، کاندھے پر سفید چادر، صاف وشفاف کپڑوں میں ملبوس، نورانی چہرے والا شخص اور اُس پر سفید داڑھی۔یہ شخص آسودہ حال دکھائی دے رہا تھا۔عبل چور کو اچھا شکار ملا۔وہ اُس کے پیچھے پیچھے ہولیا۔اس امید میں کہ یہ شخص مالدار ہے اور وہ اُس کے مال پہ ہاتھ مار سکتا ہے۔یہ معمر شخص آگے آگے اور عبل چور اُس کے پیچھے پیچھے۔دس بارہ میل کی مسافت طے کرتے ہوئے معمر شخص نے ایک گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔گھر کا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

دروازہ کھلا اور ایک شخص باہر آیا۔ دونوں نے کچھ باتیں کی اور عبل چور کو لگا کہ جس شخص کے پیچھے پیچھے وہ یہاں تک آیا ہے وہ شاید اس گھر والے سے روپیوں کا تقاضا کر رہا ہے لیکن چند منٹوں کے بعد یہ شخص خالی ہاتھ لوٹا۔ اس طرح دن بھر یعنی شام ہونے تک یہ شخص پانچ چھ لوگوں سے ملا اور پیسوں کی بات کرتا رہا لیکن کہیں سے اُسے کچھ نہ ملا اور یوں اُس نے گھر واپسی کا رخ کیا

چونکہ عبل چور کو بھی گھر واپس آنا تھا اس لئے وہ بھی مڑا۔ اُسے اس بات پہ افسوس تھا کہ اُس کا پورا دن بے کار گیا اور اتنی مسافت طے کر کے بھی اُس کے ہاتھ کچھ نہ لگا۔ اُسے خود پہ غصہ بھی آ رہا تھا لیکن....

ایک جگہ یہ معمر شخص رک گیا۔ وہاں گندگی کا بڑا ڈھیر تھا۔ اُس نے دائیں بائیں نظر دوڑائی جب کسی کو نہ دیکھا تو چپکے سے اپنی جیب سے ایک تھیلہ نکالا اور گندگی کے ڈھیر پہ پڑی ایک مردہ مرغی کو اُس تھیلے میں ڈال کر چل دیا۔ عبل چور یہ سب کچھ کچھ دور سے دیکھتا رہا۔ اُس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ اُس کی اُلجھن بڑھ گئی۔ وہ بھی اُس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ جب یہ شخص اپنے گھر کے اندر داخل ہوا تو عبل چور بھی اُس کے ساتھ ہی مکان کے اندر داخل ہو کر چھت سے جھانکنے لگا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

''بابا۔۔۔اتنی دیر کیوں لگادی'' ایک نوجوان لڑکی نے اس معمر شخص سے پوچھا

''کیا بتاؤں بیٹی ۔۔ کافی تھک گیا ہوں ۔۔ دراصل میں اپنے ایک دوست کے ہاں گیا تھا۔ وہ وہاں تھا ہی نہیں۔ اُس کے گھر والوں نے کھانا کھانے کی ضد کی لیکن میں مانا نہیں۔ بالآخر اُنہوں نے یہ مرغی حلال کر کے دے دی۔ یہ لو بیٹی۔ اپنی ماں سے کہو یہ پکا لے۔ دو دن سے اس گھر میں چولا نہیں جلا ہے۔ آج مرغی پکاؤ اور کھالو'' اس شخص نے اس لڑکی سے کہا جو اُس کی بیٹی تھی

مرغی پک گئی۔ سب گھر والوں نے کھانا کھایا۔ دو دن بھوکے پیٹ رہنے کے بعد آج کھانا ملا تھا۔ سب کو جلدی آنکھ لگ گئی اور وہ خراٹے لینے لگے۔ عبل چور نے سب کچھ سنن بھی لیا اور دیکھ بھی لیا۔ وہ آہستہ سے چھت سے نیچے اُتر آیا اور رات کے اندھیرے میں سرکاری خزانہ لوٹ لیا اور اس معمر شخص کے گھر میں سارا خزانہ چھوڑ کر خالی ہاتھ اپنے گھر لوٹا

صبح ہوئی اور یہ بات جنگل کے آگ کی طرح پھیل گئی کہ کوئی سرکاری خزانے کو لوٹ کے لے گیا ہے

پولیس نے شک کی بنیاد پر عبل چور کو بھی گرفتار کرلیا۔ ☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

رسمِ وفا

لال پیلے فینسی سوٹ میں تمنا وہاں موجود لڑکیوں میں سب سے علیحدہ اور نمایاں تھی۔ لمبے گھنے بال پُشت پر بکھرے ہوئے تھے۔ چہرہ سادگی میں بھی رعنائی سے بھرپور تھا۔ کانوں میں رِنگ تھے اور گردن میں سفید موتیوں کی ایک مالا تھی۔ بائیں ہاتھ میں گھڑی اور دائیں ہاتھ میں بریسلٹ، اس کے چہرے پر بے نیازی اور سنجیدگی تھی جو کسی کو بھی اس سے بے تکلف ہونے کا موقع نہ دیتی تھی۔ شادی کی اس تقریب میں سب لوگ کھانے پینے اور آپسی باتوں میں مصروف تھے اور کوئی کسی کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا ماسوائے زاہد۔ جس کی نگاہیں لال پیلا سوٹ پہنے ہوئی لڑکی پر جمی ہوئی تھیں۔

زاہد اس شہر میں پچھلے چھ مہینے سے رہ رہا تھا۔ گریجویشن کے بعد وہ ایک کمپنی میں سیلز منیجر کی حیثیت سے شہر میں تعینات ہوا تھا۔ شہر کی رنگینیوں اور دلچسپیوں نے اس کو کچھ ایسا اُلجھا دیا تھا کہ اُسے اپنے گاؤں کے نام سے بھی نفرت

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

ہونے لگی تھی۔گاؤں کی پکی سڑکیں، کچی گلیاں، پرانے سٹائل کے مکان، مکھیاں اور مچھر۔جگہ جگہ کوڑے کے انبار اور وہاں کے رہنے والے لوگوں سے اسے وحشت ہونے لگی تھی۔شہر کی چمک دمک نے اس کا دل موہ لیا تھا اور آج جب وہ کمپنی کے ایک سیلز مین الیاس کی بہن کی شادی میں آیا تو تمنا کو دیکھ کر وہ محفل کی رنگینی کو بھی بھول گیا۔پری نُما تمنا نے اُس کے ہوش اڑا دئے۔زاہد نہ جانے کن خوابوں اور خیالوں میں کھو گیا تھا کہ اسی دم پٹاخوں کے شور میں دولہا آ گیا۔براتیوں کا استقبال کیا گیا اور دلہن کی رخصتی بھی ہوگئی۔سبھی مہمان چلے گئے لیکن زاہد........وہ وہیں پر رہا، تمنا کی تلاش میں..

اب زاہد الیاس کے ہاں آنے جانے لگا اور جانے کا مقصد صرف تمنا کو دیکھنا اور اُس سے ملنا تھا۔دو چار بار جانے کے بعد ایک روز جب زاہد الیاس کے گھر گیا تو وہاں تمنا کو دیکھ کر اُسے انتہائی خوشی ہوئی۔اتفاقاً چائے لے کر تمنا ہی آ گئی اور وہیں پر الیاس نے زاہد کو بتایا

''سر یہ تمنا ہے اور ہمارے پڑوس میں رہتی ہے...اور تمنا یہ ہمارے منیجر صاحب ہیں..زاہد صاحب''

اس مختصر سے تعارف کے بعد زاہد کا الیاس کے ہاں آنا جانا معمول بن گیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اور اس طرح تمنا سے ملنے کے مواقع ملے۔ محبت کی چنگاری کب شعلہ بن گئی زاہد اور تمنا کو معلوم نہیں تھا۔ دن گزرتے گئے۔ ملاقاتوں کا سلسلہ چلتا رہا۔ دونوں پہروں بیٹھتے اور پیار بھری باتیں کرتے۔ زاہد نے دل ہی دل میں تمنا کو اپنا جیون ساتھی بنالیا تھا۔ وہ اب اُس گھڑی کا انتظار کر رہا تھا جب وہ تمنا کو اپنے دل کی بات بتادے۔

صبح سے موسم بہت خوش گوار تھا اور تمنا گھر کے کام کاج سے فارغ ہوگئی اور نہا دھو کر اچھے کپڑے پہن لئے۔ نارنجی رنگ کا سوٹ نکالا جس پر مختلف رنگوں میں کارونیشن کے پھول بنے ہوئے تھے اُس پر خوب بچ رہا تھا۔ وہ سیدھے زاہد کے آفس پہنچی۔ زاہد اپنی کرسی پر موجود نہیں تھا اور باتھ روم چلا گیا تھا۔ تمنا آفس میں لگے شاندار صوفے پہ بیٹھی۔

''تم کب آئی'' باتھ روم سے نکل کر زاہد نے تمنا سے پوچھا

''ابھی آئی ہوں ... مجھے کچھ شاپنگ کرنی تھی۔ سوچا یہاں سے ہوتے ہوئے شاپنگ سینٹر چلی جاؤں'' تمنا بولی

''اچھا کیا۔ چلو اسی بہانے میں بھی شاپنگ سینٹر چلونگا۔ کبھی وقت ہی نہیں ملا وہاں جانے کا''

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

شاپنگ سینٹر زاہد کے آفس کے قریب ہی تھا اور اس طرح دونوں شاپنگ سینٹر کے اندر داخل ہو گئے

''تمہیں یہ پرفیوم پسند ہے'' زاہد نے تمنا کی جانب پرفیوم کی ایک شیشی بڑھاتے ہوئے کہا

''عجیب اتفاق ہے۔ یہ تو میرا پسندیدہ پرفیوم ہے۔ آپ کو کیسے پتہ میں اس کو پسند کرتی ہوں'' تمنا نے زاہد سے پوچھا

''دراصل مجھے خود یہی پرفیوم پسند ہے'' زاہد بولا

کچھ شاپنگ کرنے کے بعد دونوں شاپنگ سینٹر سے باہر آئے اور باہر لگے ٹی سٹال پر کافی پی لی

''اچھا۔ اب میں چلتی ہوں'' تمنا یہ کہہ کر زاہد سے رخصت ہو گئی

زاہد کی بے قرار نگاہیں نہ جانے کہاں تک اُس کا تعاقب کرتی رہیں اور ان ہی چند لمحوں میں زاہد نے بہت کچھ سمجھ لیا۔ تمنا کا اُس کے آفس آنا۔ شاپنگ سینٹر جانا اور......زبان سے کچھ نہ بول کر بھی تمنا بہت کچھ کہہ گئی تھی اور زاہد اس پر پھولے نہیں سما رہا تھا۔ زاہد دل و جان سے تمنا پر فریفتہ تھا اور اُسے اپنی شریک حیات بنانا چاہتا تھا لیکن اس میں اُس کے ماں باپ کی رضامندی بھی ضروری تھی

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

اسی لئے ہفتے کے روز چار دن کی چھٹی پر زاہد اپنے گاؤں چلا گیا۔

''بیٹا، ان شہر کی چھوکریوں کا کوئی بھروسہ نہیں۔ نہ معلوم وہ تیرے ساتھ کیا کرے گی۔ ہماری بات تو چھوڑ۔ ہماری تو بہت بیت گئی اور تھوڑی رہی۔ ہم نے تمہیں بڑی مشکلوں سے پالا پاسا ہے اور یہاں تک پہنچایا۔ ہم چاہتے ہیں کہ تم غم کی پرچھائیوں سے بھی دور رہو۔ یہ زندگی کا فیصلہ ہے۔ اگر میری مانو گے۔ گاؤں کی کسی پڑھی لکھی لڑکی سے شادی کرلو اور شہری چھوکری کی بات بھول جاؤ'' زاہد کی ماں اپنے بیٹے کو سمجھا رہی تھی۔

''ماں۔ تم ایک بار اُسے دیکھ لو اور جو فیصلہ تم کرو گی مجھے قبول ہوگا۔ کیونکہ میں آپ کو دکھ دینے کا تصور بھی نہیں کرسکتا لیکن ایک بار اُسے ضرور مل لو۔ وہ شکل و صورت سے چاند کا ٹکڑا تو ہے ہی لیکن تہذیب اخلاق، سوجھ بوجھ میں بھی کم نہیں۔ ماں تم بابا کو منا لونا اور اسُے دیکھنے کے لئے شہر آجاؤ'' زاہد اپنی ماں سے کہہ رہا تھا

بیٹے کی ضِد اور ماں کی ممتا دونوں نے اپنا رنگ دکھا ہی دیا اور زاہد کی ماں بیٹے کی خوشی کی خاطر ہاں کر بیٹھی

''بیٹے، اب جو تم یہی چاہتے ہو تو ٹھیک ہے لیکن تمہارے بابا کو سمجھانے کیلئے آٹھ دس دن تو چاہئے ہی۔ تم ابھی واپس اپنے کام پہ چلے جاؤ اور ہم تمہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

فون پر اپنے آنے کی خبر کر دینگے''

زاہد خوشی کے مارے جھوم رہا تھا اور اگلے روز علی الصبح شہر کے لئے روانہ ہوا۔ شہر پہنچ کر اپنے فلیٹ پر کپڑے بدلے اور یوں جیسے ایک نئی آن اور شان کے ساتھ اپنے آفس کی جانب روانہ ہوا۔ اُس کے ہاتھ میں حسب معمول اُس کا بریف کیس تھا اور سلیٹی رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ وہ پہلے سے زیادہ صحت منداور چاک و چوبند نظر آرہا تھا۔ آنکھوں میں چمک تھی، چہرے پر سرخی اور رنگ کھلا کھلا۔ ہونٹوں پر پیاری سی مسکان تھی۔

زاہد جب آفس پہنچا تو قدرے لیٹ ہو چکا تھا۔ وہ جلدی جلدی اپنے آفس روم میں گیا جہاں پہلے سے ہی تمنا بیٹھی تھی۔ وہ بھی آج بن ٹھن کر آئی تھی اور زیادہ ہی خوبصورت اور پُرکشش لگ رہی تھی۔ اُس نے سونے کی مالا اور بہت سارے زیور پہن رکھے تھے جیسے دُلہن کی طرح سجی ہو۔ زاہد بہت خوش تھا کہ وہ گھڑی آہی گئی جب وہ تمنا سے کھل کر بات کر سکے گا۔

''تمنا... میں...'' زاہد ابھی بولنے ہی لگا تھا کہ تمنا نے اُسے مسکراتے ہوئے روک کر کہا

''دراصل میں کل بھی یہاں آئی تھی لیکن سنا آپ چھٹی پر ہیں۔ اسی لئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

آج ذرا سویرے آئی۔ سو چا جانے سے پہلے تم سے ایک بار مل لوں''

''کیا۔۔۔ میں سمجھا نہیں'' زاہد نے متحیرانہ نظروں سے دیکھ کر پوچھا

''زاہد۔۔۔ میری شادی دو سال پہلے ہوئی ہے اور سسرال والوں کے ساتھ کچھ تناو کی بنا پر پچھلے ایک سال سے میکے میں ہی تھی۔ اب آپسی رنجش اور اختلافات دور ہوئے ہیں اور آج ہی میرے سسرال والے مجھے لینے آرہے ہیں لیکن میں آپ سے ملے بغیر جانا نہیں چاہتی تھی اور شکر ہے کہ آپ آج ملے''

تمنا بولے جارہی تھی اور زاہد کے سپنوں کا محل چکنا چور ہو رہا تھا

☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

مصنف کی مطبوعات

☆ درد ِ پنہاں.............افسانوی مجموعہ....۲۰۰۵ء

☆ تلاشِ سحر.................شعری مجموعہ.......۲۰۱۰ء

☆ پگڈنڈی کا مسافر......افسانوی مجموعہ.......۲۰۱۱ء

☆ ISLAMIC BANKING..........۲۰۰۹ء

زیر طبع

☆ پۆت ژھاے.....کشمیری شعری مجموعہ

☆ خرافات.........انشائیے

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.

Digitized By eGangotri

Pagdandi ka musafir

Dr Mohammad Shafi Ayaz

ماہنامہ ''لفظ لفظ'' اور زیر نظر میں شامل افسانوں کا مطالعہ کرنے سے یہ احساس ہوتا ہے کہ ڈاکٹر محمد شفیع ایاز اُس ''پگڈنڈی کے مسافر'' ہیں جس پر مختلف لوگوں کا کارواں رواں دواں ہے۔ ایاز صاحب اس بھیڑ سے کترا کے نہیں نکلتے بلکہ کچھ دلچسپ اور مخصوص کرداروں کے اندروں میں جھانک کر کچھ ایسی کہانیاں تخلیق کرتے ہیں کہ قاری خود کو بھی اُسی پگڈنڈی کی بھیڑ میں محوسفر پاتا ہے۔

ایاز صاحب کہانی پسند ہیں روایت پسند ہیں اور خوبصورت تحریروں کے قائل ہیں۔ افسانوی دنیا میں اُن کا یہ مجموعہ ایک لائق تحسین اضافہ ہو یہ ہماری دعا ہے

ویریندر پٹواری



GRAPHICS: ALMUKHTAR PUBLICATIONS

CC-0. Kashmir Treasures Collection at Srinagar.